﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآء﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد21 | جمعۃ المبارک17/جنوری 2014ء | 16/ربیع الاول 1435 ہجری قمری ❁ 17/صلح 1393 ہجری شمسی | شمارہ03

کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی رسائی

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تسبیح نصف میزان ہے اور الحمدللہ اس کو بھر دیتا ہے۔ اور لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ اور خدا تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں اور وہ سیدھا خدا کے حضور پہنچتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات حدیث نمبر3440)

2012ء اور 2013ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ

ایم ٹی اے تھری العربیہ کے ذریعہ قبول احمدیت کے واقعات۔ ریڈیو کے ذریعہ اشاعت اسلام احمدیت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال 5لاکھ 40ہزار 782افراد بیعت کرکے اسلام احمدیت میں شامل ہوئے۔

بیعتوں کے ایمان افروز واقعات۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نشانات کا روح پرور تذکرہ

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں 31اگست 2013ء بروز ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دوسرے دن بعد دوپہر کا خطاب

تیسری و آخری قسط

ایم ٹی اے تھری اور الحوار المباشر۔ عربوں کے تأثرات معیار اور قبولیت احمدیت

ایم ٹی اے تھری اور ''الحوار المباشر'' کے متعلق جو لوگوں کے تأثرات ہیں اُس کے تحت بعض باتیں بیان کر دیتا ہوں۔

سیریا سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ آپ کو مبارک ہو، جس کام میں امتِ مسلمہ ایک ہزار سال سے ناکام ہے اس میں آپ کامیاب رہے ہیں۔ مسلمانوں کو ایم ٹی اے مبارک ہو جو نہ شدت پسندی کی طرف بلاتا ہے، نہ سخت گیری کی طرف ترغیب دیتا ہے۔ مسلمان عورتوں کو جماعت احمدیہ کا وجود مبارک ہو جو ان کو مساوات کی نظر سے دیکھتی ہے۔ تمام دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل اسلام مبارک ہو۔ بعد اس کے کہ اسلام کا نام باقی رہ گیا تھا اور قرآن کی تحریر باقی رہ گئی تھی۔ ساری دنیا کو آسمانی نعمت حضرت مسیح موعود کا ظہور مبارک ہو۔ میں بہرہ تھا اب سننے لگا ہوں، اندھا تھا اب دیکھنے لگا ہوں، گمراہ تھا اب راہِ راست پر آیا ہوں، شبہات میں گرفتار تھا اب حقیقی اسلام سے آشنا ہو گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس بگڑی ہوئی امّتِ مسلمہ سے عذاب دور نہیں کرے گا جب تک وہ اس آسمانی آواز پر لبیک نہیں کہتی۔ آپ لوگ اسلام کے سپاہی ہیں۔ مَیں نے آپ سے سچائی اور دیانت داری سیکھی ہے۔ آپ سے محبت پا کے اُس ساری خلقِ خدا میں تقسیم کرنے کا شوق پیدا ہوا ہے۔ آپ کا شکریہ ادا کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔

ایک صاحب یمن سے لکھتے ہیں کہ ایک عرصہ سے ایم ٹی اے دیکھتا تھا۔ ایک صحافی اور محقق ہونے کے ناطے حقیقتِ حال جاننے کا شوق تھا لہٰذا جماعت کے مخالفین کی کتب بھی پڑھیں۔ مَیں نے دیکھا کہ ان میں جماعت پر ناروا الزام تراشی کی جاتی ہے، حتیٰ کہ تکفیر کی جاتی ہے۔ مزید تحقیق کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس میں وہی پرانے غلط الزامات کے سوا کچھ نہیں جیسا کہ دعویٰ وحی و نبوت اور انگریزوں کی مدح وغیرہ وغیرہ۔ دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی دانی جیسے معجزات دیکھتا تھا۔ یہ بھی الٰہی معجزہ تھا کہ امام مہدی کو فارسی الاصل پیدا کیا گیا۔ ضروری نہیں کہ عربوں میں ہی مہدی آتا کیونکہ ہدایت اور نبوت صرف عربوں سے ہی مختص نہیں۔ دوسری دنیا کا کیا قصور ہے؟ اسلام کے آخری زمانے میں غریب ہو جانے کا میرے نزدیک ایک یہ بھی مطلب ہے کہ اس کی نشأۃ ثانیہ غیر عرب ملک سے شروع ہو گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچا کہ آپ نے اسلام کا صحیح تصور دوبارہ پیش کیا ہے جس کو لوگوں نے بھلا دیا تھا یا بگاڑ دیا تھا۔ اسلام امن اور سلامتی کا نام ہے لیکن مسلمان آپس میں لڑمَر رہے ہیں۔ کوئی خونی مہدی کا انتظار کر رہا ہے تو کوئی مہدی کے غار سے نکلنے کا منتظر ہے۔ لیکن ایک جماعت احمدیہ ہے جو حقیقی مہدی کو مان کر اس کی پیروی کر رہی ہے۔

ایک صاحب مراکش سے لکھتے ہیں، 2009ء میں مجھے جماعت احمدیہ سے تعارف حاصل ہوا اور یقین ہو گیا کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی وہ مسیح موعود ہیں جن کی بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائی تھی چنانچہ میں نے چند دن قبل بیعت کر لی ہے۔ مَیں ایمان تو اُس وقت لے آیا تھا جب میں نے آپ کی کتب کا مطالعہ کیا اور یہ جانا کہ ایسا کلام خدا تعالیٰ کے ماموروں کے سوا کوئی نہیں لکھ سکتا۔ اپنی استقامت اور اعلیٰ روحانی تبدیلیوں کے پیدا ہونے اور جماعت کا فعال اور مفید رکن بننے کے لئے اور باقی دوستوں کی ہدایت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

پھر مراکش سے ہی ایک صاحب لکھتے ہیں، مَیں تاریخ اور جغرافیہ کا استاد ہوں اور باوجودیکہ خدا تعالیٰ نے بڑی نعمتوں سے نوازا، ترقی بھی ہو گئی، مکان بھی ہیں لیکن میں نفس کی ضلالتوں میں پڑا رہا اور گناہوں میں گھرتا گیا۔ حتیٰ کہ خدا تعالیٰ نے بیعت کی توفیق دی۔ میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ شروع کیا تو احساس ہوا کہ یہی میرے زخموں کا مرہم اور میری روح کا علاج ہے۔ مجھے تزکیۂ نفس کی فکر پیدا ہوئی۔ اور پھر کہتے ہیں مجھے آپ کو اس غرض سے لکھنے کا احساس بیدار رہا۔ دعا کریں۔ مجھے دعا کے لئے لکھ رہے ہیں۔

پھر الجزائر سے ایک صاحب میرے امریکہ کے خطاب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ دلیرانہ خطاب قدرتِ ثانیہ کی صداقت کی واضح دلیل ہے۔

پھر الجزائر سے ایک صاحب لکھتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر پر پہلی نگاہ پڑتے ہی اُن کی صداقت کا قائل ہو گیا اور ایمان لے آیا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ آپ مرسلِ سماوی ہیں اور سچے ہیں۔ میں نے عام لوگوں اور اولیاء اور محدثین کا کلام بھی پڑھا ہے جو کہ عام لوگوں سے بالکل مختلف اور الہامِ الٰہی اور کشف پر مبنی ہوتا ہے۔ اپنے عمل میں ابھی کمی اور کمزوری محسوس ہوتی ہے، براہِ کرم دعا کریں۔

مدینہ منورہ سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ ساری دنیا میں اسلام پھیلانے کی اس مساعی پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں حرم شریف جاتا ہوں تو وہاں زبانِ حال سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گفتگو کرتا اور سوچتا ہوں کہ سیاسی مفادات کی وجہ سے کس طرح لوگ مختلف مسائل کا شکار ہیں۔ کہیں قتل و غارت اور بھوک و افلاس ہے تو کہیں بے حد ثروت اور امیری۔ اسلام میں اور دیگر ادیان میں بھی اختلاف پیدا ہو چکے ہیں۔ میری بیعت کا واقعہ اس طرح ہے کہ میں اپنے اردگرد کئی امور میں اختلافات دیکھا کرتا تھا۔ میرا نقطۂ نظر دوسرے لوگوں سے مختلف تھا جس کی وجہ سے مَیں ان کے خیال میں مشکلات پیدا کرنے والا شخص تھا۔ مَیں ہمیشہ ہدایت یابی اور حق و باطل میں تمیز کرنے کی توفیق پانے کی دعا کیا کرتا تھا۔ مولویوں کی جماعت احمدیہ کے خلاف بہتان طرازی نے میری توجہ جماعت کی طرف پھیری۔ اُن کی الزام تراشیوں میں ایسی باتیں اور مبالغات تھے جو کوئی عقل مند آدمی نہیں کہہ سکتا۔ تحقیق اور دعا جاری رکھی۔ اسی دوران متعدد خوابیں دیکھیں اور بیعت کر لی۔ کہتے ہیں بیعت کے بعد ایک خواب میں دیکھا کہ ایک سڑک پر چل رہا ہوں جس پر بہت سی کاریں برق رفتاری سے گزر رہی ہیں۔ واپسی پر زوردار آواز آئی کہ فلاں بڑی گاڑی جو ابھی گزری ہے اُلٹ جائے گی۔ مَیں نے مڑ کر دیکھا تو وہ الٹ چکی تھی۔ اور اس نے بجلی کا ایک کھمبا بھی گرا دیا تھا اور یوں لگا کہ بجلی کا گویا ایک سیلاب آ گیا۔ میں بجلی اور آگ سے بچنے کے لئے اوپر کی طرف اچھلتا ہوں اور میرا جسم ہوا میں لٹک جاتا ہے اور میں آگ سے بچ جاتا ہوں۔ جب باقی ہر چیز جل جاتی ہے اُس کے بعد آگ ختم ہو جاتی ہے اور میں آرام سے زمین پر آ جاتا ہوں۔ اس دوران آواز آئی کہ تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے لیکن اللہ نے تمہیں بچا لیا۔ مجھے اس کی یہ تفہیم ہوئی کہ مجھے یہ نجات حَکم اور عَدل مسیح موعود کے ماننے کی وجہ سے ملی ہے۔ بیعت کے نتیجہ میں ہماری ارواح کا تزکیہ ہوا ہے اور ہدایت نصیب ہوئی ہے۔

سعودی عرب سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود کی تصویر اور حضور علیہ السلام کا دعویٰ ایم ٹی اے پر سنا، اُسی وقت اُس کی تصدیق کی ہے۔ دو سال قبل خواب میں دیکھا تھا کہ مَیں اور میری والدہ ایک پہاڑ پر چڑھ رہے ہیں۔ اسی دوران ایک کہف سے ایک شخص نکل کر اوپر چڑھنے میں میری مدد کرتا ہے۔ میری والدہ نیچے گر جاتی ہیں مَیں اُنہیں اُٹھانے کی کوشش کرتا ہوں لیکن کامیاب نہیں ہوتا۔ وہ شخص کہتا ہے کہ اُنہیں چھوڑ

دو اور مجھے غار میں جا کر چھوڑ دیتا ہے اور تھوڑی دیر بعد بعض نوجوانوں کو ساتھ لے کر آتا ہے جو مجھے سلام کرتے ہیں لیکن میرا ہاتھ بڑھانے پر مصافحہ نہیں کرتے۔ مَیں سبب پوچھتا ہوں تو وہ شخص کہتا ہے کہ یہ فرشتے ہیں۔ اس پر مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میں جنت میں فرشتوں کے ساتھ ہوں۔ اُن میں ایک شخص ان سے مختلف ہے اور سیاہ لباس پہنے ہوئے ہے جبکہ باقی نوجوان خلیج کے لوگوں جیسا لباس پہنے ہوئے ہیں۔ مَیں جنت میں ایک عجیب سی چیز تلاش کر رہا ہوں جو مقدس لکڑی کی بنی ہوئی ہے۔ وہاں مصطفیٰ ثابت صاحب سے ملتا جلتا ایک شخص میز کے سامنے بیٹھا ہے۔ کئی سال بعد جب جماعت سے تعارف ہوا تو خواب کی سمجھ آئی کہ خواب میں مذکور شخص امام مہدی تھے اور فرشتوں سے مراد افرادِ جماعت احمدیہ ہیں۔ جو جنت دیکھی وہ بالکل حدیقۃ المہدی جیسی تھی۔

سیریا سے ایک خاتون لکھتی ہیں، بچپن میں حضرت مسیح موعود کو خواب میں دیکھا تھا اور بعینہٖ وہی احساس تھا جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے پر ہوا۔ لمبی بحث وتمحیص کے بعد میری بہن نے بیعت کر لی تاہم مَیں دعا کرتی رہی کہ اللہ تعالیٰ راہِ راست کی طرف رہنمائی فرمائے۔ اس پر بیداری کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو حضور نے فرمایا کہ فوراً بیعت کر لو کیونکہ جماعت احمدیہ سچی جماعت ہے۔ مَیں نے یہ خواب اپنے خاوند سے بیان کی تو اُس نے تمسخر اور استہزاء کیا۔ دوسری رات خواب میں دیکھا کہ میں ایک جماعت کے ساتھ ہوں اور میرا خاوند جہنم کی آگ میں جل رہا ہے۔ تیسری رات دیکھا کہ وہ شیطان سے جھگڑ رہا ہے۔ اگلی رات دیکھا کہ خدا سے باتیں کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ کیا شیخ انس نے بیعت کر لی ہے۔ (میرے خاوند شیخ انس کے مرید ہیں۔) تو اللہ تعالیٰ نے اُسے کہا کہ اے احمد ناعورہ، تو شیخ انس کی بات پر کان دھرتا ہے مگر میری بات نہیں مانتا۔ اس رمضان میں ایک کشف میں اپنے والد صاحب کو دیکھا، مجھے کہہ رہے ہیں کہ ابھی بیعت نہ کرو، عید کے بعد ہم دونوں بیعت کریں گے۔ میں جماعت کے افکار اور مسیح موعود کی بعثت سے مطمئن ہوں اور آپ پر ایمان رکھتی ہوں۔

خطبات جمعہ کی افادیت

خطباتِ جمعہ جو لائیو جاتے ہیں، اس کی افادیت بھی بڑھی ہے۔ ایک خاتون تیونس سے لکھتی ہیں کہ میں نے جماعت کی ویب سائٹ سے آپ کے خطباتِ جمعہ ڈاؤن لوڈ کئے ہیں اور ان کا مطالعہ کرتی ہوں۔ میں نے ان سے بہت ہی فائدہ اُٹھایا اور قرآنِ کریم کو سمجھنے کے اسلوب سیکھے ہیں اور صفاتِ باری تعالیٰ کے مضامین سمجھے ہیں نیز علمی اور عملی طور پر صراطِ مستقیم کی اصل حقیقت کا ادراک ہوا ہے۔

اردن سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اُس نے ہمیں خلافت کی نعمت سے نوازا ہے جس کی برکتوں کو وہی شخص سمجھ سکتا ہے جس نے آپ کی دعاؤں کا قبولیت سے مشاہدہ کیا ہے۔ گزشتہ ہفتوں میں میں نے آپ کے خطبات سے بہت استفادہ کیا جن میں آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے واقعات بیان فرمائے ہیں۔ ان خطبات سے میرا دل حضور اور آپ کے صحابہ کی محبت کے جذبات سے بھر گیا ہے۔

ایک صاحب تیونس سے لکھتے ہیں۔ مَیں آپ لوگوں سے بہت محبت رکھتا ہوں۔ یومِ مسیح موعود کے موقع پر ’’اِسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَآءِ‘‘ کے عنوان سے پروگرام سنا۔ اس کے بارے میں اتنا کہتا ہوں کہ اگر میں یہ پروگرام پیش کرنے والوں کے پاس ہوتا تو اُن کے ہاتھ چومتا۔ مَیں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوتا ہوں۔

پھر سعودیہ سے ایک صاحب لکھتے ہیں، بیعت سے پہلے مَیں نے دیکھا کہ میں ایک سڑک پر کھڑا ہوں اور بڑے بڑے برجوں کو گرتے ہوئے دیکھتا ہوں جن کے سامنے میرے پرانے دوست کھڑے ہیں۔ مَیں اُنہیں بلند آواز سے متنبہ کرتا ہوں لیکن وہ کوئی توجہ نہیں کرتے بلکہ مجھ پر زور زور سے ہنستے ہیں۔ پھر ایک شخص میرے پیچھے سے آ کر میرے کندھے پر ہاتھ رکھ لیتا ہے اور مجھے کہتا ہے بیٹا ہمارے ساتھ سوار ہو جاؤ۔ مَیں نے مڑ کر دیکھا تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ اس کے بعد مَیں نے بیعت کر لی۔

واقعات تو بیشمار ہیں، وقتاً فوقتاً چھپتے جائیں گے۔

ریویو آف ریلیجنز

پھر ’’ریویو آف ریلیجنز‘‘ ہے۔ مختلف ممالک میں مجموعی لحاظ سے، چودہ ہزار سے اوپر کی تعداد میں شائع ہوتا ہے۔ اب کینیڈا سے بھی چھپنا شروع ہو گیا ہے۔ افریقن ممالک سے بھی چھپ رہا ہے۔

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹکٹس اینڈ انجنیئرز

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹکٹس اینڈ انجنیئرز ہے۔ انہوں نے بھی بڑے اچھے کام کئے ہیں۔ ایک ویلج پراجیکٹ شروع کیا ہے اور اس کے تحت ایک گاؤں ماڈل ویلج بنایا ہے۔ اس میں بہت ساری سہولیات مہیا کی ہیں جس میں ستر گھروں میں پینے کا پانی بذریعہ Tap یعنی ٹوٹی کا پانی پہنچے گا۔ سولر پاور بجلی پہنچے گی۔ گاؤں میں ایک پچیس سو لیٹر کا اوورہیڈ (Overhead) ٹینک بنایا ہے۔ اور بجلی کے سولر پینل لگائے ہیں۔ کمیونٹی سنٹر بنایا ہے۔ اسی طرح اب مَیں نے اُن کو کہا ہے کہ وہاں گلیوں کو بھی پکا کرنے کا ایک پروگرام اُس میں شامل کر لیں۔ یہ جو پانی مہیا کرنے کا کام ہے، یہ افریقن ممالک میں بہت اہم کام ہے جہاں بچے کئی کئی میل سے پانی سروں پر اُٹھا کے لے کے آتے ہیں۔

امیر صاحب بورکینا فاسو لکھتے ہیں کہ ایک غیر از جماعت دوست ہیں جو منگودارا (Mangodara)، اور بنفورا ریجن (Banfora) میں حکومت کی طرف سے یہاں نلکوں کے انچارج ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ واحد جماعت ہے جس نے اپنا سارا سامان ٹرک پر لاد کر بغیر کسی معاوضے کے بستی بستی پھر کر تمام نلکے جو کافی عرصے سے ناقابلِ استعمال تھے، ٹھیک کئے ہیں اور اُن میں نیا سامان ڈالا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میرے بیس سالہ دور میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک جماعت خدا تعالیٰ کی خاطر، معاوضہ کے بغیر اور مذہب وملّت اور رنگ ونسل کی قید سے بالاتر ہو کر ان نلکوں کو ٹھیک کر کے غریبوں کی پیاس بجھا رہی ہے۔ ہم لوگ آپ کو دعا ہی دے سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے یہاں کے انجنیئر جو یہیں کے پڑھے لکھے ہیں، بعض پاکستان سے یہاں پڑھنے آئے اور یہیں کے ہو گئے لیکن بعض یہاں پیدا ہوئے اور یہیں کے ہیں، وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقفِ عارضی پر جاتے ہیں اور بڑا اچھا کام کر رہے ہیں اور بڑی تکلیف اُٹھا کے وہاں رہتے ہیں۔

کنشاسا سے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ نکسالا (Niksala) جاتے ہوئے ایک گاڑی جنگل میں پھنس گئی۔ اس جگہ زمین بہت نرم تھی۔ جتنا زور گاڑی نکالنے کے لئے لگایا جاتا اتنی گاڑی زمین میں دھنس جاتی تھی۔ صبح آٹھ بجے ہم نکلے تھے سترہ گھنٹے کے تکلیف دہ سفر کے بعد، کچھ حصہ پیدل اور کچھ حصہ موٹر سائیکل پر سفر کر کے رات کو ایک بجے باندوندو پہنچے اور صرف پینسٹھ کلومیٹر کا یہ فاصلہ تھا۔ تو اس طرح کی مشکلات بھی ان کو پیش آتی ہیں۔

مخزن تصاویر

مخزنِ تصاویر کا شعبہ ہے، ان کی نمائش لگی ہوئی ہے۔ دیکھ لیں۔ اچھا کام کر رہے ہیں۔

قیدیوں سے رابطہ اور خبرگیری

قیدیوں سے رابطہ اور خبرگیری میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام ہو رہا ہے اور جہاں پولیس افسروں سے رابطہ ہوتا ہے، وہاں بہت سے قیدیوں کو تبلیغ کرتے ہیں۔ ان میں سے کئی احمدی بھی ہو جاتے ہیں۔

مجلس نصرت جہاں

مجلس نصرت جہاں کے تحت بارہ ممالک میں اکیالیس ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں۔ چوالیس مرکزی ڈاکٹر ہیں۔ گیارہ مقامی ڈاکٹر ہیں۔

اس کے علاوہ بارہ ممالک میں 681 ہائر سیکنڈری سکول اور جونیئر سیکنڈری سکول اور پرائمری سکول کام کر رہے ہیں۔ اس سال سیرالیون میں بھی ایک سیکنڈری سکول کا اجراء ہوا ہے۔

فری میڈیکل کیمپس۔ آنکھوں کے فری آپریشن۔ خون کے عطیات

فری میڈیکل کیمپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لگ رہے ہیں۔ آنکھوں کے فری آپریشن ہو رہے ہیں۔ بورکینا فاسو میں پہلے 100 کا ٹارگٹ تھا اب چار ہزار آپریشن ہو چکے ہیں۔ خون کے عطیات میں بھی مختلف ممالک میں اچھا کام ہو رہا ہے۔ چیریٹی واک کے ذریعہ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام ہو رہا ہے۔ جو بھی فنڈ اکٹھا کرتے ہیں وہ پھر لوکل چیرٹی کو دیتے ہیں۔ ہیومنٹی فرسٹ کے ذریعہ سے بھی اللہ کے فضل سے کافی کام ہو رہا ہے۔

نومبایعین سے رابطہ

نومبایعین سے رابطے کا جو کام تھا، بہت بڑا کام تھا، اس میں گھانا سرِفہرست ہے۔ انہوں نے دورانِ سال 7190 نومبایعین سے رابطہ کیا۔ گزشتہ سالوں سے اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے نو لاکھ انتالیس ہزار پانچ سو نوے نومبایعین سے یہ رابطہ کر چکے ہیں جن کے رابطے ختم تھے۔ نائیجیریا نے اس سال اکتیس ہزار تین سو باون نومبایعین سے رابطہ کیا۔ یہ بھی چھ لاکھ سے اوپر کر چکے ہیں۔ بورکینا فاسو نے انیس ہزار دو سو چھیالیس سے رابطہ کیا اور اس طرح اللہ کے فضل سے رابطوں میں کافی تعداد بڑھ رہی ہے۔

امسال ہونے والی بیعتیں

امسال ہونے والی بیعتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ لاکھ چالیس ہزار سات سو بیاسی (540782) ہیں اور ایک سو سولہ (116) ممالک سے تین سو نو (309) قومیں احمدیت میں داخل ہوئی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مالی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک لاکھ چونتیس ہزار چار سو اسی بیعتیں ہیں۔ نائیجیریا کی بیعتوں کی تعداد ترانوے ہزار ہے۔ غانا کی اٹھاون ہزار سات سو سولہ۔ بورکینا فاسو پچاس ہزار تین سو ننانوے۔ آئیوری کوسٹ گیارہ ہزار۔ اسی طرح مختلف ہیں۔ جماعت بینن کو اس سال اڑتالیس ہزار سے اوپر بیعتوں کی توفیق ملی۔ کیمرون چوبیس ہزار، سیرالیون کو ترپن ہزار اور اس طرح بہت سارے دوسرے ممالک ہیں۔ ہندوستان میں بھی اللہ کے فضل سے تین ہزار تین سو بائیس بیعتیں ہوئیں۔

رویائے صادقہ کے ذریعہ قبول احمدیت

یمن سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے بارے میں جاننے سے پہلے ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ چاند سے بارش ہوئی ہے اور میرے گھر میں یہ بارش پڑی ہے۔ اس کے بعد مجھے جماعت احمدیہ کے بارے میں معلوم ہوا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کے بارے میں یعنی سچے اور جھوٹے کے مابین فرق کرنے والی دعا کے بارے میں بھی علم ہوا۔ میں نے دعا کی اور رمضان میں ایک روز میں نے خواب میں چودھویں کا روشن چاند دیکھا جس کے اردگرد پانچ روشن ستارے نظر آئے اور دیکھا کہ ایک منارہ آسمان سے میرے گھر کی طرف نازل ہو رہا ہے۔ اس کے بعد میں نیند کی حالت سے بیدار ہو گیا۔ پھر جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پانچوں خلفاء کی تصاویر دیکھیں تو حیران ہو کر رہ گیا کہ ایک چاند اور پانچ ستارے۔ اس خواب سے مجھ پر احمدیت کی سچائی ظاہر ہو گئی۔ اب میں جماعت احمدیہ کو سچ سمجھتا ہوں اور بیعت کرنا چاہتا ہوں، چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔

پھر مالی سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک دن ہمارے سیکاسو کے ریڈیو سٹیشن میں تقریباً پچہتر کلومیٹر دور سے ایک معمر بزرگ آئے اور کہا کہ میں جماعت احمدیہ میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ میرا آج تک کسی بھی فرقے سے تعلق نہیں رہا۔ میں ہمیشہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کرتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اسلام کی تعلیمات سکھایا کرتے تھے۔ جب ریڈیو احمدیہ سننا شروع کیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے خواب میں آئے اور فرمایا کہ اب احمدیہ ریڈیو سے اسلام سیکھا کرو۔ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں حاضر ہوا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے بیعت کی اور واپس اپنے گاؤں میں جا کر بہت تبلیغ کر رہے ہیں۔

مالی کے ہی ایک شخص مشن ہاؤس آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کو دیکھا اور پوچھا یہ کون ہیں؟ جب ان کو بتایا گیا کہ یہ امام مہدی علیہ السلام ہیں تو وہ کہنے لگے مَیں نے ان کو خواب میں دیکھا ہے اور انہوں نے مجھے خواب میں نماز پڑھنا سکھائی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھتے ہی انہوں نے بیعت کر لی۔

مالی سے معلم صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دن انہوں نے ایک بزرگ کو کتاب ’’القول الصریح فی ظھور المھدی والمسیح‘‘ پڑھنے کے لئے دی۔ چند دن بعد وہ بزرگ احمدیہ مشن ہاؤس آئے اور انہوں نے بتایا کہ جس دن ہم نے کتاب دی تھی انہوں نے اس کتاب کو معمولی سمجھ کر رکھ دیا۔ لیکن اسی دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی خواب میں تشریف لائے اور انہوں نے یہی کتاب دیتے ہوئے تاکید سے فرمایا کہ اس کتاب کو غور سے پڑھو۔ چنانچہ اس پر انہوں نے یہ کتاب پڑھنی شروع کی تو کتاب پڑھنے کے دوران انہوں نے اس کتاب میں عجیب لطف اور صداقت پائی۔ ابھی انہوں نے کتاب کے چند صفحات ہی پڑھے تھے کہ انہوں نے احمدی ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ وہ بیعت کر کے شامل ہو گئے۔

مراکش کے ایک دوست مالکی سعید صاحب جو فرانس میں مقیم ہیں، کہتے ہیں کہ میں ایم ٹی اے دیکھتا تھا لیکن جماعت احمدیہ فرانس کے مشن میں کبھی نہیں گیا تھا۔

باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر281

مکرم عطیہ بنداری صاحب (1)

مکرم عطیہ بنداری صاحب کا تعلق مصر سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1944ء میں ہوئی۔1987ء میں یہ ملٹری سے بریگیڈیئر انجینئر ایڈوائزر Brigadier Engineer Advisor کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ انہیں خدا تعالیٰ نے مکمل تحقیق کے بعد 2011ء میں قبولِ احمدیت کی توفیق عطا فرمائی۔ وہ احمدیت کی طرف اپنے سفر کی داستان یوں بیان کرتے ہیں:

تعلیم اور خدمات

ابتدائی تعلیم کے بعد میں نے اعلیٰ تعلیم کے لئے ملٹری ٹیکنیکل کالج Military Technical College میں داخلہ لیا اور کامیابی کے بعد مصری مسلح افواج میں ریسرچ اینڈ ٹیکنیکل ڈیولپمنٹ Research and technical development کے شعبہ میں بطور انجینئر آفیسر کے ملازمت شروع کی۔

دورانِ ملازمت میں نے مندرجہ ذیل کورسز کئے:

☆......عسکری علوم میں ڈگری۔☆......مکینیکل انجینئرنگ میں ڈگری ☆......ملٹری ٹیکنیکل کالج سے میزائل وغیرہ کے بارہ میں تخصص ☆......چیکوسلواکیہ سے گائیڈڈ میزائل (Guided Missiles) کی فیلڈ میں ڈپلومہ ☆......قاہرہ سے مکینیکل انجینئرنگ میں ایم اے۔

علاوہ ازیں مصری افواج میں اپنی ڈیوٹی سے ریٹائرمنٹ کے بعد قطر کی مسلح افواج میں ریسرچ اور ٹیکنیکل ڈولپمنٹ کے شعبہ میں 9 سال تک ملازمت کی۔

جماعت سے تعارف

مارچ 2010ء میں اتفاقاً مجھے ایم ٹی اے العربیہ مل گیا۔ اور میں نے باقاعدگی سے اس کے پروگرام دیکھنے شروع کردیئے۔ ایم ٹی اے العربیہ سے ہی مجھے معلوم ہوا کہ الحوار المباشر اور دیگر متعدد پروگراموں میں نظر آنے والے مکرم فتحی عبد السلام صاحب کا تعلق مصر سے ہے۔ کئی امور کے بارہ میں تحقیق اور سوال وجواب کے لئے میری بڑی خواہش تھی کہ اپنے ہم وطن اور ہم زبان سے رابطہ ہوجائے۔ اس کی بھی اللہ تعالیٰ نے یہ سبیل پیدا فرمادی کہ میرا ایک ہمسایہ مسجد کے باقاعدہ نمازیوں میں سے ایک تھا۔ اس لئے اکثر اس کے ساتھ مسجد میں آتے جاتے ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ اس کے توسط سے میرا تعارف ڈاکٹر محمد السعید سے ہوا جو کئی کتب کے مصنف ہیں اور اپنی تالیفات میں قرآن کریم کی طرف لوٹنے اور اس کے احکام کو دیگر نصوص پر فوقیت دینے پر روشنی ڈالتے ہیں اور اسی کو بہترین موقف اور نہج کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد السعید صاحب سے تعارف بڑھا تو میں نے ان سے جماعت احمدیہ کے بارہ میں بات چیت شروع کردی۔ ہماری اس بحث کے دوران ایک روز انہوں نے بتایا کہ مکرم فتحی عبد السلام صاحب ان کے دوست ہیں۔ یوں ان کے ذریعہ سے میرا تعارف مکرم فتحی عبد السلام صاحب سے ہوگیا۔ یہ 2010ء کے وسط کی بات ہے۔ پھر مکرم فتحی عبد السلام صاحب کے ساتھ احمدیت کے بارہ میں بھی باتیں ہوئیں، سوال وجواب بھی ہوئے اور ان کے توسط سے دیگر افراد جماعت سے بھی تعارف ہوا۔

تفہیمِ مسائل

اس عرصہ میں مَیں ایم ٹی اے العربیہ کے پروگراموں سے استفادہ کے ساتھ ساتھ مکرم فتحی عبد السلام صاحب کے ساتھ بات چیت سے اور عربی ویب سائٹ و بعض کتب کے مطالعہ سے اپنے علم میں اضافہ کرتا رہا۔ کچھ عرصہ کے بعد مندرجہ ذیل تین مضامین بڑی وضاحت کے ساتھ میرے دل ودماغ میں راسخ ہوگئے:

اوّل یہ کہ قرآن کریم میں آیاتِ ناسخہ ومنسوخہ کا کوئی وجود نہیں ہے۔

دوم یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں۔

سوم یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا فیضان جاری ہے اور امت محمدیہ میں آپؐ کے بعد آپؐ کی اتباع میں نبی آسکتا ہے۔

جماعت کے خلاف پروپیگنڈہ کی حقیقت

میں جماعت کے نقطۂ نظر سے متفق تھا اور جماعتی طرزفکر میری عقل وفہم کے عین مطابق تھا۔ لیکن یہ خیال آتا تھا کہ جماعت کا طرزفکر تو عقل ومنطق کے عین مطابق ہے پھر جماعت کے خلاف پروپیگنڈہ کی حقیقت کیا ہے؟ اس کے انکشاف کا بھی خدا تعالیٰ نے یہ انتظام فرمادیا کہ 7 جون 2010ء کو ایک مقامی اخبار ''مصری الیوم'' نے جماعت کے بارہ میں ایک خبر چھاپی جس کا خلاصہ یہ ہے:

'مصری سی آئی ڈی نے ایک ایسے گروہ کو گرفتار کیا ہے جن کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے اور وہ قاہرہ کے نواح میں ''المقطّم'' نامی ایک علاقے میں اپنا حج ادا کرتے ہیں، یہ گروہ اپنے دیگر مخالفِ اسلام عقائد کو مصری معاشرے میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہیں ہیں نیز یہ کہ اس گروہ کے بانی مرزا غلام احمد پر وحی نازل ہوتی تھی اور وہ مہدی اور مسیح موعود ہیں۔ ان کی قبر انڈیا کے ایک قصبہ قادیان میں ہے جہاں ان کا اصل حج ہوتا ہے۔ ان لوگوں نے اپنے ان غلط عقائد کی تشہیر کے لئے ایک ٹی وی چینل بھی کھول رکھا ہے جس کا نام ایم ٹی اے العربیہ ہے۔'

چونکہ میں جماعت احمدیہ کے عقائد اور افکار سے قبل ازیں اچھی طرح واقف ہوچکا تھا اس لئے جب میں نے یہ باتیں اخبار میں پڑھیں تو لا حول ولا قوة إلا بالله پڑھتے ہوئے بے اختیار کہا کہ یہ تو سب جھوٹ ہے۔ کیونکہ یہ باتیں اس حقیقی اسلامی تعلیم کے سراسر مخالف تھیں جو ایم ٹی اے العربیہ پر پیش کی جاتی تھی اور جس کا میں خود گواہ تھا۔

جماعت کے خلاف بعض فتاویٰ کی حقیقت

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جماعت کے خلاف مولوی حضرات کے فتاویٰ کی حقیقت بھی کھولنے کے سامان کردیئے۔ ہوا یوں کہ میں کسی امر کے بارہ میں تحقیق کررہا تھا کہ اسی اثناء میں میری نظر مصری دارالافتاء سے صادر ہونے والے ایک فتویٰ پر پڑی جس کا عنوان تھا: ''قادیانی شخص کے ساتھ مسلمان عورت کی شادی کے بارہ میں فتویٰ''۔ یہ فتویٰ ایک عورت نے یہ کہتے ہوئے مانگا تھا کہ: میں مسلمان عورت ہوں، ساڑھے چار سال قبل میری شادی ہوئی۔ میرے دو بچے ہیں اور تیسرے کی پیدائش عنقریب متوقع ہے۔ میرا خاوند کمپیوٹر کا ماہر ہے اور گرافکس اور ویب ڈیزائینگ کا کام کرتا ہے۔ دوسرے بچے کی پیدائش سے پہلے میرے سسر اور دیور نے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کرلی۔ اس کے بعد انہوں نے ہمیں تبلیغ شروع کی۔ میں نے تو کہہ دیا کہ میرے سامنے آئندہ اس موضوع پر بات نہ کریں، لہٰذا انہوں نے اس بات کا پاس کیا اور کبھی میرے ساتھ اس بارہ میں بات نہیں کی لیکن میرا خاوند ان کی باتوں سے مطمئن ہوگیا اور وہ بھی بالآخر احمدیت میں داخل ہوگیا ہے۔

میں نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ ہمارے اور ان کے قبلہ میں کوئی فرق نہیں۔ یہ قرآن کریم کی ہی تلاوت کرتے ہیں، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا ہیں اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ محمّد رسولُ اللّٰہ ہی ان کا کلمہ ہے، الغرض مجھے ان کے عقائد میں کوئی خلافِ اسلام تبدیلی نظر نہیں آئی۔ ہاں وہ احمدی کے علاوہ اور کسی کے پیچھے نماز ادا نہیں کرتے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل ہیں اور مرزا غلام احمد کو مہدی منتظر اور مثیل مسیح قرار دیتے ہیں۔ میں نے ان کا بیعت فارم بھی پڑھا ہے جس میں کلمہ شہادت اور اتباع سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر ارکان اسلام کی پابندی کی تاکید کی گئی ہے۔

یہاں پر یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ میرا خاوند اس جماعت میں داخل ہونے سے قبل دینی امور اور نماز وروزہ کا پابند نہ تھا لیکن اب وہ نماز وروزہ کی پابندی کرنے لگا ہے اور دیگر فرائض اور امور دین کے اور گھریلو وعائلی امور کے بارہ میں بھی اپنی ڈیوٹی کما حقہ ادا کرتا ہے۔

براہ کرم مجھے اس بارہ میں واضح فتویٰ دیں کہ کیا میرا اس شخص کے ساتھ بطور بیوی کے رہنا جائز ہے یا نہیں؟

اور کیا والد ہونے کے ناطے وہ بچوں کو بلوغت کے بعد قانونی طور پر حاصل کرنے کا مجاز ہے یا نہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔

(اس کے جواب میں دارالافتاء نے تقریباً چار صفحات میں متعدد افتراءات اور باطل امور کو احمدیت کی طرف منسوب کرکے اسے کافر اور خارج از اسلام ثابت کرنے کی کوشش کی۔ ان اعتراضات میں یہ بھی ذکر تھا کہ ان کا قبلہ قادیان کی طرف ہے اور وہاں ہی ان کا حج ہوتا ہے۔ نیز قرآن کریم کے بالمقابل اس جماعت کے بانی نے کہا ہے کہ مجھ پر ''کتابِ مبین'' نامی ایک کتاب نازل ہوئی ہے۔ باقی اعتراضات واتہامات کی تفصیل کو چھوڑ کر صرف فتویٰ کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے جو محض چار سطور پر مشتمل ہے۔)

دارالافتاء نے اس احمدی کے بارہ میں یہ فتویٰ صادر فرمایا کہ: یہ شخص قبولِ احمدیت کی وجہ سے دین اسلام سے مرتد قرار دیا جائے گا اور مرتد سے ہونے والا نکاح باطل ہوگا خواہ مسلمان عورت سے ہو یا غیر مسلم سے، کیونکہ ایسا مرتد واجب القتل ہے تا آنکہ ارتداد سے توبہ کرکے دین اسلام قبول کرلے۔ چونکہ اس کا نکاح باطل قرار پائے گا اس لئے ازدواجی تعلقات بھی جائز نہ ہوں گے۔ نیز وہ تمہارے بچے قانونی طور پر لینے کا مجاز نہیں ہے کیونکہ خطرہ ہے کہ وہ ان کو بھی ارتداد کی روش پر نہ ڈال دے۔

(خلاصہ از فتویٰ نمبر 528 دارالافتاء المصرية تاريخ الإجابة dar-alifta.com-30/01/2008)

مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ

{اس فتوی پر ایک نظر کرنے سے فتنہ اور شر کی بھیانک ترین تصویر سامنے آجاتی ہے۔ چند ایک امور ایسے ہیں جنہیں پڑھ کر ایک منصف قاری ٹھٹھک کر رہ جائے گا۔ مثال کے طور پر یہ کہ:

☆ یہ عورت باوجود اس کے کہ اپنے خاوند کی سخت مخالف ہے اور اپنی دانست میں اپنے دین کو بچانے کی خاطر اپنے ہنستے بستے گھر کو اجاڑنے اور خاوند سے علیحدگی پر آمادہ ہے پھر بھی حق کی گواہی دیتے ہوئے یہ کہہ رہی ہے کہ میں نے دیکھا کہ وہ قبلہ رُو ہی ہوکر ہماری طرح نماز ادا کرتے ہیں۔ لیکن دارالافتاء سے صادر فتویٰ میں بڑے بڑے مفتی حضرات کہہ رہے ہیں کہ نہیں ان کا قبلہ تو قادیان کی طرف ہے۔

☆ یہ عورت کہتی ہے کہ میں نے شرائط بیعت پڑھی ہیں جن میں کلمہ شہادت اور اتباع سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر ارکان اسلام کی پابندی کی تاکید کی گئی ہے۔ نیز یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا ہیں اور اَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ محمّد رسولُ اللّٰہ ہی ان کا کلمہ ہے۔ لیکن دارالافتاء کے مولوی حضرات کہتے ہیں کہ یہ مرتد اور خارج از اسلام ہیں۔

☆ یہ عورت کہتی ہے کہ یہ قرآن کریم کی ہی تلاوت کرتے ہیں۔ لیکن دارالافتاء کے علماء کہتے ہیں کہ انہوں نے قرآن کریم کے بالمقابل ایک کتاب بنالی ہے جس کا نام ''کتاب مبین'' ہے۔

☆ سب سے خطرناک بات یہ ہے کہ انہوں نے ایک بیوی کے دل میں شک کا بیج بوکر اور اس کے خاوند کو واجب القتل ٹھہرا کر علیحدگی کا فتویٰ دیا ہے۔ اور فتویٰ بازی کے جوش میں یہ بھی لکھ گئے ہیں کہ ایسے مرتد کا نکاح مسلمہ یا غیر مسلمہ دونوں سے باطل ہے۔

ایسے فتاویٰ کو پڑھ کر ایک مؤمن کا دل جہاں خون روتا ہے وہاں اس کی توجہ اس جانب بھی مبذول ہوجاتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کس وضاحت کے ساتھ پوری ہورہی ہے اور بظاہر علماء کہلانے والے ایسے ایسے شرانگیز فتاویٰ صادر کررہے ہیں جو سراسر فتنہ وفساد برپا کرنے والے ہیں۔

اس عورت کے احمدی شوہر پر اس وقت تک ان نام نہاد علماء کو کوئی اعتراض نہ تھا جب تک وہ نماز وروزہ اور دیگر امورِ دین سے پہلوتہی برت رہا تھا۔ جب قبول احمدیت کے بعد اس کی بیوی کی شہادت کے مطابق وہ نماز وروزہ اور دیگر امور دینیہ اور گھریلو وعائلی امور کو کما حقہ ادا کرنے لگ گیا تو اس پر مرتد کا فتویٰ لگ گیا۔ کیا کبھی کوئی ایسا مرتد بھی دیکھا ہے جو اسلام سے دستبردار ہونے کے بعد نماز وروزہ اور دیگر احکام اسلام کی پابندی شروع کردے؟!

احکام اسلام کی پابندی سے دور رہنے والا نام کا مسلمان ایسے مفتیوں کے نزدیک اُمّتی اور جنتوں کا وارث ہے۔ لیکن احکام اسلام کی مکمل پابندی کرنے والا احمدی ان کی نظر میں کافر اور مرتد اور واجب القتل ہے۔ یہ کیسی ناقص تقسیم ہے!!}

(باقی آئندہ)

پیدائش جسمانی اور تکوین روحانی کے مدارجِ ستّہ اور کامیابی کے گُر

(تقریر فرمودہ حضرت الحاج حکیم مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ
برموقع جلسہ سالانہ بتاریخ 28/دسمبر 1913ء بمقام مسجد نور قادیان)

ذیل میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی آج سے سو سال قبل جلسہ سالانہ 1913ء کے موقع پر فرمودہ وہ تقریر ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے جو آپ نے 28/دسمبر 1913ء کو مسجد نور قادیان میں بعد نماز ظہر فرمائی تھی۔ اس میں آپ نے قرآنی آیات کے حوالہ سے نہایت سادہ، آسان اور عام فہم انداز میں اپنے ذاتی تجارب اور مشاہدات کی روشنی میں کامیابی کے گُر بیان فرمائے ہیں۔ (مدیر)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ(1) قَدْاَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ(2) الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ(3)وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ(4)وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ(5) وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ(6)اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ۔(7) فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ(8)وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ (9)وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ (10)اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ(11)الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ(12)وَلَقَدْ خَلَقْنَاالْاِ نْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ(13) ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ(14) ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا۔ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ۔ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ(15)ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ(16)ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ (17)وَ لَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ وَ مَا كُنَّاعَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ(18)وَ اَنْزَلْنَامِنَ السَّمَآءِ مَآءً بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ فِى الْاَرْضِ وَ اِنَّا عَلٰى ذِهَابٍ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ(19)فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ(20)وَ شَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَ صِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ(21)وَ اِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً۔نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهَا وَ لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ (22)وَ عَلَيْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ(23) (المؤمنون:1تا23)

کل میں نے تم کو ایک بات بتائی تھی اور وہ بات تھی ایمان کے متعلق اور ایمان کے اصول بتائے تھے۔ ان میں بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء، صفات اور افعال پر ایمان لانا اور ان میں کسی دوسرے کو شریک نہ سمجھنا اور نہ اس کی عبادات و تعظیم میں کسی اور کو شریک ٹھہرانا۔ پھر صفات الٰہیہ کے مظاہر اول ملائکہ پر ایمان لانا اور ان کی پاک تحریکوں پر عمل کرنے کی کوشش کرنا کیونکہ ان تحریکوں پر عمل کرنے سے ملائکہ کا تعلق بڑھتا ہے اور وہ نیکیوں کی اور تحریک کرتے ہیں۔ پھر نبیوں پر ایمان لانا۔ پھر جزا و سزا کے مسئلہ پر ایمان لانا اور قیامت پر ایمان رکھنا۔ پھر بتایا تھا کہ قرآن کریم حَبْلُ اللّٰہ ہے اس کو سب مل کر ایک وحدت کے نیچے مضبوط پکڑے رہنا۔ اور یہ دو طرح پر ہوتا ہے۔ اول قرآن کریم کی تعلیم و ہدایت کی فرمانبرداری اور عملی زندگی دوسرے قرآن کریم کے خلاف کوشش کرنے والوں کے حملوں کا دفعیہ۔ پھر قرآن کریم کے سمجھنے کے اصول بتائے تھے۔ ان اصولوں کے سمجھنے سے ہی عملی زندگی اور قرآن کریم کے دشمنوں کے حملوں کے جواب کی توفیق ملتی ہے۔ اور پھر جب انسان قرآن کریم کو سمجھتا ہے تو مومن بنتا ہے۔ اب اس مومن کو یہاں خطاب ہے۔ ایسے ہی مومن کو خطاب کرتا ہوں اور بتاتا ہوں کہ پھر کامیابی اور مظفر و منصور ہونے کا دستور العمل کیا ہے؟ کل میرا مضمون نصف رہ گیا تھا آج اس ایمان کے برگ و بار، ثمرات یا یوں کہو کہ لوازمات و تکمیل کا ذکر کرتا ہوں۔ اس رکوع میں اسی کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ مومن ہونے کے کل اصول بتائے تھے آج بتایا قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔

ایمان کامیابی کی کلید ہے

مومن کی فطرت میں ہے کہ وہ کامیاب ہو جاوے۔ کامل مومن کبھی اس کے بغیر رہ نہیں سکتا۔ پس اگر تم مومن ہو تو تمہاری بھی کچھ خواہشیں ہوں گی اور ان خواہشوں کا خلاصہ ہو گا کہ تم اپنے مقاصد میں مظفر و منصور ہو جاؤ اور فتح مند بن جاؤ۔ تمام کامیابیوں کا گُر یہاں بتایا ہے۔ فتح مند ہونے کی لوگوں نے مختلف تدبیریں سوچی ہیں مگر فتح مندی کا تاج سر پر رکھنے کے لئے جو اصل قرآنِ کریم نے بتایا ہے وہ یقینی اور ناقابل خطا ہے۔ بعض تو اپنی جگہ سودے بناتے رہتے ہیں اور شیخ چلّی کے سے منصوبے سوچتے رہتے ہیں۔

ایک شخص کو میں نے دیکھا کہ بازار میں سر اور انگلیوں کو ہلاتا چلا جاتا ہے۔ مجھے پہلے خبر نہ تھی میں نے سمجھا کہ مصیبت میں مبتلا ہے اس سے نکلنا چاہتا ہے۔ مگر معلوم ہوا کہ خیالی پلاؤ پکا رہا ہے۔ ہمارے ملک میں شیخ چلّی کی ایک کہانی مشہور ہے کہ وہ کسی شخص کے مزدور ہوئے اور سر پر ایک ٹوکرا اٹھایا ہوا تھا۔ راستہ میں اس مزدوری کے پیسوں پر ایک خیالی سلسلہ جو مشہور ہے اور سب جانتے ہیں اس نے شروع کیا اور ایک موقع پر اسی سلسلہ میں وہ ٹوکرا گر گیا اور مالک کا نقصان ہو گیا۔ اس نے ڈانٹا تو کہا کہ تم اس اسباب کے نقصان کو روتے ہو میرا سارا کنبہ ہی تباہ ہو گیا۔ ایسے لوگوں کا انجام اسی قسم کا ہوتا ہے۔ یہ خیالی تدبیریں اور منصوبے کامیابی کی منزل پر نہیں پہنچاتے ہیں۔ کامیابی مومن کا حصہ ہے۔ جو لوگ محض بڑے بڑے خیالات اٹھاتے رہتے ہیں وہ کامیابی کا منہ نہیں دیکھتے۔ **پس میرے دوستو! تم اٹکل بازیوں اور منصوبوں کو چھوڑ دو۔** کامیابی کا گُر وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کیونکہ دنیا کے اسباب اور کامیابیوں کا آپ ہی خالق ہے اس لئے اللہ پر بھروسہ کرو۔

کامیابی کا پہلا گُر

قَدْاَفْلَحَ میں بتایا کہ ہم کامیابی کی تدبیر بتاتے ہیں ایسی تدبیر جو قطعی اور یقینی ہے اور وہ یہ ہے اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ۔ پہلی تدبیر یہ ہے کہ نمازوں میں خشوع کرو۔ نمازوں میں خشوع کیا ہوتا ہے؟ یہ ایک حالت ہے جب انسان کے اندر پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوتا ہے۔ اس کی مثال اور حقیقت اس طرح پر بیان کی ہے وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ وَ اَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيْجٍ(الحج:6) زمین جب ویران ہوتی ہے نہ اس پر پودے اُگتے ہیں نہ پھل پھول ہوتے ہیں۔ اس میں کوئی دلربائی نہیں ہوتی، نہ سبزہ لہلہاتا ہے نہ پرند چہچہاتے ہیں۔ پس جب تم نماز پڑھو تو اپنے آپ کو ایسا ہی سمجھو۔ جب تم اپنی حالت اس طرز کی بناؤ گے تو پھر جیسے اجڑی ہوئی زمین پر رحمت کی بارش ہو کر اسے سبزہ زار بنا دیتی ہے اور اس میں پڑے ہوئے بیجوں کو نشو و نما بخشتی ہے اسی طرح پر اللہ تعالیٰ کا فضل تمہاری ان مخفی قوتوں کو ایک نشو و نما عطا کرے گا اور برکات کے ثمرات پیدا ہوں گے۔

پس پہلی تدبیر یہ کہ تم فرمانبردار ہو کر نمازوں میں خشوع پیدا کرو اور وہ دعا ہے۔ لوگ نماز کا ڈھانچہ تو بنا لیتے ہیں مگر اس ڈھانچے کے اندر حقیقت کی روح خشوع سے پیدا ہو گی اور خشوع کا پیدا کرنا عجائبات سے ہے۔ اس کا ایک قاعدہ ہے اور اس کو اسی رکوع میں اسی آیت کے بالمقابل رکھ کر بتایا ہے لَقَدْ خَلَقْنَاالْاِ نْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ (المؤمنون:13)

روحانی اور جسمانی پیدائش

اس روحانی پیدائش کے مقابل میں اس کا ایک مثیل جسمانی پیدائش کے رنگ میں دکھایا ہے۔ ان عناصر میں نہ حسن ہے نہ دلربائی۔ لیکن جب اکٹھے ہوتے ہیں تو اس اتحاد کی برکت سے ان میں ایک خاص صلاحیت پیدا ہو کر وہ غذا بنتے ہیں۔ پھر اس کے ساتھ مختلف قسم کے مضرات بھی ہوتے ہیں لیکن جب وہی عناصر غذا کا رنگ اختیار کر کے انسان کے اندر جاتے ہیں پھر ان کا ایک تجزیہ شروع ہوتا ہے اور مضر ذرات یا اجزاء کو الگ کرنے کا ایک بہت بڑا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ کہیں پیشاب کے ذریعہ زہریں الگ ہو رہی ہیں، کہیں پاخانہ کے ذریعہ، کبھی پسینہ کے رنگ میں۔ غرض تمام مضر اشیاء اس سے الگ ہو کر ایک مفید حصہ غذا کا خون بنتا ہے پھر وہ مختلف چکروں اور عملوں کے نیچے رہ کر اپنے مضر اشیاء کو الگ کرتا ہوا حیوانات منی (سپرمٹوزا) کی صورت اختیار کرتے ہیں۔ اب اگر اللہ تعالیٰ کے فضل کی بارش نہ ہو تو اس قدر عملوں کے بعد بھی وہ حیوانات منی کی شکل اختیار نہ کریں۔ بہت سے ایسے لوگ دیکھے ہیں جو چالیس چالیس برس سے شادی کئے ہوئے ہیں اور بلاناغہ جماع کرتے رہے ہیں مگر ایک جونک بھی پیدا نہیں ہوئی۔

اس لئے یاد رکھو کہ جب تک فضل الٰہی کی بارش نہ ہو یہ حیات بھی حاصل نہیں ہوتی۔ جب اس کا فضل ہوتا ہے تو سپرمٹوزا پیدا ہوتے اور کام دیتے ہیں۔ **پس اس روحانی پیدائش کے لئے ضروری ہے کہ تمہاری نمازوں میں خشوع ہو۔** جب پانچ دفعہ روزانہ تم خدا کے حضور خشوع کے ساتھ حاضر ہو گے تو ایک نطفہ کی صورت پیدا ہو گی۔ انسانی نطفہ جو ہوتا ہے اس کو بھی ہزاروں بلائیں جفائیں لگی ہوتی ہیں۔ اس کے ساتھ منی کا پانی اور لزوجت ہوتی ہے اس کو پھر ایک اور کمال عطا ہوتا ہے۔ نطفہ صراط مستقیم پر چلنے کا عادی ہوتا ہے۔ اس مضمون کو ڈاکٹر لوگ شاید اچھی طرح سمجھ سکیں اور بیان کر سکیں۔ غرض وہ نطفہ صراط مستقیم پر چلنے کا عادی ہوتا ہے لیکن اس کے ساتھ قسم قسم کی بلائیں جفائیں ہوتی ہیں مگر مَحبّل ان قسم قسم کی چیزوں کو پھینک دیتی ہے۔ یہ رحم کے باہر ایک میدان ہوتا ہے اس طرح پر نطفہ صراط مستقیم پر چلا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ رحم کے اندر کسی مقام پر جا کر عورت کے مادہ سے مل جاتا ہے اور ترقی کرتا ہے اس کے ہر ضلعے پر دائرہ 2۔4۔16۔32۔64۔128 تک مل جاتے ہیں اور وہ لغو فُضلوں کو الگ کر کے اسے جائز اور مناسب نشو و نما عطا کرتا ہے یہاں تک کہ پھر ایک 2۔3 اور ایک کے چار بھی دیکھے ہیں بچوں کی شکل میں پیدا ہوتا ہے۔

اب غور کرو عناصر کو انسان کی صورت میں ترقی کرنے کے لئے کس قدر منازل سے گزرنا ہوتا ہے۔ اگر ہر منزل اور مرحلہ پر ان لغویات کو جو اس حالت اور حصہ میں ساتھ ہوتی ہیں وہ الگ نہ کریں تو اس قدر ترقی حاصل نہیں ہوتی۔ اسی طرح پر انسان کا روحانی خلق اور نشو و نما ہو نہیں سکتا جب تک وہ لغویات سے نہ بچے۔ وَاِلّا وہ نطفہ گر جاتا ہے۔ اس کو اس پیدائش کے لئے رِحم سے ایک تعلق رکھنا چاہیے۔ اس لئے مومنین کو بھی فرمایا کہ رحم سے تعلق ہو اور رحم سے تعلق کی مانع چیزوں کو ہٹا دے اور یہی وجہ ہے کہ روحانی تعلیم کے لئے اس کا نام عَلَق رکھا۔ عَلَق تعلق ہی سے نکلا ہے۔

(باقی آئندہ)

اجتماع لجنہ اماء اللہ 2013ء اروشا ریجن۔ تنزانیہ

رپورٹ: رخسانہ مظفر۔ تنزانیہ

اروشا ریجن تنزانیہ کا دوسرا سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ 22,21 دسمبر 2013ء کو جماعت Machame میں منعقد ہوا جہاں ہماری ایک مسجد اور معلم ہاؤس ہے۔ وہاں کے مخلصین نے بہترین انتظامات و مہمان نوازی کا مظاہرہ کیا۔ چونکہ یہ جماعت کینیا بارڈر کے بالکل نزدیک ہے اس لئے کینیا میں سے دو نمائندگان تشریف لائے۔

ہمارے پورے ریجن میں تقریباً ایک ماہ سے کافی بارشیں ہو رہی تھیں۔ چونکہ یہ اجتماع دیہات میں رکھا ہوا تھا اس لئے بہت فکر تھی کہ اگر اسی طرح بارشیں ہوتی رہیں تو اجتماع کینسل کرنا پڑے گا۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں ہفتہ عشرہ قبل اجتماع کی کامیابی کے لئے درخواستِ دعا کی گئی۔ جب ہم اجتماع کے لئے جا رہے تھے تو راستہ میں بھی بارش ہو رہی تھی اس لئے بہت فکر لاحق ہوئی لیکن Machame میں بارش کا نشان بھی نہ تھا۔ وہاں پہنچنے پر پتہ چلا کہ روز کالے بادل آتے ہیں اور برسے بغیر چلے جاتے ہیں۔ اس پر اُنہیں بتایا کہ ایسا اس لئے ہوا ہے کہ جس دن سے پیارے آقا کو دعا کے لئے لکھا ہے اللہ تعالیٰ نے گویا بادلوں کو حکم دے دیا ہے کہ اردگرد تو برسو لیکن یہاں نہ برسنا۔

اجتماع کے پہلے دن صرف نماز سادہ و باترجمہ کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ یہاں کی اکثریت اب سادہ نماز جانتی ہے۔ جبکہ 50% لجنہ نماز باترجمہ جانتی ہیں۔

دوسرے دن کا آغاز تہجد سے کیا گیا۔ نمازِ فجر کے بعد درسِ قرآن ہوا۔ اس کے بعد ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے جس میں لجنہ و ناصرات نے بہت دلچسپی سے حصہ لیا۔

ناشتہ کے بعد مسجد میں اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآنِ کریم مع سواحیلی ترجمہ سے ہوا پھر عہد دہرایا گیا۔ اس کے بعد حدیث شریف اور ترنم سے سواحیلی نظم پڑھی گئی۔ سب سے پہلے مقابلہ حفظِ قرآن ہوا جس میں اس مرتبہ سترہ آیات رکھی گئی تھیں۔ بعد ازاں قرآنی دعاؤں کے حفظ کا مقابلہ باترجمہ کروایا گیا۔ پھر یسرنا القرآن اور قرآن کریم تمام ممبرات سے سنا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض روزمرہ کی دعائیں باترجمہ بھی سنی گئیں۔ قصیدہ کے پہلے تین اشعار بھی نصاب میں رکھے گئے تھے۔ مقابلہ حفظِ نظم میں 'کلام محمود' کی نظم 'ہے دستِ قبلہ نما' کے چند اشعار رکھے گئے تھے۔ اس کے بعد مقابلہ تقریر بھی ہوا۔ مطالعہ کتب میں کتاب ''برکات الدعا'' رکھی گئی تھی۔ اس کے علاوہ دینی معلومات کے دس صفحات بھی شامل تھے۔

آخر میں تقسیمِ انعامات کی تقریب ہوئی جو کہ Machame کی بعض بزرگ خواتین اور بعض کینیا سے آئی ہوئی مہمان خواتین سے دلوائے گئے۔ ظہر و عصر کی نمازوں اور کھانے کے بعد پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

خطبہ جمعہ

قادیان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بستی ہونے کی وجہ سے اور تمام دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام اس بستی سے نکل کر پہنچنے کی وجہ سے جو حیثیت اور جو مقام حاصل ہے، وہ اس بستی کو جہاں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا مرکز بناتی ہے وہاں اس بستی میں منعقد ہونے والے جلسوں کو بھی بین الاقوامی جلسہ بناتی ہے۔

قادیان کے جلسے کے ماحول میں روحانیت کا ایک اور رنگ محسوس ہوتا ہے۔ کیونکہ اس بستی کی فضاؤں میں اور گلی کوچوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق اور مسیح موعود اور مہدی موعود کی یادوں کی خوشبو روحانیت کے ایک اور ہی ماحول میں لے جاتی ہے۔ پس اس ماحول میں ملی ہوئی نصیحت بھی ایک خاص رنگ رکھتی ہے، ایک خاص اثر رکھتی ہے اور ہر مخلص کے دل پر ایک خاص اثر کرنے والی ہونی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مقصد یہ بھی بتایا تھا کہ افرادِ جماعت کا ایک دوسرے سے جلسہ کے دنوں میں تعارف بڑھے اور اخوّت اور پیار اور محبت کے تعلقات قائم ہوں۔ جہاں ہر آنے والا اس محبت واخوّت کے تعلق اور رشتے کو قائم کرے، وہاں اس بستی میں رہنے والا ہر احمدی بھی اس طریق پر اپنا جائزہ لے کہ کیا وہ اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو اس مقصد کو حاصل کئے بغیر وہاں سے واپس لوٹے۔ اور قادیان میں رہنے والا کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو ان تین دنوں کو اپنی اصلاح کا بہترین ذریعہ نہ بنالے۔ اس بات کی پابندی کی بھی بھرپور کوشش رہے کہ جو تبدیلی پیدا کرنی ہے یا پیدا کی ہے، اُس میں مداومت اختیار کرنی ہے، اُسے اپنی زندگی کا مستقل حصہ بھی بنانا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے افراد جماعت احمدیہ عالمگیر کو باہم اتفاق و اتحاد سے متعلق نہایت اہم نصائح۔

آج زمانے کا امام، مصلح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں آنے والا نبی جو ہمیں ہماری عملی حالتوں کی درستگی کی طرف بلا رہا ہے تو ہمیں بھی لبّیک کہتے ہوئے اس کے گرد جمع ہونے کی ضرورت ہے اور یہ ہمارا فرض ہے کہ اس کے گرد جمع ہو جائیں۔ آج تلواروں کے جہاد کے لئے نہیں بلایا جا رہا بلکہ نفس کے جہاد کے لئے بلایا جا رہا ہے جس میں کامیابی تمام دنیا میں اسلام کا جھنڈا لہرانے کا باعث بنے گی۔

دنیا میں ہر احمدی یہ دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اُن تمام جگہوں پر جہاں احمدی مشکلات میں گرفتار ہیں ان کی پریشانیاں دور فرمائے۔ ان جگہوں پر اللہ تعالیٰ احمدیوں کے لئے آسانی کے سامان مہیا فرمائے، اُن کی آزادی کے سامان پیدا فرمائے۔ اور یہ بہت اہم دعا ہے اور اخوّت اور بھائی چارے کے اظہار کا یہ تقاضا ہے کہ ہم ضرور یہ دعا کریں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 27 دسمبر 2013ء بمطابق 27 فتح 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج سے قادیان میں وہاں کا جلسہ سالانہ شروع ہے۔ یہ جلسہ سالانہ شاید partition کے بعد سے بعض لوگوں کے خیال میں بھارت کا جلسہ سالانہ سمجھا جاتا ہو۔ لیکن قادیان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بستی ہونے کی وجہ سے اور تمام دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام اس بستی سے نکل کر پہنچنے کی وجہ سے جو حیثیت اور جو مقام حاصل ہے، وہ اس بستی کو جہاں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا مرکز بناتی ہے وہاں اس بستی میں منعقد ہونے والے جلسوں کو بھی بین الاقوامی جلسہ بناتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج وہاں بتیس تینتیس ملکوں کی نمائندگی ہو رہی ہے۔ پس قادیان کی بھی ایک اہمیت ہے اور وہاں منعقد ہونے والے جلسوں کی بھی ایک اہمیت ہے۔ اس بستی کے رہنے والے احمدیوں کی بھی ایک اہمیت ہے اور اس جلسہ میں شامل ہونے والے دنیا کے کونے کونے سے آنے والے احمدیوں کی بھی ایک اہمیت ہے۔ لیکن یہ اہمیت حقیقت میں اجاگر ہوگی، تب بامقصد ہوگی جب اس بستی میں رہنے والے اس اہمیت کا حق ادا کرنے والے بنیں گے۔ جب اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آنے والے اس جلسہ کے مقاصد کے حصول کے لئے یہ دن اور راتیں جو انہوں نے وہاں گزارنی ہیں، وہ ان کو اس مقصد کے حاصل کرنے میں صَرف کریں گے جو مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق اور زمانے کے امام نے ان جلسوں کا بتایا ہے، اُن لوگوں کا بتایا ہے جنہوں نے آپ سے عہدِ بیعت باندھا ہے۔

عموماً دنیا کے کسی بھی ملک میں ہونے والے جلسے کا ماحول شامل ہونے والوں پر ایک روحانی اثر ڈالتا ہے۔ اور اس کا اظہار شامل ہونے والے کرتے رہتے ہیں لیکن قادیان کے جلسے کے ماحول میں روحانیت کا ایک اور رنگ محسوس ہوتا ہے۔ جنہوں نے وہاں جلسوں میں شمولیت اختیار کی ہے اُن کو اس بات کا علم ہے اور ہر مخلص کو یہ رنگ محسوس ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس بستی کی فضاؤں میں اور گلی کوچوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق اور مسیح موعود اور مہدی معہود کی یادوں کی خوشبو روحانیت کے ایک اور ہی ماحول میں

لے جاتی ہے۔ پس اس ماحول میں ملی ہوئی نصیحت بھی ایک خاص رنگ رکھتی ہے، ایک خاص اثر رکھتی ہے اور ہر مخلص کے دل پر ایک خاص اثر کرنے والی ہونی چاہئے۔ اس لئے میں اس جلسے میں شامل ہونے والے تمام شاملین کو آج اس طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ جہاں جلسہ میں شامل ہو کر علمی اور تربیتی تقریروں سے فیضیاب ہوں، وہاں اُن مقاصد کو بھی اپنے سامنے رکھیں اور ہر وقت اس کی جگالی کرتے رہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کے انعقاد کے بیان فرمائے ہیں جو میرے خیال میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہی جلسہ کے افتتاح کرنے والے میرے نمائندے نے وہاں جلسہ کے افتتاح کے وقت پیش کئے ہوں گے۔ میرے خیال میں، مَیں نے اس لئے کہا ہے کہ مجھے اس افتتاحی تقریب کا علم نہیں ہے کہ کیا تقریر ہوئی ہے؟ لیکن عموماً جلسے کے مقاصد کو سامنے رکھ کر ہی افتتاحی تقریر کا مضمون بیان ہوتا ہے۔ بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توقعات کو سامنے رکھتے ہوئے جلسے میں شامل ہونے والے ہر شخص کو یہ دن گزارنے چاہئیں۔

اس جلسہ میں جیسا کہ مَیں نے کہا کئی ممالک کی نمائندگی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مقصد یہ بھی بتایا تھا کہ افرادِ جماعت کا ایک دوسرے سے جلسہ کے دنوں میں تعارف بڑھے اور اخوت اور پیار اور محبت کے تعلقات قائم ہوں۔ (ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 281 اشتہار نمبر 91 مطبوعہ ربوہ)

پس آج تعارف اور اخوت کے معیاروں میں ایسی وسعت پیدا ہوگئی ہے جو بے مثال ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ قادیان کا رہنے والا ایک عام کارکن امریکہ کے رہنے والوں اور روس کے رہنے والوں سے ملتا ہے۔ یا عرب کا رہنے والا یورپ کے رہنے والوں سے ملتا ہے یا سب جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو وہ روح نظر آتی ہے جو مومنین کے اخوت کے وصف کو نمایاں کرتی ہے اور یہ روح اس وصف کو نمایاں کرنے والی ہونی چاہئے۔ اگر کسی کے دل میں نخوت ہے تو وہ اپنے بھائیوں سے اس اخوّت کے جذبے کے تحت نہیں ملتا۔ یا ایک شہر کا رہنے والا امیر اپنے غریب بھائی کو چاہے وہ اُسے جانتا ہے یا نہیں یا اُس کے تعلقات اچھے ہیں یا کمزور یا رنجشیں ہیں یا شکایتیں، جب تک سب کدورتیں مٹا کر، سب بڑائی اور امیری اور غریبی کے فرق مٹا کر اخوت اور بھائی چارے کے نمونے نہیں دکھاتے تو پھر جلسے کی تقریریں ایسے شامل ہونے والوں کو کوئی فائدہ نہیں دیں گی، نہ ہی وہاں کا ماحول اُن کو کوئی فائدہ دے سکے گا۔ جلسے پر آنا بھی بے فائدہ ہوگا۔ قادیان کا روحانی ماحول بھی ایسے شخص کے دل کی سختی کی وجہ سے اُس کے لئے روحانیت سے خالی ہوگا۔

پس اگر جلسہ کے مقصد سے بھرپور فائدہ اُٹھانا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے سب شامل ہونے والے جلسہ میں شامل ہوں جو جلسہ کے مقاصد میں سے ایسا اہم مقصد ہے جس کا آپ نے خاص طور پر ذکر فرمایا ہے۔ امیری، غریبی اور بڑے ہونے اور چھوٹے ہونے کے فرق کو مٹا دیں۔ ذاتی رنجشیں بھی ہیں تو یہاں اس ماحول میں وہ ایک دوسرے کے لئے اس طرح دُور کر دیں جیسے کبھی پیدا ہی نہیں ہوئی تھیں۔ قادیان کے احمدیوں کی مستقل آبادی کو بھی اپنے سینوں کو ٹٹولنا ہوگا۔ اپنے دلوں کے جائزے لینے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں ایسا موقع عطا فرمایا کہ مسیح موعود کی بستی میں رہتے ہیں جس کا ماحول ویسا ہونا چاہئے جیسا کہ زمانے کے امام نے خواہش کی تھی اور اس کے لئے جماعت کی تربیت کی کوشش کی اور پھر اس بات کی طرف بھی خاص توجہ دینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں یعنی وہاں رہنے والوں کو اپنی زندگی میں ایک اور موقع دیا کہ جلسہ میں شامل ہوں اور اپنی تربیت کے اس اعلیٰ موقع سے فائدہ اُٹھائیں۔

پس جہاں ہر آنے والا اس محبت واخوت کے تعلق اور رشتے کو قائم کرے، وہاں اس بستی میں رہنے والا ہر احمدی بھی اس طریق پر اپنا جائزہ لے کہ کیا وہ اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے؟ یہی جائزے پھر دنیاوی خواہشات سے بھی دلوں کو پاک کریں گے اور آخرت کی طرف بکلّی جھکنے کا خیال اور احساس پیدا ہوگا۔ خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہوگا۔ اس دنیا کی خواہشات کی فکر نہیں ہوگی بلکہ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ (الحشر: 19) کا مضمون جو ہے، یہ سامنے ہوگا۔ یہ کوشش ہوگی کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے کے لئے اور اُخروی زندگی کی بھلائیاں چاہنے کے لئے اس دنیا سے کیا آگے بھیجنا ہے۔ زہد اور تقویٰ پر نظر رکھنی ہے یا دنیاداری کا نمونہ دکھانا ہے اور خدا تعالیٰ کے خوف کو دل سے نکال کر یہ زندگی گزارنی ہے۔ عہدِ بیعت کی پابندی کرنی ہے یا عہدِ بیعت کا خوبصورت بَیج صرف سینے پر لگا کر اپنے آپ کو عہدِ بیعت کو پورا کرنے والا سمجھنا ہے۔ خدا ترسی، پرہیزگاری اور نرم دلی کے اوصاف اپنے اندر پیدا کرنے ہیں یا ظلم و جور اور بداخلاقی اور بدکلامی جیسی برائیوں کو اپنے دل میں جگہ دیتے ہوئے اپنے عمل سے اُس کے اظہار کرنے ہیں۔ عاجزی اور انکساری کے نمونے قائم کرنے ہیں یا تکبر و غرور سے اپنے سروں اور گردنوں کو اکڑا کر چلنا ہے۔ سچائی کے خوبصورت موتی بکھیرنے ہیں یا جھوٹ کے اندھیروں کی نذر ہو کر خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول لینی ہے۔ دینی مہمات کے لئے اپنے آپ کو تیار کرتے ہوئے مسیح محمدی کے مشن کی تکمیل کرنی ہے یا دنیاداری کی چمک دمک میں ڈوب کر اپنے مقصد کو بھولنا ہے۔ پس یہ جائزے اور اپنے عمل کا تنقیدی جائزہ ہمیں بتائے گا کہ ''مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ'' کو کس حد تک ہم نے اپنے سامنے رکھا ہوا ہے۔ پس جلسہ کے یہ تین دن ان باتوں کا جائزہ لینے کے لئے اور اپنے عمل خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کے لئے بہترین دن ہیں جبکہ ایک دوسرے کا روحانی اثر قبول کرنے کا بھی رجحان ہوتا ہے۔ تہجد کی اجتماعی اور انفرادی ادائیگی ایک خاص ماحول پیدا کر رہی ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سجدہ گاہوں اور دعاؤں کی جگہیں بھی بہت سے دلوں کو بے قرار دعاؤں کی توفیق دے رہی ہوتی ہیں۔ لامحسوس طریقے پر انتشارِ روحانیت کا ماحول ہوتا ہے۔

پس اس تین دن کے کیمپ سے بھرپور فائدہ اُٹھائیں اور کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو اس مقصد کو حاصل کئے بغیر وہاں سے واپس لوٹے۔ اور قادیان میں رہنے والا کوئی احمدی ایسا نہ ہو جو ان تین دنوں کو اپنی اصلاح کا بہترین ذریعہ نہ بنا لے۔ لیکن یہ بھی مدّنظر رہے، اس بات کی پابندی کی بھی بھرپور کوشش رہے کہ جو تبدیلی پیدا کرنی ہے یا پیدا کی ہے، اُس میں مداومت اختیار کرنی ہے۔ اُسے اپنی زندگی کا مستقل حصہ بھی بنانا ہے۔ اور یہ اُسی وقت ہو سکتا ہے جب وہاں بیٹھا ہوا ہر شخص اس بات کا پختہ ارادہ کرے کہ ہم نے جو پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے اُس پر تا زندگی پھر قائم رہنا ہے۔ یہ ارادہ کرنا ہے کہ جلسہ سالانہ پر کی جانے والی تقریریں اور علمی باتیں جب ہم سنیں تو وہ صرف دینی علم کے بڑھنے کا ذریعہ نہ ہوں یا عارضی طور پر دینی علم بڑھانے کا ذریعہ نہ ہوں بلکہ اب مستقل طور پر دینی علم بڑھانے کی تا زندگی مسلسل کوشش بھی کرنی ہے اور پھر اس بات کا بھی مصمم ارادہ کرنا ہے کہ ہم نے اُن لوگوں میں سے نہیں بننا جو کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ جو کچھ علم حاصل کیا ہے اس کو ہم نے اپنی زندگیوں پر لاگو بھی کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو ہمیشہ سامنے رکھنا ہے کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (الصف:03)۔ اے مومنو! تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ پس جب ان باتوں کی طرف توجہ رہے گی تبھی جلسہ میں شامل ہونے کے مقاصد بھی پورے ہوں گے، تبھی وہ دیرپا مقاصد حاصل ہوں گے جن کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے عہدِ بیعت لیا ہے۔ تبھی ہم جلسہ کی برکات سے مستقل فیض پانے والے بن سکیں گے۔ تبھی اپنی اصلاح کی طرف ہماری توجہ رہے گی اور ہم اپنے جائزے لیتے رہیں گے۔ تبھی اپنے بچوں کے سامنے ہم نیک نمونے قائم کرنے والے بن سکیں گے۔ تبھی ہم اپنے بچوں کی اصلاح کا ذریعہ بھی بن سکیں گے۔ تبھی اپنے ماتحتوں اور زیرِ اثر افراد کی رہنمائی کا حق ادا کرنے کی طرف ہماری توجہ بھی رہے گی۔ تبھی ہم تبلیغ کا حق بھی ادا کرنے والا بن سکیں گے۔ پس یہ بہت بڑا کام ہے جو ہم میں سے ہر ایک نے انجام دینا ہے۔ لیکن اس کے معیار تبھی قائم ہو سکتے ہیں جب ہم حقیقت پسند بن کر اپنی خوبیاں دیکھنے کی بجائے اپنی خامیوں پر نظر رکھنے والے ہوں گے اور اُن کی تلاش میں ہوں گے، جب ہم خدا تعالیٰ کی مغفرت کے حصول کے لئے بے چین ہوں گے، جب ہم خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کے آگے اپنی گردنیں ڈال دیں گے، جب ہم اطاعت کے وہ نمونے دکھائیں گے جس میں بہانے اور عذر نہ ہوں بلکہ جن میں فرار کے راستوں کے آگے دیواریں کھڑی ہوں، عذروں کے راستے کے آگے دیواریں کھڑی ہوں اور یہ معیار اُس وقت حاصل ہوگا جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور اپنی جماعت سے آپ کی توقعات اور خواہشات کو اپنی تمام تر خواہشات پر ترجیح دیں گے۔ جب ہم آپ کی خواہشات کے مطابق صدق و وفا کے نمونے دکھائیں گے۔

آپ علیہ السلام ہم سے کیا توقعات اور امید رکھتے ہیں۔ آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''ہمیشہ اپنے قول اور فعل کو درست اور مطابق رکھو۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنی زندگیوں میں کر کے دکھایا، ایسا ہی تم بھی ان کے نقشِ قدم پر چل کر اپنے صدق اور وفا کے نمونے دکھاؤ۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نمونہ ہمیشہ اپنے سامنے رکھو''۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 248۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس جب ہم ان باتوں پر غور کرتے ہیں تو ہمیں عجیب نمونے نظر آتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے نمونے کی بات کی۔ آپ کی زندگی میں ہم صدق و وفا کے جو نمونے دیکھتے ہیں اُن میں ایک عجیب شان نظر آتی ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ میں نبی ہوں تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بغیر کسی سوال کے کہا کہ میں آپ کو خدا تعالیٰ کا نبی مانتا ہوں۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005

Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

(دلائل النبوۃ جلد1 صفحہ 24 باب دلائل النبوۃ فی اسلام ابوبکر مطبوعہ دارالکتب بیروت 2002ء)

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے دینی ضروریات کے لئے چندے کی ضرورت ہے، مومنوں کو چاہئے کہ وہ اپنے مال میں سے دینی ضروریات کے لئے مال دیں تو حضرت ابوبکر صدیق نے اپنے گھر کا سارا مال لاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا۔

(شرح العلامۃ الزرقانی جلد4 صفحہ 69 باب ثم غزوۃ تبوک مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کفار کے ظلموں کی وجہ سے اب مجھے لڑائی کا حکم ہوا ہے، اُن کا سختی سے جواب دینے کا حکم ہوا ہے، اُن کے خلاف تلوار اُٹھانے کا حکم ہوا ہے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلوار لے کر آ گئے کہ میں حاضر ہوں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فوری طور پر صلح حدیبیہ کے موقع پر فیصلہ بدل کر اپنی اس منشاء کا اظہار کیا کہ لڑائی نہ کی جائے بلکہ صلح کی جائے تو سب بڑے بڑے صحابہ اُس وقت بے چین ہوئے، بعض کے ماتھے پر شکنیں آنے لگیں کہ یہ کیا ہونے لگا ہے مگر حضرت ابوبکر صدیق نے کہا بالکل ٹھیک ہے، صلح ہی ہونی چاہئے۔ (ماخوذ از صحیح البخاری کتاب الجزیۃ والموادعۃ باب منہ حدیث 3182)

پس یہ وہ نمونہ ہے جس کو سامنے رکھنے کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت سے توقع کی ہے۔ یہ معیار سامنے رہیں گے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توقعات کو پورا کرنے کی روح قائم رہے گی۔ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ایک جلسہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہشات اور توقعات پر پورا نہ اترنے کی وجہ سے آپ علیہ السلام کو کس قدر تکلیف ہوئی اور کس قدر ناراضگی کا اظہار کیا تھا

(مجموعہ اشتہارات جلد1 صفحہ 360 اشتہار نمبر 117 مطبوعہ ربوہ)

تو طبیعت بے چین ہو جاتی ہے۔ پس آج اس زمانے میں ہم نے اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کا حصہ بننا ہے تو ہمیں آپ کی ہر بات پر لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ اپنے اندر روحانی انقلاب پیدا کرنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے اور اُس طاقت اور جوش کی ضرورت ہے جس کا نمونہ صحابہ نے جنگِ حُنین میں دکھایا تھا۔ کیونکہ اس جذبے کے بغیر نہ ہم لغویات سے بچ سکتے ہیں، نہ ہم دنیا کی لالچوں سے بچ سکتے ہیں نہ ہم اپنے نفس کی اصلاح کر سکتے ہیں، نہ ہم جلسوں میں شامل ہونے کی روح کو سمجھ سکتے ہیں اور نہ ہی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو سمجھ سکتے ہیں، نہ ہمارے اندر اسلام کی خدمت کے جذبے کی حقیقی روح پیدا ہو سکتی ہے۔

جنگِ حُنین میں کیا ہوا تھا؟ جنگِ حُنین میں اُس وقت تک کی جو اسلام کی تاریخ تھی اُس وقت مسلمانوں کا پہلا لشکر تھا جو دشمن کے مقابلے میں تیار ہوا تھا اور جس کی تعداد دشمن کے لشکر کی تعداد سے زیادہ تھی لیکن وہ لوگ جو لشکر میں شامل ہوئے تھے، اُن کی اکثریت مومن کی قربانی کی روح کو سمجھنے والی نہیں تھی۔ اُس روح سے ناآشنا تھی۔ جب دشمن کے چار ہزار تیر اندازوں نے حکمت سے اچانک تیروں کی بوچھاڑ کی تو کچھ کمزور ایمان کی وجہ سے اور کچھ لوگ سواریوں کے بدکنے کی وجہ سے اِدھر اُدھر ہونے لگے اور اسلامی لشکر تتر بتر ہو گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صرف بارہ صحابہ کے ساتھ میدانِ جنگ میں رہ گئے لیکن آپ نے اپنے قدم پیچھے نہیں ہٹائے۔ باوجود اس مشورے کے کہ حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ واپس مڑ کر لشکر کو جمع کیا جائے، آپ نے فرمایا۔ خدا کا نبی میدانِ جنگ سے پیٹھ نہیں موڑتا۔ بہرحال آپ نے اس موقع پر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جن کی آواز اونچی تھی، اُنہیں فرمایا کہ انصار کو آواز دے کر کہو کہ اے انصار! خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک جگہ اس بات کی بھی بڑی اعلیٰ وضاحت فرمائی ہے کہ صرف انصار کو کیوں مخاطب کیا گیا ہے۔ اس کی بہت سی وجوہات تھیں لیکن ایک وجہ یہ تھی کہ شکست کے ذمہ دار مکّہ کے بعض لوگ تھے جو مہاجرین کے قریبی تھے، اس لئے مہاجرین کو اس حوالے سے ایک ہلکی سی سرزنش بھی کی گئی کہ تم جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھے کہ ہم تعداد میں زیادہ ہو گئے ہیں، آج ہمیں کوئی نہیں ہرا سکتا تو تم اپنے جن رشتے داروں اور عزیزوں پر، یا اپنے ہم قوموں پہ انحصار کر رہے تھے، اُن کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا ہے۔ بہرحال صرف انصار کو بلایا گیا۔ انصار کہتے ہیں کہ جب ہمارے کانوں میں حضرت عباس کی آواز پڑی کہ خدا کا رسول تمہیں بلاتا ہے تو اس سے پہلے بھی ہم اپنی سواریوں کو میدانِ جنگ کی طرف موڑنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن اس آواز نے ایسا جادو کیا کہ ایک نیا جذبہ اور بجلی کی طاقت ہمارے جسموں میں پیدا ہو گئی اور جو سواریاں مڑ سکیں اُن کے سوار سواریوں سمیت میدانِ جنگ میں پہنچ گئے اور جو سواریاں باوجود کوشش کے مڑنے کے لئے تیار نہیں تھیں تو اُن سواروں نے اُن سواریوں کی گردنیں اپنی تلواروں سے کاٹ دیں اور دوڑتے ہوئے میدانِ جنگ میں پہنچ گئے اور لبیک یا رسول اللہ! لبیک کہتے ہوئے آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ (تاریخ الخمیس جلد2 صفحہ 103-102 باب ذکر غزوہ حوازن حنین مطبوعہ بیروت)

پس یہ لبیک کہنے کی وہ روح ہے جسے آج ہمیں بھی کام میں لانا چاہئے، اسے سمجھنا چاہئے۔ آج بھی خدا تعالیٰ کا فرستادہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشقِ صادق ہے، ہمیں بلا رہا ہے کہ اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرو، جلسے میں آ کر جلسے کے مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اپنے دن تقویٰ اور عشقِ الٰہی میں گزارو اور ذکرِ الٰہی میں گزارو۔ اپنے تین دنوں کو قربِ الٰہی حاصل کرنے کا مستقل ذریعہ بنالو۔ اپنے نفس کے سرکش گھوڑوں کی گردنیں کاٹو۔ آج زمانے کا امام، مصلح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں آنے والا نبی جو ہمیں ہماری عملی حالتوں کی درستگی کی طرف بلا رہا ہے تو ہمیں بھی لبیک کہتے ہوئے اس کے گرد جمع ہونے کی ضرورت ہے اور یہ ہمارا فرض ہے کہ اس کے گرد جمع ہو جائیں۔ آج تلواروں کے جہاد کے لئے نہیں بلایا جا رہا بلکہ نفس کے جہاد کے لئے بلایا جا رہا ہے جس میں کامیابی تمام دنیا میں اسلام کا جھنڈا لہرانے کا باعث بنے گی۔

پس جیسا کہ مَیں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں، محبت و اخوّت کے نئے معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ زہد و تقویٰ کی سیڑھیوں پر چڑھنے کی ضرورت ہے۔ تواضع اور انکساری کے راستوں کی تلاش کی ضرورت ہے۔ اپنے ہر عمل سے سچائی کا بول بالا کرنے کی ضرورت ہے۔ تبلیغِ اسلام کے لئے جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے عملی اظہار کی ضرورت ہے۔ ذکرِ الٰہی سے اپنی زبانوں کو تر رکھنے کی ضرورت ہے۔ عبادتوں کے اعلیٰ معیار کے ذریعہ قربِ الٰہی کے حصول کی کوشش کی ضرورت ہے۔ پس ان تین دنوں میں قادیان کے جلسے کے شاملین بھی بھرپور فائدہ اُٹھائیں اور جہاں جہاں بھی اور ان دنوں میں جلسے ہو رہے ہیں، ان میں سے ایک تو امریکہ کا ویسٹ کوسٹ کا جلسہ ہو رہا ہے، پھر مالی میں جلسہ ہو رہا ہے، نائیجر میں جلسہ ہو رہا ہے، نائیجیریا میں جلسہ ہو رہا ہے، سینیگال میں جلسہ ہو رہا ہے، آئیوری کوسٹ میں جلسہ ہو رہا ہے اور ہر جگہ کے شاملینِ جلسہ ان دنوں سے فیض اُٹھانے کی خاص کوشش کریں۔

اس وقت مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں جو اِن بعض باتوں کی طرف ہماری رہنمائی کرتے ہیں جو خدا کا رسول ہم سے چاہتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

''جماعت کے باہم اتفاق و محبت پر مَیں پہلے بہت دفعہ کہہ چکا ہوں کہ تم باہم اتفاق رکھو اور اجتماع کرو۔ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی تھی کہ تم وجودِ واحد رکھو؛ ورنہ ہَوا نکل جائے گی۔ نماز میں ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑے ہونے کا حکم اسی لیے ہے کہ باہم اتحاد ہو۔ برقی طاقت کی طرح ایک کی خیر دُوسرے میں سرایت کرے گی۔ اگر اختلاف ہو، اتحاد نہ ہو تو پھر بے نصیب رہو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آپس میں محبت کرو اور ایک دوسرے کے لیے غائبانہ دُعا کرو۔ اگر ایک شخص غائبانہ دعا کرے تو فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو۔ کیسی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ اگر انسان کی دعا منظور نہ ہو تو فرشتہ کی تو منظور ہوتی ہے۔ مَیں نصیحت کرتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔

میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اوّل خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لیے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھی۔ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ (آل عمران:104) یاد رکھو! تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو! جب تک تم میں ہر ایک ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لیے پسند کرے، وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ وہ مصیبت اور بلا میں ہے۔ اُس کا انجام اچھا نہیں.....''۔

فرمایا: ''......یاد رکھو بغض کا جُدا ہونا مہدی کی علامت ہے اور کیا وہ علامت پوری نہ ہوگی؟ وہ ضرور ہو گی۔ تم کیوں صبر نہیں کرتے۔ جیسے طبّی مسئلہ ہے کہ جب تک بعض امراض میں قلع قمع نہ کیا جاوے، مرض دفع نہیں ہوتا۔ میرے وجود سے انشاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہوگی۔ باہمی عداوت کا سبب کیا ہے؟ بخل ہے، رعونت ہے، خود پسندی ہے اور جذبات ہیں۔ ......ایسے تمام لوگوں کو جماعت سے الگ کر دوں گا جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے۔ جو ایسے ہیں وہ یاد رکھیں کہ وہ چند روزہ مہمان ہیں۔ جب تک کہ عمدہ نمونہ نہ دکھائیں۔ مَیں کسی کے سبب سے اپنے اُوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا۔ ایسا شخص جو میری جماعت میں ہو کر میرے منشاء کے موافق نہ ہو، وہ خشک ٹہنی ہے۔ اُس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رَہ کر پانی تو چُوستی ہے، مگر وہ اُس کو سرسبز نہیں کر سکتا، بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے۔ پس ڈرو۔ میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے گا''۔ (ملفوظات جلد1 صفحہ 336۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں:

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

’’اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے: وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ (آل عمران:56) یہ تسلّی بخش وعدہ ناصرہ میں پیدا ہونے والے ابنِ مریم سے ہوا تھا، مگر مَیں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ یسوع مسیح کے نام سے آنے والے ابن مریم کو بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں الفاظ میں مخاطب کر کے بشارت دی ہے۔ اب آپ سوچ لیں کہ جو میرے ساتھ تعلق رکھ کر اس وعدۂ عظیم اور بشارتِ عظیم میں شامل ہونا چاہتے ہیں کیا وہ وہ لوگ ہو سکتے ہیں جو امّارہ کے درجہ میں پڑے ہوئے فسق و فجور کی راہوں پر کاربند ہیں؟ نہیں، ہرگز نہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کی سچی قدر کرتے ہیں اور میری باتوں کو قصّہ کہانی نہیں جانتے تو یاد رکھو اور دل سے سُن لو۔ مَیں ایک بار پھر اُن لوگوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور وہ تعلق کوئی عام تعلق نہیں، بلکہ بہت زبردست تعلق ہے اور ایسا تعلق ہے کہ جس کا اثر (نہ صرف میری ذات تک) بلکہ اس ہستی تک پہنچتا ہے جس نے مجھے بھی اس برگزیدہ انسانِ کاملؐ کی ذات تک پہنچایا ہے جو دنیا میں صداقت اور راستی کی روح لے کر آیا۔ مَیں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر ان باتوں کا اثر میری ہی ذات تک پہنچتا تو مجھے کچھ بھی اندیشہ اور فکر نہ تھا اور نہ ان کی پرواہ تھی، مگر اس پر بس نہیں ہوتی۔ اس کا اثر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خود خدائے تعالیٰ کی برگزیدہ ذات تک پہنچ جاتا ہے۔ پس ایسی صورت اور حالت میں تم خوب دھیان دے کر سن رکھو کہ اگر اس بشارت سے حصہ لینا چاہتے ہو اور اس کے مصداق ہونے کی آرزو رکھتے ہو اور اتنی بڑی کامیابی (کہ قیامت تک مکفّرین پر غالب رہو گے) کی سچی پیاس تمہارے اندر ہے، تو پھر اتنا ہی مَیں کہتا ہوں کہ یہ کامیابی اس وقت تک حاصل نہ ہو گی جب تک لوّامہ کے درجہ سے گزر کر مطمئنّہ کے مینار تک نہ پہنچ جاؤ۔

اس سے زیادہ اور مَیں کچھ نہیں کہتا کہ تم لوگ ایک ایسے شخص کے ساتھ پیوند رکھتے ہو جو مامور من اللہ ہے۔ پس اُس کی باتوں کو دل کے کانوں سے سنو اور اس پر عمل کرنے کے لئے ہمہ تن تیار ہو جاؤ۔ تا کہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو اقرار کے بعد انکار کی نجاست میں گر کر اَبدی عذاب خرید لیتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 64-65۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

’’ہماری جماعت کو یہ نصیحت ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ وہ اس امر کو مدّنظر رکھیں جو مَیں بیان کرتا ہوں۔ مجھے ہمیشہ اگر کوئی خیال آتا ہے تو یہی آتا ہے کہ دنیا میں تو رشتے ناطے ہوتے ہیں۔ بعض ان میں سے خوبصورتی کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔ بعض خاندان یا دولت کے لحاظ سے اور بعض طاقت کے لحاظ سے۔ لیکن جنابِ الٰہی کو ان امور کی پرواہ نہیں۔ اُس نے تو صاف طور پر فرما دیا کہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ (الحجرات:14) یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی معزز و مکرم ہے جو متقی ہے۔ اب جو جماعتِ اَتقیاء ہے‘‘ (متقیوں کی جماعت ہے) ’’خدا اُس کو ہی رکھے گا اور دوسری کو ہلاک کرے گا۔ یہ نازک مقام ہے اور اس جگہ پر دو کھڑے نہیں ہو سکتے کہ متقی بھی وہیں رہے اور شریر اور ناپاک بھی وہیں۔ ضرور ہے کہ متقی کھڑا ہو اور خبیث ہلاک کیا جاوے اور چونکہ اس کا علم خدا کو ہے کہ کون اُس کے نزدیک متقی ہے۔ پس یہ بڑے خوف کا مقام ہے۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو متقی ہے اور بدبخت ہے وہ جو لعنت کے نیچے آیا‘‘۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 177۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو، ہم میں سے ہر ایک کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس درد کو سمجھنے کی توفیق دے۔ اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرنے کی توفیق دے اور یہ بات ہمیں یاد رکھنی چاہئے کہ میں نے جو باتیں کی ہیں یہ باتیں صرف جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے نہیں یا وہی صرف مخاطب نہیں ہیں بلکہ دنیا میں بسنے والا ہر احمدی اس کا مخاطب ہے۔

یہاں مَیں اس بات کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ دنیا میں رہنے والا ہر احمدی ان دنوں میں جبکہ مسیح محمدی کی بستی میں جلسے کی برکات کا فیض جاری ہے، خاص طور پر اپنے آپ کو بھی ذکرِ الٰہی اور خاص دعاؤں کی طرف متوجہ رکھے۔ خاص طور پر یہاں قادیان والے، جلسہ میں شامل ہونے والے اور دوسرے ممالک میں جو جلسے ہو رہے ہیں وہ یہ دعائیں کریں۔ دنیا میں ہر احمدی یہ دعا کرے کہ جہاں احمدی مشکلات میں گرفتار ہیں اور اس لئے گرفتار ہیں کہ انہوں نے مسیح محمدی کی بیعت کی ہے، اس زمانے کے امام کو مانا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن تمام جگہوں پر ان کی پریشانیاں دور فرمائے۔ خاص طور پر پاکستان ہے، انڈونیشیا ہے، شام ہے اور بعض دوسرے ممالک ہیں، ان جگہوں پر اللہ تعالیٰ احمدیوں کے لئے آسانی کے سامان مہیا فرمائے، اُن کی آزادی کے سامان پیدا فرمائے۔ اور یہ بہت اہم دعا ہے جو اخوّت اور بھائی چارے کے اظہار کے لئے ضروری ہے۔ اور اخوت اور بھائی چارے کے اظہار کا یہ تقاضا ہے کہ ہم ضرور یہ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆☆☆......

سوال و جواب

ذیل میں درج سوال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے مجلس عرفان منعقدہ 8 مارچ 1987ء بمقام محمود ہال لندن میں کیا گیا۔ حضور انور نے اس کا جو جواب عطا فرمایا ذیل میں ہدیہ قارئین ہے۔ (مدیر)

سوال:

حضرت امام حسن عسکریؒ سے لے کر حضرت امام مہدیؑ کے ظہور تک مسلمانوں میں کون کون سے بزرگ ہدایت کے لئے آتے رہے ہیں اور کیا مجددین اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھے؟ (ایک شیعہ دوست کا سوال)

جواب:

حضور انور نے فرمایا کہ: قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ایک صدی تو کیا، ایک لمحہ کے لئے بھی ہدایت کے بغیر نہیں چھوڑے گا۔ ویسے بھی جو مذہب قیامت تک کے لئے ہوا ہے اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور ہدایت میسر ہونا ضروری ہے۔ لیکن شیعہ حضرات کی طرح ہم یہ نہیں مانتے کہ آئمہ کرام کی ایک ہی لائن تھی۔

قرآن کریم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ آپ نے تجدید دین کے متعلق فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایسے وجود مقرر کرے گا (مَنْ یُجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا) جو دین کی تجدید کریں گے۔ مَنْ کا ترجمہ واحد کرنے سے ایک ہی لائن کی غلطی لگی ہے حالانکہ عربی میں مَــن کا لفظ واحد اور جمع دونوں کے لئے بولا جاتا ہے۔ لہٰذا جس زمانے میں وہ شیعہ آئمہ موجود تھے جنہیں ہم بھی خدا رسیدہ بزرگ مانتے ہیں ان کے ساتھ اور بھی بزرگ تھے جو دنیا میں مختلف مقامات پر پیدا ہوتے رہے ہیں۔ یہ وہ اولیاء اللہ تھے جنہوں نے کوئی فرقہ نہیں بنایا اور نہ ہی فقہی امور میں کوئی اختلافی مسلک اپنایا ہے لیکن نہایت لگن سے تربیت اور تزکیۂ نفس کرتے رہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت میں سرشار یہ لوگ مختلف زمانوں میں مختلف ممالک میں اپنے طور پر دین کی خدمت کرتے رہے ہیں۔ ان میں سے ایک ہی صدی میں ایک ہی وقت میں بعض ایسے نمایاں وجود مختلف جگہوں پر ملتے ہیں جس سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مَنْ یُجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا کا وعدہ ایک ذات کے ذریعہ پورا نہیں ہوا بلکہ متفرق لوگوں کے ذریعہ بیک وقت پورا ہوتا رہا۔

اُس زمانہ میں اسلام کے لئے ایک ہی شخص کے ذریعہ تجدید دین کرنا ممکن ہی نہیں تھا کیونکہ فاصلے زیادہ تھے اور آج کل کے زمانے کی سفری سہولتیں میسر نہیں تھیں۔ مثلاً بغداد میں مقیم ایک شخص کے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ سارے عالم میں اپنا پیغام پہنچا سکے۔ پہلی دو صدیوں میں افریقی ممالک میں سے صرف مراکو ہی ایسی جگہ ہے جس سے رابطہ ہوا اور جہاں سے مسلمان سپین پہنچے اور نائیجیریا کا ایک بڑا حصّہ یوں ہی پڑا رہا۔ بعد ازاں وہاں بھی خدا تعالیٰ نے مجدد بھیجے جو افریقن مجدد تھے کیونکہ ان تک عرب مجددین کی آواز نہیں پہنچ سکتی تھی۔ اسی طرح ایران اور ہندوستان میں بھی خدا نے مجدد بھجوائے۔ تیمور جو خود مسلمان ہوئے تھے اُن کا دعویٰ تھا کہ وہ مجدد ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میری تمام سلطنت میں شرک پھیل چکا تھا اور بد رسوم پیدا ہو گئی تھیں۔ میں نے توحید خالص پر زور دیا اور ساری سلطنت میں خدا کے فضل سے شرک و بدعت ختم ہو کر توحید قائم ہو گئی۔ اس معاملہ میں انہوں نے جبر سے کام نہیں لیا۔ اللہ تعالیٰ ان ملکوں میں بھی مجدد بھجواتا رہا ہے جن کا عرب اور اہل عرب کے ساتھ کوئی قومی، ملکی اور خونی تعلق نہ تھا۔ اس لئے یہ کہنا کہ حضرت امام حسن عسکری کے بعد ہدایت کا سلسلہ گویا ٹوٹ گیا یہ ایک خاص فرقے کے لوگوں کا ایمان ہے اور یہ دعویٰ ہمارے لئے قابل قبول نہیں۔

اسی طرح مجدد اور عام مصلح میں بھی فرق ہے۔ مجدد خدا کی تقدیر کے نتیجے میں ایک خاص مقصد کے لئے پیدا ہوتا ہے۔ لیکن Commissioned افسر نہیں ہوتا۔ مامور وہ ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ الہاماً مقرر فرمائے اور خود کہے کہ تمہارے سپرد ہم یہ کام سونپ رہے ہیں اس لئے تم نے یہ کام کرنا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ اس کو براہِ راست امام مقرر کرتا ہے اس لئے اس کا ماننا سب کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ لیکن مجدد وہ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کی فعلی تائید اور تقدیری تائید کے نتیجے میں عظیم الشان خدمت کی توفیق پاتے ہیں۔ نہ وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ان کو مانا جائے اور نہ کبھی لوگوں نے ان کو مامور تسلیم کیا ہے۔ مثلاً حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، حضرت امام علی قاری، حضرت محی الدین ابن عربی وغیرہم۔ یہ وہ بزرگ ہیں جنہوں نے زبان سے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ مجدد ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں اس قدر کام کرنے کی توفیق بخشی کہ جب ہم ان کی خدمات پر نظر ڈالیں تو آنحضرتؐ کا وعدہ ان کے حق میں پورا ہوتے دیکھتے ہیں۔ یہ مجددیت ہے۔ اس کے مقابل پر ماموریت میں جب خدا تعالیٰ کسی کو مامور فرماتا ہے تو اُس کے ساتھ اس کی مخالفت شروع ہو جاتی ہے۔ اسے ایک تحریک چلانی پڑتی ہے اور شدید مخالفتوں کے درمیان وہ پھولنے، پھلنے اور پھیلنے لگ جاتا ہے۔

(ہفت روزہ بدر قادیان۔ 15 جون 1989ء)

منیٰ سرکٹ نائیجیریا میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام کا انعقاد

رپورٹ: احمد محمود۔ مبلغ سلسلہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ نائیجیریا کو مورخہ 24 مارچ 2013ء بروز اتوار بمقام کیٹیر یگی جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اس جلسہ کی کامیابی کے لئے نو مبایعین کی ایک جماعت کیٹیر یگی اور اس سے ملحقہ باقی نومبایعین کی جماعتوں کے ساتھ ساتھ سرکردہ شخصیات سے ملاقاتیں کی گئیں۔

جلسہ کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں ایک قصیدہ پڑھا گیا۔ اس کے بعد مکرم اسحاق صاحب (مشنری) نے اور مکرم صالح صاحب (مشنری) نے تقاریر کیں۔

نو مبایعین بچے گاہے بگاہے نظمیں اور قصیدہ پڑھنے کے لئے اسٹیج پر بلائے جاتے رہے جنہوں نے ترنم سے قصیدہ پڑھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کی کُل حاضری 3000 سے زائد رہی جن میں سے اکثریت نومبایعین کی تھی۔ نیز چیف آف بورورو جن کا تعلق فولانی قبیلہ سے ہے بھی 300 افراد اپنے ہمراہ لائے تھے۔ الحمدللہ۔

اس جلسہ کے مہمانوں میں مکرم عبدالخالق نیر صاحب مبلغ انچارج نائیجیریا، امیر آف بڈا کے نمائندہ، چیف آف بورورو فولانی قبیلہ، امام آف اشانتی ویلج، مکرم محمد باقا صاحب اور مکرم ندیم احمد وسیم صاحب مبلغ سلسلہ اکوانگا ریجن شامل تھے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری ان حقیر کوششوں کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 2

ایک دن میں نے مشن ہاؤس جانے کا سوچا۔ مشن ہاؤس میں فرانس میں موجود عرب ڈیسک کے انچارج سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''حقیقۃ الوحی'' پڑھنے کے لئے دی۔ جب انہوں نے اس کتاب کو پڑھ لیا تو اُس کے کچھ دنوں کے بعد وہاں کے عرب ڈیسک کے انچارج کا ان کو دوبارہ فون آیا کہ ساری چیزیں پڑھنے اور دیکھنے کے بعد پھر آپ نے ابھی تک بیعت کیوں نہیں کی؟ کہتے ہیں میں نے کہا کہ میں بیعت کرنے والا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دکھایا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی سچے ہیں۔

بورکینا فاسو کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں میں ہمارے معلم گئے تو ایک شخص کو جماعت کا پیغام پہنچایا مگر وہ بضد تھا کہ پہلے عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے۔ معلم صاحب نے رات اسی گاؤں میں قیام کیا اور صبح واپس چلے گئے۔ ابھی راستہ میں تھے کہ اسی آدمی کا فون آیا کہ واپس آؤ مَیں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ معلم صاحب نے بیعت کرنے کی وجہ پوچھی تو اُس نے بتایا کہ مَیں نے گزشتہ رات خواب میں ایک نور اور روشنی دیکھی ہے اور کوئی کہہ رہا تھا کہ جس عیسیٰ نے آنا تھا وہ تو وہی ہے جس کو اس معلّم نے مانا ہے۔ اس کے بعد میرے لئے شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں رہی ہے۔

جرمنی سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک عرب دوست نے جماعت احمدیہ جرمنی کی ویب سائٹ کو وزٹ کرنے کے بعد ہمارے ویز بادن کے لوکل سیکرٹری صاحب تبلیغ سے رابطہ کیا اور کہا کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بات اتنی اچانک تھی کہ ہمارے سیکرٹری تبلیغ نے اُس دوست کو کہا کہ آپ پہلے جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں نے جماعت احمدیہ کا ہوم پیج دیکھ لیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے 2008ء میں خواب کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی۔ اس کے بعد آپ لوگوں کو تلاش کر رہا تھا اور بالآخر آپ کی ویب سائٹ کے ذریعہ مَیں اپنی منزل کو پہنچ گیا۔

مسی ساگا کینیڈا سے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک زیرِ تبلیغ بنگالی خاتون عشرت صاحبہ کو دعا کے لئے تحریک کی گئی تا کہ اُن کی رہنمائی اور تسلی ہو۔ چنانچہ انہوں نے دعا کی تو خواب میں دیکھا کہ جیسے پیس ویلیج کا علاقہ ہے اور جلسے کا ماحول ہے۔ موصوفہ جب وہاں پہنچتی ہیں تو میرا معلوم ہوتا ہے کہ میں آ رہا ہوں، میری گاڑی آ رہی ہے اور سیکیورٹی والے اُسے روک دیتے ہیں کہ وہ آگے نہیں جا سکتی۔ اس پر وہ خواب میں بڑی پریشان ہوتی ہے کہ کسی طرح مجھ سے ملاقات ہو جائے۔ تو اتنی دیر میں کہتے ہیں کہ میری گاڑی اس کے بالکل قریب آ گئی اور میں نے اُس کی طرف دیکھ کر سیکیورٹی والوں کو کہا کہ اسے آنے دو۔ چنانچہ موصوفہ جلدی سے ایک پنڈال میں پہنچ جاتی ہیں۔ وہاں میں نے اُس کا حال پوچھا، دلجوئی کی اور آنکھ کھلنے پر اس کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں اور دل نہایت پُرسکون تھا۔ چنانچہ اس خواب کے بعد اُس نے بیعت کر لی۔

R & R

CAR SERVICES LTD

Abdul Rashid

Diesel & Petrol Car Specialist

Unit-15 Summerstown, SW17 0BQ

Tel: 020 8877 9336

Mob: 07782333760

مولویوں کا احمدیت قبول کرنا

مولویوں کا احمدیت قبول کرنا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے معجزات ہو رہے ہیں۔ مولوی جو عقلمند ہیں، پڑھے لکھے ہیں، حقیقی علماء ہیں انہوں نے تو ہونا ہی ہے۔ مالی کے علاقہ سان (San) میں احمدیت کی بہت مخالفت ہے۔ یہ مخالفت زیادہ تر مولوی کر رہے ہیں۔ ایک دن انہی مولویوں میں سے ایک مولوی نے کال کی اور احمدیوں کو اسلام کی خدمت پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ احمدیہ ریڈیو بہت عظیم الشان کام کر رہا ہے۔ باقی مولوی تو احمدیت قبول نہیں کر رہے مگر وہ احمدیت کو حق پر دیکھ کر اُسے قبول کرتے ہیں کیونکہ جو احمدیہ ریڈیو پر چلایا جاتا ہے۔ وہی حقیقی اسلام ہے۔

اسی طرح آئیوری کوسٹ کے بھی ایک امام صاحب نے بیعت کی۔

نشان دیکھ کر بیعتیں

پھر نشانات کو دیکھ کر بیعتیں ہیں۔ کبابیر کے مبلغ لکھتے ہیں کہ قُصی (Qusai) صاحب اپنے دوست کے ساتھ ایک دن کہیں جا رہے تھے۔ اس دن موسم گرم تھا اور گرمی کی شدت سے دونوں کے جسم سے پسینہ ٹپک رہا تھا۔ قُصی صاحب نے میرا نام لیا اور اپنے دل میں کہا کہ یا الٰہی! اگر واقعی یہ خلیفہ جو جماعت احمدیہ کا ہے، یہ سچا ہے تو ہمارے لئے ٹھنڈی ہوا بھیج اور نشانی ظاہر کر دے۔ تو کہتے ہیں کہ اچانک قُصی صاحب کے اوپر ٹھنڈی ہوا پڑی اور اُن کے ماتھے کا پسینہ سوکھ گیا۔ قُصی صاحب نے اپنے دوست سے کہا کیا ٹھنڈی ہوا آئی ہے۔ دوست نے کہا کون سی ہوا؟ کس کی بات کر رہے ہو؟ تو قصی صاحب نے کہا کہ ابھی جو ہوا آئی ہے، دیکھو میرے ماتھے پر اب کوئی پسینہ نہیں ہے۔ دوست نے کہا کہ لگتا ہے تم پاگل ہو گئے ہو۔ قصی صاحب نے کہا کہ میں نے جو نشان مانگا تھا وہ مجھے مل گیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کر لی۔

مالی سے ہمارے معلم لکھتے ہیں۔ ریجن کے ایک غیر از جماعت دوست محمد امین ایک دن مشن ہاؤس آئے اور کہا کہ اُس کے گلے میں مچھلی کا کانٹا پھنسا ہوا ہے اور باوجود علاج کروانے کے نکل نہیں رہا جس کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہے۔ اس کے ساتھ ہی اُس نے کہا کہ آپ میرے لئے دعا کریں، اگر احمدیت سچی ہوئی تو وہ اس تکلیف سے نجات پائے گا اور ساتھ ہی احمدیت میں داخل ہو جائے گا۔ معلم صاحب کہتے ہیں ہم نے دعا کی کہ اے اللہ! یہ تیری پیاری جماعت کی سچائی کا معاملہ ہے۔ تُو اس شخص کو تکلیف سے نجات دے اور احمدیت کی سچائی کا نشان ظاہر کر۔ ابھی دعا شروع کئے تھوڑا وقت ہی گزرا تھا کہ اس شخص کو قَے آئی اور ساتھ ہی کانٹا بھی نکل گیا جس پر اُس شخص نے خدا کا شکر ادا کیا اور بیعت بھی کر لی۔

حافظ عبدالمنان صاحب میرٹھ یوپی نے گزشتہ سال قادیان آ کر بیعت کی۔ یہ دوست بھی اپنے علاقے میں دعوتِ الی اللہ میں مشغول ہیں۔ ان کی ایک بیٹی اپنے علاقے میں مدرسہ چلاتی تھی۔ جب بیعت کر کے گھر گئے تو اُن کی بیٹی نے اُن کا وہ لٹریچر جو قادیان سے لے کر گئے تھے، بشمول قرآنِ کریم جلا دیا۔ کچھ عرصہ بعد بچی بیمار ہو گئی۔ اس بنا پر شدت سے اُسے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اُس نے اپنے والد سے معافی مانگی اور باقاعدہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئی۔

لمبے واقعات میں چھوڑ رہا ہوں، مختصر سے بیان کر رہا ہوں۔

بیعتوں کے تعلق میں ایمان افروز واقعات

کونگو کنشاسا سے مبلغ لکھتے ہیں کہ میں لوکل مبلغ کے ساتھ نکسال ایک جگہ ہے وہاں دورے پر گئے۔ وہاں پہنچنے پر خیال آیا کہ یہاں کسی قریبی گاؤں کا بھی دورہ کرنا چاہئے۔ چنانچہ لوکل احمدی احباب کی رہنمائی سے گاؤں بونزیل (Bonzil) جانے کا فیصلہ کیا گیا۔ ایک کشتی کے ذریعہ ہم مذکورہ گاؤں پہنچے۔ گاؤں کے چیف کی اجازت سے وہاں پمفلٹ تقسیم کئے اور مجلسِ سوال و جواب منعقد کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے متعلق بتایا۔ گاؤں کے چیف نے ہماری آمد پر مسرت کا اظہار کیا۔ وہاں موجود سب لوگوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہماری اسلام کے بارے میں جتنی غلط فہمیاں تھیں وہ دُور ہو گئی ہیں۔ سنّی مسلمانوں کے طرزِ عمل سے یہی تاثر تھا کہ اسلام صرف جادو ٹونے کا مذہب ہے لیکن اسلام کی جو خوبصورت تعلیم آپ نے پیش کی ہے وہ تو دلوں کو موہ لینے والی ہے۔ اس موقع پر چالیس افراد نے احمدیت میں شمولیت کا اعلان کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے صوبائی جلسہ میں شامل ہونے کا وعدہ کیا اور وعدے کے مطابق کچھ لوگ آئے۔

مارشل آئی لینڈز سے لکھتے ہیں کہ ایک امریکن خاتون کی مدد سے مقامی بچی کو سکول میں داخل کروایا تھا۔ یہ بچی انتہائی ذہین تھی اور سکول جانا چاہتی تھی لیکن وسائل نہ ہونے کی وجہ سے سکول نہیں جا پا رہی تھی۔ اس امریکن خاتون نے اس بچی پر ایک طویل مضمون لکھا جس میں جماعت کی ملک میں تعلیمی میدان میں خدمات کا بھی ذکر کیا۔ اس مضمون کو مارشل آئی لینڈز کے بڑے اخبارات کے فرنٹ پیج پر چھاپا گیا۔ اس سے خدا تعالیٰ کے فضل سے لوگوں پر جماعت کا بڑا اچھا اثر ہوا اور اس بچی کی والدہ جو کہ اسلام کے بارے میں انتہائی منفی سوچ رکھتی تھی مع اپنے بچوں کے بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئیں۔

گنی کناکری کے مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دن تبلیغ کے لئے ایک گاؤں پہنچے اور گاؤں کے چیف کے گھر تبلیغ کے لئے جمع ہو گئے۔ لوگوں کو جماعت کا تعارف کروایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری زمانے میں اسلام کی حالت بیان کی تھی اس کا ذکر کیا۔ اس دوران ایک لڑکی جو قریب ہی اپنے کسی کام میں مصروف تھی، یہ ساری باتیں سن رہی تھی۔ جب تبلیغی نشست ختم ہوئی تو ہمارے پاس آئی اور کہنے لگی میں نے سب بہت غور سے سنا ہے، میں کالج میں پڑھتی ہوں اور بہت سے علماء کو مل چکی ہوں۔ آج تک مجھے میرے سوالوں کے جواب نہیں مل سکے لیکن آپ لوگوں کی باتیں سن کر میں بہت حد تک مطمئن ہو چکی ہوں۔ مجھے اب اس جماعت میں شامل ہونا ہے کیونکہ آپ لوگوں کو دیکھ کر لگتا ہے کہ آپ لوگوں کو خدا نے بھجوایا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس خاتون نے بیعت کر لی۔

ایک پادری صاحب نے بھی بیعت کی ہے۔ ان کا واقعہ تو کافی لمبا ہے لیکن بہرحال، پروگرام ہوتا رہا، بحث ہوتی رہی اور آخرکار انہوں نے یہ تسلیم کر لیا۔ وہ کہتے ہیں کہ آخر میں انہوں نے گھر میں بلایا پھر ملاقات میں بتایا کہ میں نے بتیس سال چرچ کی خدمت کی ہے اور گھر کی ہر چیز چرچ کو دے دی ہے۔ کئی چرچ بدلے مگر دلی سکون نہ ملا۔ میں جماعت احمدیہ کے جواب سے لاجواب ہو گیا اور کئی دن سو نہ سکا۔ مجھے بتائیں کہ میں مسیح موعود کا بپتسمہ کیسے لوں۔ جس پر معلم صاحب نے اُن کو بتایا کہ بیعت کر لیں۔ اگلے دن وہ مشن ہاؤس آئے اور بیعت کر کے احمدیت قبول کر لی۔ اب وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہیں اور اپنے بھائی کی وفات پر انہوں نے تمام غیر اسلامی رسوم ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ اللہ کے فضل سے وہ نماز جمعہ میں شامل ہوتے ہیں اور اخلاص میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

نو مبایعین احمدیوں کو بیعت کرنے کی وجہ سے غیر از جماعت کے ظلموں کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے، مخالفتوں کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ رشیا میں بھی مخالفت ہے۔ ایسٹرن یورپ کے ملکوں میں بھی مخالفت ہے، صرف ایشیا میں نہیں ہے۔ افریقہ میں بھی مخالفت ہے، گاؤں کے لوگوں میں جہاں احمدیوں کو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نو مبایعین ثباتِ قدم سے اپنے عہدِ بیعت پر قائم ہیں۔ انڈیا سے بھی ایسے واقعات آتے ہیں۔ اور واقعات تو بے تحاشا ہیں۔ اور اسی طرح احمدیت قبول کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگوں میں تبدیلیاں بھی غیر معمولی طور پر ہو رہی ہیں۔ اور بعضوں کو تو اپنے بڑے نامساعد حالات میں ملازمتیں ملیں لیکن جرمنی وغیرہ میں جلسے میں شامل ہونے کے لئے حاضر ہوئے۔

دعوت الی اللہ میں روکیں ڈالنے والوں کا انجام

بعض روکیں ڈالنے والوں کا انجام بھی ہے۔ مبلغ گجرات لکھتے ہیں کہ جماعت واگھنیا جونا گڑھ گجرات میں ہمارے معلم کام کر رہے ہیں۔ ایک شخص بڑھ بڑھ کر مخالفت کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ احمدی جھوٹے ہیں۔ اُن کے معلم کو یہاں سے نکال دو۔ معلم صاحب نے اس آدمی کو سب کے سامنے کہا یہ خدا کے شیر کی جماعت ہے اس پر ہاتھ نہ ڈالو ورنہ خدا کی پکڑ میں آ جاؤ گے۔ نیز معلم صاحب نے گاؤں والوں کو کہا کہ آپ گھبرائیں نہیں، ابھی میں گاؤں سے چلا جاتا ہوں لیکن اگر ہماری جماعت سچی ہوئی تو اللہ تعالیٰ ایک سال کے اندر اندر ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔ ابھی تین ماہ کا ہی عرصہ گزرا تھا کہ وہی آدمی جو مخالفت کر رہا تھا کسی شدید قسم کی بیماری میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو گیا۔ اس نشان کا اس جماعت پر بہت اچھا اثر ہوا اور وہ ایمان میں اور بھی زیادہ مضبوط ہو گئے اور آس پاس کے مخالف لوگ بھی ڈر گئے اور اب وہ اتنی زیادہ مخالفت نہیں کر رہے۔

اسی طرح قبولیتِ دعا کے بھی بہت واقعات ہیں، بہرحال ایسے بیشمار واقعات ہیں۔ یہ رپورٹ تو دو گھنٹے میں پیش نہیں کی جا سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو پہلے ہی ہمیں بتا دیا ہے کہ مخالفتیں بھی ہوں گی اور جماعت کی ترقی بھی ساتھ ساتھ چلتی جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ترقیاں ہو رہی ہیں۔ ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں اور دشمن کچھ بھی نہیں بگاڑ سک رہا اور نہ ہی انشاء اللہ تعالیٰ بگاڑ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان نئے شامل ہونے والوں کو بھی ثباتِ قدم عطا فرمائے۔ ایمان اور ایقان میں ترقی دے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

☆☆☆

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

SHARIF

JEWELLERS

SINCE 1952

Aqsa Road Rabwah

0092 47 6212515

15 London Rd, Morden SM4 5HT

0044 20 3609 4712

بقیہ: رپورٹ دورۂ نیوزی لینڈ و جاپان

از صفحہ نمبر 20

ذریعہ ہے۔

شکریہ کے ان الفاظ کے ساتھ اب میں اپنی تقریر کے اصل حصہ کی طرف آتا ہوں اور اسلام کی خوبصورت تعلیمات کے متعلق چند باتیں بیان کرتا ہوں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں اس مسئلہ پر بات کروں گا جو میرے نزدیک اس دَور کی اہم ضرورت ہے اور وہ دنیا میں امن کا قیام ہے۔ دنیاوی لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو آپ میں سے بہت سے سیاستدان انفرادی طور پر اور حکومتیں اجتماعی طور پر امن کے قیام کے لئے کوششیں کر رہی ہیں۔ آپ کی ان کوششوں کے پیچھے نیک نیتی ہوگی اور آپ ان کوششوں میں کسی حدتک کامیابی ملنے پر خوش بھی ہوں گے۔ نیز گزشتہ سالوں میں آپ کی حکومت نے پُرامن اور مفاہمت بھری دنیا کے قیام کے ذرائع کے متعلق دوسری بڑی طاقتوں کو مشورے بھی دیئے ہوں گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس میں کوئی شک نہیں کہ آج دنیا کے حالات انتہائی نازک ہوچکے ہیں اور ساری دنیا کے لئے نہایت فکر مندی کا باعث بن رہے ہیں۔ دنیا کے بعض بڑے بڑے تنازعات آج کل عرب دنیا میں سر اٹھا رہے ہیں اور درحقیقت ہر عقلمند اور دانا شخص جانتا ہے کہ اس قسم کے تنازعات صرف اسی خطہ تک محدود نہ رہیں گے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ کسی حکومت اور اس کے لوگوں کے مابین تنازعہ بڑھ کر کسی بڑے عالمی تنازعہ میں بھی تبدیل ہوسکتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیں علم ہے کہ بڑی طاقتوں کے دو گروہ بن رہے ہیں۔ ایک گروہ شام کی حکومت کی حمایت کر رہا ہے جبکہ دوسرا گروہ باغی طاقتوں کی حمایت میں ہے۔ پس واضح ہے کہ یہ حالات نہ صرف مسلمان ملکوں کے لئے سنگین خطرہ ہیں بلکہ دیگر ساری دنیا کے لئے بھی ایک عظیم خطرہ کا باعث ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیں گزشتہ صدی میں ہونے والی پہلی دونوں عالمی جنگوں کے تلخ تجربات کو ہرگز نہیں بھولنا چاہئے۔ ان جنگوں میں بالخصوص دوسری عالمی جنگ میں ہونے والی تباہی کی مثال نہیں ملتی۔ محض رسمی ہتھیاروں کے استعمال سے ہی گنجان آباد اور رونق سے بھرے ہوئے شہر اور قصبے مکمل طور پر تباہ ہوکر ملیامیٹ ہوگئے اور لاکھوں لوگ مارے گئے۔ پھر دوسری عالمی جنگ میں دنیا نے ایک اور ہولناک سانحہ دیکھا جب جاپان کے خلاف جوہری بم کا استعمال کیا گیا جس نے اس قدر تباہی مچائی کہ انسان اس کے نتائج کے متعلق سوچ کر کانپ اُٹھتا ہے۔ ہیروشیما اور ناگاساکی میں موجود عجائب گھر ہی اس ہونے والی تباہی اور بربادی کی یاددلانے کے لئے کافی ہیں۔ دوسری عالمی جنگ کے دوران سات کروڑ لوگ مارے گئے اور کہا جاتا ہے کہ ان مرنے والوں میں چار کروڑ عام شہری تھے۔ یعنی فوجیوں کی نسبت زیادہ عام شہریوں نے اپنی زندگیاں قربان کیں۔ پھر اس جنگ کے عواقب نہایت خوفناک تھے جب جنگ کے بعد ہونے والی اموات کی تعداد لاکھوں میں چلی گئی۔ جوہری بم چلنے کے کئی سال بعد تک نوزائیدہ بچے اس بم کے تابکاری اثرات کی وجہ سے خطرناک حدتک معذوری کا شکار رہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کے دَور میں بعض چھوٹے ممالک کے پاس بھی جوہری ہتھیار موجود ہیں اور ان ممالک کے لیڈرز ان ہتھیاروں کے استعمال میں انتہائی لاپروا معلوم ہوتے ہیں۔ گویا کہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کو اپنے کاموں کے مہلک نتائج کی ذرا بھی فکر نہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
چنانچہ اگر آج ہم ایک اور ایٹمی جنگ کے متعلق سوچیں تو جو تصویر سامنے آتی ہے وہ انسان کو ہلا کر رکھ دیتی ہے اور بہت زیادہ خوفزدہ کردیتی ہے۔ چھوٹے ممالک کے پاس آج جو ایٹمی بم ہیں وہ دوسری عالمی جنگ میں استعمال ہونے والے بموں سے شاید زیادہ طاقتور ہیں۔ پس یہ تصادم کی

شکار اور غیر یقینی صورتحال صرف انہی لوگوں کے لئے فکرمندی کا باعث ہے جو دنیا میں امن کا قیام چاہتے ہیں اور امن کے قیام کے لئے کام کر رہے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
آجکل دنیا کی دِلسوز حالت یہ ہے کہ ایک طرف تو لوگ قیامِ امن کی بات کرتے ہیں جبکہ دوسری طرف اپنی اَناؤں میں گھرے ہوئے ہیں اور غرور اور تکبر میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ طاقتور حکومتیں اپنی برتری اور طاقت ثابت کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے کے لئے تیار نظر آتی ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
دوسری جنگِ عظیم کے بعد دنیا میں دیرپا امن کے قیام کے لئے اور مستقبل میں جنگوں سے بچنے کے لئے تمام اقوام نے مل کر ایک تنظیم بنائی جسے وہ 'اقوامِ متحدہ' کہتے ہیں۔ لیکن لگتا ہے کہ جیسے لیگ آف نیشنز اپنے مقاصد میں بری طرح ناکام ہوئی اسی طرح آج اقوامِ متحدہ کا مقام اور وقار بھی گرتا چلا جارہا ہے۔ اگر انصاف کے تقاضے پورے نہ ہوں تو پھر بے شک امن کے قیام کے لئے جتنی مرضی تنظیمیں بن جائیں ان کی ساری کوششیں ضائع جائیں گی۔

میں نے ابھی لیگ آف نیشنز کی ناکامی کا ذکر کیا ہے۔ پہلی جنگِ عظیم کے بعد یہ ادارہ بنا جس کا مقصد صرف اور صرف دنیا کے امن کی حفاظت کرنا تھا لیکن اس کے باوجود یہ ادارہ دوسری جنگِ عظیم کی یورش نہ روک سکا جس کی تباہی اور نقصانات کا ذکر میں پہلے ہی کرچکا ہوں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس جنگ کے نتیجہ میں نیوزی لینڈ میں بھی اموات واقع ہوئیں۔ کہا جاتا ہے کہ نیوزی لینڈ میں گیارہ ہزار کے قریب فوجی جانیں ضائع ہوئیں۔ چونکہ نیوزی لینڈ دنیا کے مرکز سے بہت دور ہے اس لئے عام لوگوں کی اموات نہیں ہوئیں۔ لیکن جیسا کہ میں پہلے بھی اشارہ کرچکا ہوں کہ مجموعی طور پر فوجیوں کی نسبت معصوم شہری ہی زیادہ ہلاک ہوئے تھے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
تصور کریں کہ معصوم لوگ بشمول اَن گنت بچے اور عورتیں بغیر کسی جرم کے اندھا دھند مارے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو ایسے ممالک کے لوگوں کے دلوں میں جو براہِ راست اس جنگ کی زد میں آئے فطری طور پر جنگ کے خلاف ایک نفرت ملے گی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یقیناً وطن سے محبت کا تقاضا ہے کہ جب بھی کسی ملک پر حملہ ہو تو اس کے شہری پر اپنی قوم کے دفاع اور قوم کی آزادی کی خاطر ہر قربانی کرنے کے لئے تیار رہنا فرض ہوگا۔ لیکن اگر یہی تنازعات دوستانہ ماحول میں پُرامن طریق پر مذاکرات اور حکمت کے ساتھ حل ہوجائیں تو پھر انسان کو بے جا قتل و غارت کو دعوت نہیں دینی چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پرانے زمانہ میں جب جنگیں ہوتیں تو بالعموم فوجی ہی مارے جاتے یا بہت کم شہریوں کی جانیں ضائع ہوتیں۔ لیکن آج کل کے جنگی طریقوں میں فضائی بمباری، زہریلی گیس حتیٰ کہ کیمیاوی ہتھیاروں کا استعمال شامل ہے اور جیسا کہ میں نے کہا کہ سب سے خطرناک ہتھیار نیوکلیئر بم کے استعمال کا بھی امکان ہے۔ غرضیکہ اس دور کی جنگ ماضی کی جنگوں سے بالکل مختلف ہے کیونکہ آج کی جنگ بنی نوع انسان کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی اہلیت رکھتی ہے۔

اس جگہ پر قیامِ امن کے حوالہ سے میں قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم پیش کرتا ہوں۔ قرآن کریم فرماتا ہے:

''نہ اچھائی برائی کے برابر ہوسکتی ہے اور نہ بُرائی اچھائی کے (برابر)۔ ایسی چیز سے دفاع کر کہ جو بہترین ہو۔ تب ایسا شخص جس کے اور تیرے درمیان دشمنی تھی وہ گویا اچانک ایک جاں نثار دوست بن جائے گا۔'' (حٰم السجدۃ: 35)

پس قرآن کریم تعلیم دیتا ہے کہ ہر قسم کی دشمنی اور کینہ دُور کرنے کے لئے جہاں تک ممکن ہوسکے بات چیت اور مذاکرات کے ذریعہ حل تلاش کرنے چاہئیں۔ یقیناً لوگوں کے ساتھ حکمت اور نرمی کے ساتھ کلام کرنا ان کے دلوں پر مثبت اور پیارا اثر ہی ڈالتا ہے اور دلوں سے نفرت اور کینہ ختم کرنے کا باعث ہوتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کوئی شک نہیں کہ اس دور میں ہم اپنے آپ کو انتہائی ترقی یافتہ اور مہذب سمجھتے ہیں۔ ہم نے بچوں کو طبی اور تعلیمی سہولیات اور ان کی ماؤں کو صحت کی سہولیات پہنچانے کی غرض سے عالمی سطح پر خیراتی ادارے کھول رکھے ہیں۔ اسی طرح انسانی ہمدردی کے نام پر دوسرے بھی بے شمار ادارے موجود ہیں۔ ہم نے یہ سب تو کیا ہے لیکن ہمیں یہ بھی سوچنا چاہئے اور وقت کی اہم ضرورت کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور غور کرنا چاہئے کہ ہم اپنے آپ کو اور دوسروں کو اس تباہی اور بربادی سے کیسے بچا سکتے ہیں؟

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ گزشتہ چھ سات دہائیوں کی نسبت اب دنیا پہلے سے بہت زیادہ قریب آچکی ہے۔ ساٹھ ستر برس پہلے نیوزی لینڈ یورپ اور ایشیا سے دور افتادہ ایک ملک تھا لیکن آج ایک گلوبل کمیونٹی کا جزوِ لازم بن چکا ہے۔ پس جنگ کی صورت میں کوئی ملک اور کوئی خطہ محفوظ نہیں رہ سکتا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کے رہنما اور آپ کے سیاستدان آپ کی قوم کے محافظ ہیں۔ وہ ملک کی حفاظت، ترقی اور اس کی بہتری کے ذمہ دار ہیں۔ پس یہ ضروری ہے کہ وہ سب اس لمحۂ فکریہ کو ہمیشہ اپنے ذہنوں میں رکھیں کہ خانہ جنگی کے تباہ کن اثرات دور دور تک جاتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر بھی کرنا چاہئے کہ اس نے بعض بڑی طاقتوں کو حال ہی میں عقل دی اور انہیں احساس ہوا کہ انہیں جنگ کی روک تھام کے لئے قدم اٹھانا ہوگا تا کہ جنگ کے نتیجہ میں آنے والی شدید تباہی سے بچا جائے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حال ہی میں روس کے صدر نے بعض بڑی طاقتوں کو شام پر حملہ کرنے سے روکنے کی کوشش کی ہے۔ اس نے بڑے واضح طور پر کہا ہے کہ تمام ممالک خواہ بڑے ہوں یا چھوٹے ان کے ساتھ ایک جیسا سلوک ہونا چاہئے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اگر انصاف کے تقاضے پورے نہ کئے گئے اور دوسری قومیں اپنی مرضی سے جنگ کے لئے نکل کھڑی ہوئیں تو اقوام متحدہ کا بھی وہی افسوسناک حال ہوگا جو لیگ آف نیشنز کا ہوا تھا۔ میرے نزدیک اس کا یہ تجزیہ بالکل درست تھا۔ لیکن میں ان کی تمام پالیسیوں سے اتفاق نہیں کرتا۔ کاش کہ وہ اس سے ایک قدم آگے جاتے اور کہتے کہ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کے پانچ مستقل ممبران کے پاس موجود ویٹو پاور کا حق بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہوجانا چاہئے تا کہ تمام قوموں میں حقیقی عدل و انصاف کا بول بالا ہوسکے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
گزشتہ سال مجھے واشنگٹن ڈی سی میں کیپٹل ہل (Capitol Hill) میں خطاب کرنے کا موقع ملا تھا۔ سامعین میں بہت سے سینیٹرز، کانگریس مین، تھِنک ٹینک کے نمائندگان اور دیگر متعدد شعبوں سے تعلق رکھنے والے پڑھے لکھے لوگ بھی شامل تھے۔ میں نے ان کو واضح طور پر کہا تھا کہ انصاف کے تقاضے تبھی پورے ہوسکتے ہیں جب تمام فریق اور تمام لوگوں کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ اگر آپ چھوٹے اور بڑے اور امیر اور غریب ممالک کے مابین تفریق قائم رکھنا چاہتے ہیں اور ویٹو کی طاقت بحال رکھنا چاہتے ہیں تو لازماً اضطراب اور بے چینی پھیلے گی۔ بلکہ ایسی بے چینیاں دنیا میں پہلے سے ہی نظر آنا شروع ہوچکی ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ایک مسلمان جماعت کا رہنما ہونے کی حیثیت سے میرا فرض ہے کہ میں دنیا کی توجہ قیامِ امن کی طرف مبذول کرواؤں۔ میں اسے اپنا فرض سمجھتا ہوں کیونکہ اسلام کا اصل مطلب تو امن اور سلامتی ہی ہے۔ اگر بعض مسلمان ممالک شدت پسندی کے نفرت انگیز کام کرتے ہیں یا ان کاموں کی حمایت کرتے ہیں تو اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہئے کہ اسلامی تعلیمات لڑائی اور فساد کا درس دیتی ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے ابھی قرآن کریم کی ایک آیت کا حوالہ دیا ہے اور اسی آیت میں یہ سبق بھی موجود ہے کہ امن کا قیام کیسے ہوسکتا ہے۔ میں شکر کے متعلق اسلامی تعلیمات کا پہلے ہی ذکر کر چکا ہوں کہ وہ بھی بنی نوع انسان کی توجہ پیار اور اخوّت پھیلانے کی طرف مبذول کرواتی ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزید یہ کہ بانیٔ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیروکاروں کو ہمیشہ 'سلام' کہنے کی تعلیم دی ہے جس کا مطلب ہے کہ ہمیشہ سلامتی کو پھیلاتے رہو۔ ہمیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک اسوہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ تمام غیر مسلموں پر بھی سلامتی بھیجتے خواہ وہ یہودی، عیسائی یا ان کا تعلق کسی بھی مذہب یا عقیدہ سے ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا اسی لئے کرتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تمام لوگ خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں اور خدا تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک نام 'سلام' یعنی سلامتی کا ذریعہ بھی ہے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام بنی نوع انسان کے لئے امن اور سلامتی چاہتے تھے۔

میں نے امن کے حوالہ سے بعض اسلامی تعلیمات کا ذکر کیا ہے لیکن میں واضح کردوں کہ وقت کی کمی کے باعث صرف چند ایک پہلوؤں کا ذکر کرسکا ہوں۔ درحقیقت اسلام ایسے احکام اور تعلیمات سے بھرا پڑا ہے جو تمام لوگوں کے لئے امن اور سلامتی کا درس دیتی ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انصاف کے قیام کے متعلق قرآن کریم کیا فرماتا ہے؟ سورۃ المائدہ کی آیت 9 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو''۔

پس اس آیت میں قرآن کریم نے انصاف کے اعلیٰ ترین معیاروں کی نشاندہی فرمائی ہے۔ یہ حکم ایسے لوگوں کے لئے جو بہیمانہ اور سفاکانہ حرکتیں کرنے کے باوجود اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتے ہیں کسی قسم کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑتا اور نہ ان لوگوں کی تنقید کے لئے کوئی گنجائش چھوڑتا ہے جو اسلام کو شدت پسندی کا اور جبر کا مذہب سمجھتے ہیں یا اس کو ایسا بنا کر پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

قرآن کریم نے عدل وانصاف کے مثالی معیار بیان فرمائے۔ قرآن کریم نے صرف انصاف کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ اس پر اس قدر زور دیا کہ فرمایا:

''اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف۔ خواہ کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی بہترین نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا عدل سے گریز کرو۔ اور اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلوتہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے بہت باخبر ہے۔'' (سورۃ النساء: آیت 136)

پس انصاف کے یہ اصولی معیار ہیں جو دنیا میں معاشرہ کی بنیادی اکائی سے لے کر عالمی سطح تک امن کا قیام کرسکتے ہیں۔ تاریخ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ بانی اسلام رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی تعلیم پر عمل کیا اور اسی پیغام کو آگے دنیا میں پھیلایا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب اس دور میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق جو کہ احمدیہ مسلم جماعت کے بانی بھی تھے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے اس تعلیم کو پھیلایا اور اس کا پرچار کیا اور اپنے پیروکاروں کو بھی امن کا پرچار کرنے کی ہدایت فرمائی۔ آپ علیہ السلام نے اپنے پیروکاروں کو ہدایت فرمائی کہ وہ بنی نوع انسان کی توجہ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی ادائیگی کی طرف مبذول کروائیں۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ تمام لوگوں کو حقوق اللہ اور حقوق العباد پورا کرنے اور انصاف کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی اشد ضرورت پر زور دیتی ہے۔

آخر پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میری دعا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک مذہب اور عقیدہ سے بالا ہو کر ایک دوسرے کے جائز حقوق کی ادائیگی پر توجہ دے تا کہ دنیا امن اور اتحاد کی جنت بن سکے۔ آخر پر میں ایک مرتبہ پھر اس تقریب میں شامل ہونے پر اور میری باتیں سننے پر آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل فرمائے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بج کر پندرہ منٹ پر ختم ہوا۔ جونہی حضور انور کا خطاب ختم ہوا۔ مہمان حضرات کافی دیر تک تالیاں بجاتے رہے۔

اس کے بعد ممبر پارلیمنٹ Hon. Kanwaljit Sing Bukshi نے ڈائس پر آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا۔

ایک دوسرے ممبر پارلیمنٹ Hon. Rajend Prasad بھی ڈائس پر آئے اور اپوزیشن کی طرف سے پارلیمنٹ ہاؤس آنے پر اور نیوزی لینڈ آنے پر حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور خوش آمدید کہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج کی اس تقریب کے میزبان ممبر پارلیمنٹ Hon. Kanwaljit Bukshi صاحب کو ماؤری زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ اور کرسٹل میں منارۃ المسیح تحفہ میں دیا۔ اس پر ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ قرآن کریم کا ترجمہ وہ پارلیمنٹ کی لائبریری میں رکھیں گے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے دوران مہمان حضرات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کرتے رہے۔

بعد ازاں ممبر پارلیمنٹ Kanwaljit Bukshi صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پارلیمنٹ ہاؤس کا وزٹ کروایا۔

نیوزی لینڈ کی نیشنل ممبران پارلیمنٹ کی کل تعداد 120 ہے۔ قبل ازیں پارلیمنٹ میں ایوان بالا، اپر ہاؤس ہوا کرتا تھا لیکن اب حکومتی نظام میں صرف پارلیمنٹ ہی ہے۔ ایوان بالا نہیں ہے۔

ایوان بالا کے ہال میں نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ پارلیمنٹ کے وزٹ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ اس طرح آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیوزی لینڈ کے پارلیمنٹ ہاؤس میں بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازیں پڑھائیں۔ قبل ازیں برٹش پارلیمنٹ اور یورپین پارلیمنٹ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نمازیں پڑھا چکے ہیں۔

اس کے بعد دو بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پارلیمنٹ ہاؤس سے باہر تشریف لائے۔ ممبران پارلیمنٹ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے ساتھ آئے اور گاڑی میں بٹھا کر رخصت ہوئے۔

دو بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

آک لینڈ واپسی

پونے چار بجے ہوٹل سے ایئرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی اور نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ولنگٹن ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایئرپورٹ کے اندر تشریف لے گئے۔

چار بج کر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔ ایئر نیوزی لینڈ کی فلائٹ NZ458 چار بج کر پچاس منٹ پر ولنگٹن سے آک لینڈ کے لئے روانہ ہوئی۔ ایک گھنٹہ کی پرواز کے بعد پانچ بج کر پچاس منٹ پر جہاز آکلینڈ (Auckland) کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا۔

صدر صاحب جماعت نیوزی لینڈ اور مبلغ سلسلہ اور صدر خدام الاحمدیہ نیوزی لینڈ اس سفر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تھے۔

ایئرپورٹ پر نیشنل مجلس عاملہ کے بعض ممبران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ ایئرپورٹ سے روانہ ہو کر ساڑھے چھ بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ ہوٹل Quest تشریف لے آئے۔

ساڑھے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت المقیت تشریف لے جا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

مہمانوں کے تأثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج نیوزی لینڈ پارلیمنٹ میں جو خطاب فرمایا اس نے مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا۔ بعض مہمانوں نے برملا اپنے تاثرات کا اظہار کیا کہ یہی وہ پیغام ہے جس سے آج ساری دنیا کا امن وابستہ ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ حضور انور کا پیغام حقیقت کا روپ دھارے اور یہ پیغام پھیل کر ساری دنیا تک پہنچے۔

چند مہمانوں کے تأثرات درج ذیل ہیں۔

☆ **کنول جیت سنگھ بخشی، ممبر پارلیمنٹ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** یہ ہمارے لئے نہایت ہی اعزاز کی بات ہے کہ عزت مآب حضرت مرزا مسرور احمد ہمارے درمیان نیوزی لینڈ کی پارلیمنٹ میں موجود ہیں اور ہمیں آپ کے پُرحکمت کلمات سننے کا موقعہ ملا ہے۔ میرا جماعت احمدیہ کے ساتھ گزشتہ دس سال سے تعلق ہے اور میرا مشاہدہ ہے کہ اس جماعت کا بڑا مقصد امن اور بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دینا ہے۔

☆ **اسرائیل کے سفیر Yosef Livne بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے کہا:** میرے خیال میں خلیفۃ المسیح نے جو پیغام دیا ہے وہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ یہ پیغام یقیناً ایسا ہے کہ اس کا خیر مقدم کیا جانا چاہئے اور ہر ایک کو اسے قبول کرنا چاہئے۔ جب امن کی بات ہو تو امن کی کون مخالفت کرسکتا ہے؟ میرے خیال میں جو پیغام آپ نے دیا ہے اور جو نقطہ نظر آپ نے پیش فرمایا ہے وہ نہایت اہم ہے۔ اور جس رنگ میں آپ نے تشدد کی مخالفت کی ہے اس میں بھی ہم سب کے لئے بہت اہم نقطہ ہے، جو کہ تشدد کو دیکھ چکے ہیں یا اس کا سامنا کر چکے ہیں۔ میری یہی خواہش ہے کہ آپ کا پیغام حقیقت کا روپ دھارلے۔ یہ جتنا جلدی ہو اسی میں بہتری ہے۔

☆ **ایک مہمان راجن پرساد، ممبر پارلیمنٹ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:** میں عزت مآب حضرت مرزا مسرور احمد کو نیوزی لینڈ کی پارلیمنٹ میں خوش آمدید کہتے ہوئے بہت فخر محسوس کرتا ہوں۔ میں ہمیشہ اس بات سے متاثر رہا ہوں کہ کس پرامن طریق سے احمدی اس ملک کے شہری کی حیثیت سے رہتے ہیں اور اپنے امن کے پیغام پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

☆ **Patric Reilly، نائب ہائی کمشنر یوکے نے کہا کہ:** یہ بہت متاثر کن تھا۔ میں جب یہاں آیا ہوں تو مجھے پورا علم نہیں تھا کہ کیا ہوگا اگرچہ مجھے عزت مآب حضرت مرزا مسرور احمد کے متعلق اور آپ کے پیغام کے متعلق کچھ آگاہی تھی۔ تاہم یہ بہت ہی متاثر کن تجربہ تھا کہ کس طرح مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ یہاں موجود تھے۔ ہمیں جو پیغام سننے کا موقع ملا ہے وہ بہت اہم ہے اور ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ پھیل کر ساری دنیا تک پہنچے۔

....

آج نیوزی لینڈ میں قیام کا آخری دن تھا اور نیوزی لینڈ کے نوروزہ دورے کا اختتام ہو رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیوزی لینڈ کے دورہ کے دوران الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ اور مختلف پروگراموں کو غیر معمولی طور پر بڑے وسیع پیمانہ پر کوریج دی ہے اور یہ کہا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارے ملک میں ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے اسلام کی حقیقی تعلیم اور امن کا پیغام پہنچا ہے اور یہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید کی ہوائیں ہر سُو چل رہی ہیں اور دنیا کے کناروں پر آباد یہ ممالک بھی اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کی ان ہواؤں سے فیضیاب ہو رہے ہیں اور ان ممالک میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی ترقیات ایک نئے انقلابی دور میں داخل ہو رہی ہیں۔

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں اشاعت کا ایک مختصر جائزہ درج ذیل ہے۔

نیوزی لینڈ کے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں ہونے والی کوریج کا مجموعی جائزہ ٹی وی:

1۔ Maori TV- Te Karere خبروں اور حالاتِ حاضرہ کا ایوارڈ یافتہ پروگرام ہے اور ٹی وی وَن پر دکھایا جاتا ہے۔ اس پروگرام میں ماؤری بادشاہ کی طرف سے حضور انور کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب کی کوریج ہوئی۔ یہ پروگرام سارے ملک میں دیکھا جاتا ہے۔

2۔ TV ONE ملک کا پہلے نمبر پر آنے والا خبروں اور حالاتِ حاضرہ کا چینل ہے۔ روزانہ 6 لاکھ 42 ہزار کے قریب اس کے دیکھنے والوں کی تعداد ہے۔ اس میں بھی مسجد بیت المقیت کے افتتاح کے حوالہ سے ایک رپورٹ نشر ہوئی جس میں حضور انور کے انٹرویو کے clips دکھائے گئے۔

ریڈیو:

Radio New Zealand پر ماؤری بادشاہ کی طرف سے حضور انور کے اعزاز میں استقبالیہ کے حوالہ سے خبر نشر ہوئی۔ یہ ریڈیو بھی سارے ملک میں سنا جاتا ہے۔

پرنٹ میڈیا:

درج ذیل اخبارات میں حضور انور کے دورہ کے حوالہ سے اور مسجد کے افتتاح کے حوالہ خبریں شائع ہوئیں؛

☆ **Sunday Star Times:** یہ ملک کا سب سے بڑا اخبار ہے۔ اس کی سرکولیشن 1 لاکھ 60 ہزار 592 ہے جبکہ 5 لاکھ 54 ہزار کی تعداد میں اس کی readership ہے۔

☆ **Manukau Courier:** یہ آکلینڈ کا اخبار ہے۔ 69 ہزار کی تعداد میں شائع ہوتا ہے۔ جبکہ 1 لاکھ 54 ہزار اس کی readership ہے۔

☆ **Waikato Times:** Hamilton اور Waikatu ریجن کا اخبار ہے۔ 40 ہزار کی تعداد میں شائع ہوتا ہے۔ جبکہ 96 ہزار اس کی readership ہے۔

آن لائن میڈیا:

☆ ایک ویب سائٹ Scoop پر حضور انور کی نیوزی لینڈ آمد کے حوالہ سے خبر دی گئی۔ خبروں کے حوالہ سے یہ ملک کی مشہور ترین ویب سائٹ ہے اور ماہانہ ساڑھے 4 لاکھ کے قریب لوگ اس ویب سائٹ کو وزٹ کرتے ہیں۔

☆ نیوزی لینڈ کی ایک اور ایوارڈ یافتہ مشہور ویب سائٹ Stuff میں بھی مسجد کے افتتاح کے حوالہ سے خبر شائع ہوئی۔ سینکڑوں کی تعداد میں جرنلسٹ اس ویب سائٹ کے لئے کام کرتے ہیں۔

☆ اس کے علاوہ Twitter پر بھی نیوزی لینڈ کی تقریبات کی کوریج دی گئی۔

....

☆ **نیوزی لینڈ کے مشہور ترین اخبار Sunday Star Times نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی تصویر کے ساتھ درج ذیل خبر شائع کی:**

ایک بزرگ نے قرآن کا ترجمہ کرنے کے لئے Te Reo سیکھی

اسلام کی مقدس کتاب، قرآن کا ماؤری زبان میں ایک 81 سالہ پاکستانی physicist نے ترجمہ کیا۔ مترجم شکیل احمد منیر نے اس ترجمہ کی launch پر کہا کہ انہیں ماؤری زبان سیکھنے میں چھ سال کا عرصہ لگا۔ یہ کافی مشکل تھا، مگر میں نے ہار نہیں مانی۔

Te Reo میں قرآن کو Kur'anu Tapu کہا گیا ہے۔

منیر نے کہا کہ اسے ماؤری زبان میں جمع کے صیغے سمجھنے میں کافی دیر لگی اور یہ بھی کہا کہ اس کی عمر بھی ایک بڑی رکاوٹ تھی۔

کافی لوگ قرآن کا ترجمہ کرنے کے مخالف ہیں کیونکہ اس کی اصل زبان عربی ہے، جس میں یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کیا گیا تھا۔

اس ترجمہ سمیت قرآنِ کریم کے دیگر ترجمے Samoan اور Fijian زبان میں احمدیہ مسلم جماعت نے کئے ہیں، جو کہ انڈیا سے جنم لینے والی ایک جماعت ہے اور اس پر کافی مظالم ڈھائے جاتے ہیں۔

عربی متن کے ساتھ ساتھ ماؤری زبان میں ترجمہ تحریر کیا گیا ہے۔

احمدیوں کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد نے ماؤری کنگ Tuheitia Paki کے ساتھ ترجمہ کو launch کیا۔

خلیفہ نے Sunday Star-Times سے بات کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں کا یہ اعتقاد کہ قرآنِ کریم عربی زبان میں ہی رہنا چاہئے، یہ غلط تصور ہے۔ یہ سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

خلیفہ نے امید کا اظہار کیا کہ اب چونکہ ماؤری زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے، اس لئے اب مزید ماؤری احمدی ہوں گے۔ 73 زبانوں میں ترجمہ کرنے کی وجہ یہ بھی ہے کہ ہر کوئی عربی زبان نہیں جانتا۔

خلیفہ نے فرمایا: اس میں کوئی گناہ کی بات نہیں ہے۔ لوگوں کا یہ حق ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کا کلام ان کی اپنی زبان میں پہنچے جو کہ وہ سمجھ سکتے ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کے لئے پیغام لے کر آئے تھے۔ ہر ایک کا حق ہے کہ اسے یہ پیغام پہنچے۔

خلیفہ نے فرمایا کہ قرآن نے جہاد اور holy war کی تعلیم نہیں دی۔ انتہا پسند مسلمان قرآن کی تعلیمات سے دور ہٹے ہوئے ہیں۔ قرآن صرف یہ کہتا ہے کہ مومنوں کو اس صورت میں دفاع کی اجازت ہے جب ان پر حملہ کیا جائے۔ یہی بات ہر مذہب کے لئے سچ ہے۔ اگر ہم اسلام کا دفاع کر رہے ہیں تو ہم تمام مذاہب کا بھی دفاع کرتے ہیں۔

احمدیوں کے بانی حضرت مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اسلام کی اس بگڑی ہوئی تعلیم اور ان روایات کی اصلاح کرنے آئے تھے جن کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی تعلیم سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہے۔

....

☆ **نیوزی لینڈ کے ایک اور مقامی اخبار Waikato Times نے درج ذیل خبر شائع کی:**

احمدیہ مسلم جماعت کے روحانی سربراہ مرزا مسرور احمد قرآنِ کریم کے ماؤری ترجمہ کی launch پر نیوزی لینڈ تشریف لائے۔ انہیں ماؤری مرکز میں 50 دیگر متبعین کے ساتھ خوش آمدید کہا گیا۔

احمدیہ جماعت کا قیام 1889ء میں کیا گیا تھا۔ دیگر مسلمان فرقوں میں انہیں اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا کیونکہ ان کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ نیوزی لینڈ میں 400 کی تعداد میں احمدی بستے ہیں اور ان کا دعویٰ ہے کہ یہ دنیا میں کروڑوں کی تعداد میں ہیں۔

اس قرآنِ کریم کے ترجمہ کی باقاعدہ launch مسجد آکلینڈ سے ہوگی تاہم اس کا کچھ متن اور ماؤری ترجمہ Waikato میں ہونے والی تقریب میں پڑھ کر سنایا گیا۔

دو سال قبل اسلام قبول کرنے والے ایک شخص ابوبکر نے کہا کہ اس کے گھر ولادت متوقع ہے لیکن وہ اس تقریب میں شامل ہے۔ ماؤری کی جانب سے احمدیوں کے سربراہ کے استقبال میں یہ تقریب بہت اہم ہے۔ یہ میرے لئے بہت اہم تھی۔ جب میں نے پہلی مرتبہ اس ترجمہ کو پڑھا تو مجھے محسوس ہوا کہ قرآنِ کریم کے الفاظ عربی میں بہت خوبصورت تھے، انگریزی میں بھی خوبصورت تھے، لیکن ہماری زبان میں بہت ہی خوبصورت ہیں۔ اس ترجمہ کو مکمل کرنے میں 25 سال لگے ہیں۔

Eru Thompson جس نے اس ترجمہ پر کام کیا ہے، کہا کہ یہ ترجمہ ماؤری اور اسلام کے درمیان دوری کو ختم کرے گا۔ یہ ترجمہ ہفتہ کو ماؤری کنگ کو پیش کیا جائے گا۔ اس کی باقاعدہ launch مسجد کے افتتاح کے ساتھ ہی ہوگی۔

Waikato کے نمائندہ نے کہا کہ مارائے میں سب مذاہب کو یکساں اہمیت دی جاتی ہے۔

....

نیوزی لینڈ کی نیشنل نیوز ویب سائٹ پر خبر

☆ Stuff.co.nz نیوزی لینڈ کی نیشنل نیوز ویب سائٹ ہے۔ اس پر مختلف اخبارات کی خبریں شائع ہوتی ہیں۔ 30 اکتوبر 2013ء کو اس ویب سائٹ پر Waikato Times جو کہ ہملٹن اور Waikato ریجن کا روزنامہ اخبار ہے، کی خبر نشر ہوئی۔

☆ ریڈیو نیوزی لینڈ پر بھی اس حوالہ سے خبر نشر ہوئی۔ یہ نیوزی لینڈ کا غیر کمرشل ریڈیو نیٹ ورک ہے۔ اس پر خبریں، ثقافت، فنون اور موسیقی پیش کی جاتی ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے دورہ کی رپورٹ اس ریڈیو کے اہم پروگرام Check Point میں پیش کی گئی جو کہ peak drive time میں نشر ہوتا ہے۔ ریڈیو نے درج ذیل خبر نشر کی:

عالمگیر جماعت احمدیہ، جسے بعض ممالک میں مظالم کا نشانہ بنایا جاتا ہے، کے روحانی سربراہ کا Turanga-waewae مارائے میں منگل کو استقبال کیا گیا۔

احمدیہ مسلم جماعت کا 1889ء میں قیام عمل میں آیا۔ دنیا بھر میں ان کے کروڑوں ممبر ہیں اور نیوزی لینڈ میں 400 ممبران ہیں۔ ان کے خلیفہ خامس نیوزی لینڈ میں احمدیوں کی پہلی مسجد کا آکلینڈ میں افتتاح کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ عزت مآب نے قرآنِ کریم کا ماؤری زبان میں ترجمہ ماؤری کنگ Tuheitia کو پیش کیا۔ اس ترجمہ کو مکمل ہونے میں 25 سال لگے ہیں۔

....

☆ **نیوزی لینڈ کی ایک اور مشہور ویب سائٹ Scoop.co.nz نے بھی پریس ریلیز شائع کی:**

یہ نیشنل نیوز کی ویب سائٹ ہے اور خبروں کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ ہر ماہ اس ویب سائٹ کو قریباً 4 لاکھ 50 ہزار لوگ وزٹ کرتے ہیں۔ اس ویب سائٹ پر مورخہ 30 اکتوبر کو جماعت نیوزی لینڈ کی طرف سے جاری کردہ درج ذیل پریس ریلیز شائع ہوئی۔

مسلمان رہنما کی نیوزی لینڈ آمد

دنیا بھر میں بسنے والے دس کروڑ سے زائد احمدیوں کے عالمی روحانی سربراہ نیوزی لینڈ تشریف لا چکے ہیں۔

احمدیہ مسلم جماعت کے عالمی سربراہ مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس کا کِنگ Tuheitia نے Turangawaewae مارائے میں 100 دیگر مقامی احمدی احباب کے ساتھ استقبال کیا۔ اس موقع پر ماؤری افراد کے لئے کیا گیا قرآنِ کریم کا ترجمہ بھی کِنگ کو پیش کیا گیا۔

احمدیہ مسلم جماعت اس ترجمہ پر بیس سال سے زائد عرصہ سے کام کر رہی تھی۔ اس کا پہلا حصہ جو کہ 16 پاروں کے ترجمہ پر مشتمل تھا ایک کتاب کی صورت میں نیوزی لینڈ کے افراد کے لئے 2010ء میں شائع کیا گیا تھا۔

حضور انور اپنے دورہ کے دوران نیوزی لینڈ کی بڑی مساجد میں سے ایک کا افتتاح فرمائیں گے۔ Manukau آکلینڈ میں تعمیر ہونے والی اس احمدیہ مسجد کا افتتاح یکم نومبر بروز جمعۃ المبارک کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ نیوزی لینڈ جماعت کے جلسہ سالانہ کا بھی افتتاح ہو گا، جس میں نیوزی لینڈ کے باہر سے 300 مہمانوں کی آمد متوقع ہے۔ نومبر کے وسط میں یہ مسجد عوام کے لئے بھی کھول دی جائے گی۔

یہ مسجد 2.1 ہیکٹر اراضی پر تعمیر کی گئی ہے اور اس میں 600 نمازیوں کے نماز ادا کرنے کی گنجائش ہے۔

محمد اقبال، صدر جماعت نیوزی لینڈ نے کہا کہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کا نیوزی لینڈ تشریف لانا ہمارے لئے بڑی سعادت کی بات ہے۔ حضورِ انور ایک اہم بااثر عالمی شخصیت ہیں، جنہوں نے حال ہی میں یورپین پارلیمنٹ، کیپٹل ہل اور کینیڈا حکومت سے خطابات کئے ہیں۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی Syrian تنازعہ پر بڑی گہری نظر ہے اور آپ اس سلسلہ میں مضبوط رائے رکھتے ہیں۔

پاکستان میں agricultural economics میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد آپ نے اپنی زندگی جماعت کے لئے وقف کر دی۔ 1977ء سے 1985ء تک گھانا میں خدمات پیش کیں، جس کے بعد آپ پاکستان واپس چلے گئے۔ گھانا میں قیام کے دوران آپ سماجی، تعلیمی اور زرعی ترقیاتی منصوبوں پر کام کرتے رہے۔ گھانا کی تاریخ میں میں پہلی مرتبہ گندم کی کامیاب کاشت کا سہرا بھی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے سَر ہے۔

دہشت گردی کے متعلق حضورِ انور کا اعتقاد ہے کہ ہر حال میں امن قائم ہونا چاہئے۔ احمدیہ جماعت پاکستان، انڈونیشیا اور بعض دیگر ممالک میں ظلم کا نشانہ بنتی ہے، لیکن حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہی ارشاد ہے کہ امن کی خاطر سب کچھ برداشت کیا جائے۔

احمدیہ مسلم جماعت تیزی سے ترقی کرتی ہوئی ایک اسلامی اصلاحی جماعت ہے۔ اس کی بنیاد 1889ء میں انڈیا میں (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے رکھی اور اب یہ 200 ممالک میں کروڑوں کی تعداد میں ہے۔

....

☆ **علاوہ ازیں ایک اور اخبار Manukau Courier ہے۔ یہ آکلینڈ کا مقامی اخبار ہے اور اس کی سرکولیشن 68,814 ہے۔ اس اخبار کو پڑھنے والوں کی تعداد ایک لاکھ 54 ہزار ہے۔ اس اخبار نے خبر دیتے ہوئے لکھا:**

محمد اقبال اور شفیق الرحمان نیوزی لینڈ میں جماعت کی پہلی مسجد کے افتتاح پر بے حد خوش ہیں۔ حضرت مرزا مسرور احمد جو کہ احمدیہ مسلم جماعت کے عالمی سربراہ ہیں، آج مسجد کا افتتاح کریں گے۔

نیوزی لینڈ کی سب سے بڑی مسجد کی افتتاحی تقریب دنیا بھر میں کروڑوں مسلمانوں کے لئے براہِ راست نشر کی جائے گی۔ احمدیہ مسلم جماعت کے سربراہ مسجد کے افتتاح کے بعد جمعہ پڑھائیں گے۔

احمدیہ جماعت نیوزی لینڈ کے مبلغ شفیق الرحمان نے کہا کہ حضورِ انور جہاں بھی خطبہ جمعہ ارشاد فرمائیں، یہ خطبہ براہِ راست ساری دنیا میں نشر کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیوزی لینڈ میں بسنے والے 400 احمدی آج اس مسجد کے افتتاح پر بہت شکر گزار ہیں، کیونکہ دیگر علاقوں میں ان پر مظالم ڈھائے جاتے ہیں۔ ہم یہاں کی آزادی کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ پاکستان میں ہمیں غیر مسلم کہا گیا ہے، ہمیں اسلامی الفاظ استعمال کرنے کی اجازت نہیں، سینکڑوں شہید کئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ احمدیہ (جماعت) حقیقی اسلام کی تعلیمات پیش کرتی ہے۔ اسلام امن ہے۔ ہم غلط فہمیاں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم ہر قسم کی دہشتگردی کی مذمت کرتے ہیں۔

محمد اقبال صدر جماعت نیوزی لینڈ نے کہا کہ جماعت کے 25 سال پورے ہونے پر اس مسجد کا افتتاح ہمارے لئے بڑی خوشی کی بات ہے۔ یہ ہمارے لئے پہلی باقاعدہ مسجد ہے۔ یہ نیوزی لینڈ کے احمدیوں کے چندوں سے تعمیر ہوئی ہے۔ لوگوں نے بڑی مالی قربانیاں پیش کی ہیں۔ آج کی تقریب اس لئے بھی اہم ہے کہ آج قرآنِ کریم کے ماؤری ترجمہ کی launch کی جائے گی۔ محمد اقبال نے کہا کہ اس ترجمہ پر 25 سال لگے ہیں۔ اس کا ایک حصہ 2010ء میں شائع کیا گیا تھا۔

....

05 / نومبر بروز منگل 2013ء

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا پانچ بجے مسجد بیت المقیت میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ آج صبح نیوزی لینڈ سے جاپان کے لئے روانگی تھی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام احباب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیامگاہ ہوٹل Quest تشریف لے گئے۔

نیوزی لینڈ سے جاپان کے لئے روانگی

صبح ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے آک لینڈ (Auckland) کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ آٹھ بج کر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور کی آمد سے قبل احباب جماعت مرد و خواتین اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے ایئرپورٹ پر جمع ہو چکے تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے سب کو السلام علیکم کہا۔ اس موقع پر نیشنل صدر جماعت نیوزی لینڈ محمد اقبال صاحب اور مبلغ سلسلہ نیوزی لینڈ شفیق الرحمٰن صاحب نے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

بعد ازاں ایئرپورٹ پر پروٹوکول آفیسر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور کی آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور بورڈنگ کارڈ کے حصول کی کارروائی مکمل ہو چکی تھی۔ پروٹوکول آفیسر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ایئرپورٹ کے اندر لے گئیں اور خصوصی امیگریشن کی کارروائی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔

سپیشل لاؤنج میں کچھ وقت قیام کے بعد نو بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔ پروٹوکول آفیسر حضور انور کو جہاز کے گیٹ تک چھوڑنے آئیں۔

نو بج کر چالیس منٹ پر نیوزی لینڈ ایئرلائن کی پرواز NZ99 آک لینڈ سے ٹوکیو (جاپان) کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ Narita کے لئے روانہ ہوئی۔

ٹوکیو میں ورود مسعود

قریباً گیارہ گھنٹے بیس منٹ کی مسلسل پرواز کے بعد جاپان کے مقامی وقت کے مطابق پانچ بجے سہ پہر جہاز جاپان کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ Narita ٹوکیو پر اترا۔ جاپان کا وقت نیوزی لینڈ کے وقت سے چار گھنٹے پیچھے ہے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز سے باہر تشریف لائے تو وزارت خارجہ کے پروٹوکول آفیسرز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کا استقبال کیا اور حضور انور کو جہاز کے دروازہ سے لے کر بغیر کسی جگہ رُکے ایئرپورٹ سے باہر گاڑی تک لے آئے۔ جہاں پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق نیشنل صدر و مبلغ انچارج جاپان اور مجلس عاملہ کے بعض ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر ایک بچے عزیزم فرزان احمد نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے اور عزیزہ عائزہ احمد نے حضرت بیگم صاحبہ مدّظلّہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

ٹوکیو (Tokyo) میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیام کا انتظام ہوٹل Ana Intercontinental میں کیا گیا تھا۔

ایئرپورٹ سے روانہ ہو کر ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل تشریف آوری ہوئی جہاں احباب جماعت جاپان مرد و خواتین اور بچوں بچیوں نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔

صدر لجنہ اماء اللہ جاپان فوزیہ طلعت ڈار صاحبہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلّہا العالی کو خوش آمدید کہا۔

ایک بچے عزیزم مولا بخش نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا اور ایک بچی عزیزہ عائلہ فیضی نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلّہا العالی کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کا انتظام ہوٹل میں ہی ایک ہال حاصل کر کے کیا گیا تھا۔ ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ہال میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے خواتین کے حصہ کی طرف تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور بچیوں نے گروپ کی صورت میں دعائیہ نظمیں پیش کیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

......☆☆☆......

جاپان چار بڑے جزیروں Hokkaido، Honshio، Shikoku اور Kushu اور دیگر ہزاروں چھوٹے چھوٹے جزائر پر مشتمل ملک ہے۔ جاپان کی کُل لمبائی 2360 میل ہے اور اس کا رقبہ تین لاکھ 77 ہزار مربع کلومیٹر ہے۔ جاپان کو پہاڑوں کی سرزمین بھی کہا جاتا ہے۔ جاپان کی زمین کا تقریباً 67 فیصد حصہ پہاڑی علاقہ ہے اور صرف 33 فیصد حصہ ہموار زمین ہے۔ چونکہ بے شمار پہاڑی سلسلوں نے رہائشی جگہوں کو محدود کر رکھا ہے اس لئے ہموار زمین پر اپنی کثیر آبادی کی وجہ سے جاپان دنیا کا گنجان ترین ملک ہے۔ صرف دارالحکومت ٹوکیو کی آبادی ہی اب ڈیڑھ کروڑ تک پہنچ رہی ہے۔ ٹوکیو اور دوسرے بڑے شہروں میں اتنی زیادہ آبادی کو نہایت منظّم اور مربوط انداز میں رہائش کی سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔ جگہ کی کمی کی وجہ سے ٹوکیو میں زیرزمین ریلوے کا نظام ہے۔ بعض جگہ تین تین منازل پر مشتمل ریلوے لائنیں بچھی ہوئی ہیں۔ اسی طرح زمین کے اوپر تین تین منازل پر مشتمل سڑکوں کا نظام ہے۔ سارے شہر کے اندر جگہ جگہ میل ہا میل لمبے پُل بنا کر، تین تین منازل پر مشتمل سڑکیں بنائی گئی ہیں تا کہ ٹریفک سہولت کے ساتھ رواں دواں رہے۔

جاپان میں زلزلے کثرت سے آتے ہیں اس وجہ سے جاپان آتش فشاں پہاڑوں اور زلزلوں کی زمین بھی کہلاتا ہے۔

جاپان میں احمدیہ مشن کے قیام کی مختصر تاریخ

جاپان میں احمدیہ مشن کا قیام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مبارک دَور میں 1935ء میں عمل میں آیا جب مکرم صوفی عبدالقدیر صاحب پہلے مبلغ کی حیثیت میں 4 جون 1935ء کو جاپان پہنچے اور پھر قریباً دو سال بعد 10 جنوری 1937ء کو مکرم مولوی عبدالغفور ناصر صاحب دوسرے مبلغ کی حیثیت سے جاپان تشریف لے گئے اور وہاں احمدیت کا پیغام پہنچانے کا سلسلہ جاری رہا۔ آپ 1941ء میں واپس قادیان تشریف لے آئے۔ پھر جنگ عظیم دوم کے بعد 8 ستمبر 1969ء کو مکرم میجر عبدالحمید صاحب بطور مبلغ جاپان پہنچے اور پھر اس کے بعد وقفہ وقفہ سے مختلف مبلغین جاپان جاتے رہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جاپان میں ٹوکیو (Tokyo) اور ناگویا (Nagoya) شہروں میں جماعتیں قائم ہیں اور دونوں جگہ جماعت کے سنٹرز ہیں۔ بعض جاپانی احباب اور خواتین کو بھی اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن بدن اپنے ایمان میں مضبوط اور مستحکم ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ کی مبلغ کو نصائح

جب دوسرے مبلغ مولوی عبدالغفور ناصر صاحب جاپان روانہ ہونے لگے تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے 10 جنوری 1937 کو آپ کو درج ذیل قیمتی نصائح سے نوازاتے ہوئے جاپان روانہ فرمایا۔

1۔ سب سے پہلے آپ کو یاد رکھنا چاہئے کہ آپ تحریک جدید کے ماتحت جا رہے ہیں جس کے مبلغوں کا اقرار یہ ہے کہ وہ ہر تنگی، ترشی برداشت کر کے خدمتِ اسلام کا کام کریں گے اور تنخواہ دار کارکن نہیں ہوں گے بلکہ کوشش کریں گے کہ جلد سے جلد خود کما کر اسلام کی خدمت کرنے کے قابل ہوں۔ اس وقت جو وہاں ہیں وہ تحریک جدید کے مبلغ نہیں بلکہ ان کو عارضی طور پر دعوۃ وتبلیغ سے لیا گیا ہے اس لئے اس بارہ میں آپ کا معاملہ ان سے مختلف ہے۔ آپ کے لئے سردست ایک گزارہ کا انتظام کیا جائے گا جیسا کہ چین، سپین، ہنگری وغیرہ کے مبلغوں کا انتظام کیا جاتا ہے لیکن آپ کو کوشش کرنی چاہئے اور ہم بھی کوشش کریں گے کہ آپ وہاں سے اپنے گزارہ کے مطابق خود رقم پیدا کر سکیں اور اس کا آسان طریق یہ ہے کہ جاپان اور ہندوستان میں تحریک جدید کی معرفت کوئی تجارتی سلسلہ قائم کیا جائے مگر اس سے بھی پہلے آپ کو جاپانی زبان سیکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپ کے سامنے ہنگری اور سپین کے مبلغوں کا شاندار کام رہنا چاہئے جنہوں نے آپ کی نسبت زیادہ مشکلات میں اور ان ممالک کے لحاظ سے کم خرچ پر وہاں نہایت اعلیٰ کام کیا ہے اور اعلیٰ طبقہ میں احمدیت پھیلائی ہے۔

2۔ آپ کو اللہ تعالیٰ پر توکل رکھنا چاہئے جس سے سب نصرت آتی ہے اور قرآن کا مطالعہ اور اس کے مضامین کے غور پر مداومت اختیار کرنی چاہئے۔ اسی طرح کتب سلسلہ اور اخبارات سلسلہ کا مطالعہ کرتے رہنا چاہئے۔

3۔ باہر جانے والوں کو اپنا کام دکھانے کیلئے بعض دفعہ تصنع کی طرف رغبت ہو جاتی ہے اس سے بچنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہمیشہ مدنظر رہے۔

4۔ نیک عمل نیک قول سے بہتر ہے اور عملی تبلیغ قولی تبلیغ سے بہتر ہے اور نیک ارادہ ان دونوں امور میں انسان کا ممدّ ہوتا ہے۔

5۔ نماز کی پابندی اور جہاں تک ہو سکے باجماعت اور تہجد جب بھی میسر ہو انسان کے ایمان اور اس کے عمل کو قوی کرتے ہیں۔

6۔ اللہ نور السمٰوات والارض ہے۔ پس محبت الٰہی کو سب کامیابیوں کی کلید سمجھنا چاہئے جو خدا تعالیٰ سے والہانہ محبت رکھتا ہے وہ کبھی ہلاک نہیں ہوتا مگر خیالی محبت نفع نہیں دیتی۔ محبت وہی ہے جو دل کو پکڑے۔

7۔ اسلام کیلئے ترقی مقدر ہے۔ اگر ہم اس میں کامیاب نہیں ہوتے تو یہ ہمارا قصور ہے۔ یہ کہنا کہ یہاں کے لوگ ایسے ویسے ہیں صرف نفس کو دھوکا دینا ہوتا ہے۔

8۔ تبلیغ میں سادگی ہو۔ اسلام ایک سادہ مذہب ہے خواہ مخواہ فلسفوں میں نہیں اُلجھنا چاہئے۔

9۔ ضروری نہیں کہ جو ہنسے وہ حق پر یا عقلمند ہو۔ بہت باتیں جن پر ہنسا جاتا ہے بعد میں سننے والے کے دل کو مسخر کر لیتی ہیں۔ پس جدید علم کے ماہروں کے تمسخر پر گھبرانا نہیں چاہئے اور نہ ہر بات کو اس لئے رد کر دینا چاہئے کہ ہمارے آباء نے ایسا نہیں لکھا۔ سچائی کے ضامن آباء نہیں قرآن کریم ہے۔ پس ہر امر کو قرآن پر عرض کریں۔

10۔ غریبوں کی خدمت اور رفاہ عام کے کاموں کی طرف توجہ مومن کے فرائض میں داخل ہے۔

11۔ دعا ایک ہتھیار ہے جس سے غافل نہیں رہنا چاہئے۔ سپاہی بغیر ہتھیار کے کامیاب نہیں ہو سکتا۔

12۔ مبلغ سلسلہ کا نمائندہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس ملک کے سب حالات سے سلسلہ کو واقف رکھنا چاہئے خواہ تمدنی ہوں، علمی ہوں، سیاسی ہوں، مذہبی ہوں۔

13۔ جس ملک میں جائے وہاں کے حالات کا گہرا مطالعہ کرے اور لوگوں کے اخلاق اور طبائع سے واقفیت بہم پہنچائے۔ یہ تبلیغ میں کامیابی کیلئے ضروری ہے۔

14۔ رپورٹ باقاعدہ بھجوانا خود کام کا حصہ ہے۔ جو شخص اس میں سستی کرتا ہے وہ درحقیقت کام ہی نہیں کرتا۔

15۔ نظام کی پابندی اور احکام کی فرمانبرداری اور خطاب میں آداب اسلام کا حصہ ہے اور ان کو بھولنا اسلام کو بھولنا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور سفر میں کامیاب کرے۔ خیریت سے جائیں اور خیریت سے آئیں اور خدا تعالیٰ کو خوش کر دیں"۔

(تاریخ احمدیت جلد ہشتم صفحہ 220-219)

یہ نصائح ہم سب مبلغین، مربیان، معلمین اور واقفین زندگی کیلئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

....

06 / نومبر بروز بدھ 2013ء

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پانچ بج کر پندرہ منٹ پر ہوٹل کے نمازوں کے لئے مخصوص ہال میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ ناگویا اور ٹوکیو کی جماعتوں کے احباب نے حضور انور کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ احباب اپنے گھروں سے نماز کی ادائیگی کے لئے پہنچے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

ٹوکیو سے ناگویا کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق ٹوکیو سے بذریعہ کار ناگویا (Nagoya) کے لئے روانگی تھی۔ ٹوکیو سے ناگویا کا فاصلہ قریباً 350 کلومیٹر ہے۔ صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد ناگویا کے لئے روانگی ہوئی۔

ٹوکیو کے علاوہ جاپان کے بڑے شہروں میں اوساکا، کیوٹو، یوکوہاما اور ناگویا شامل ہیں۔ ناگویا جاپان کا تیسرا بڑا

شہر ہے۔ ٹوکیو سے ناگویا تک کا سارا راستہ ہی بڑا خوبصورت اور سرسبز وشاداب پہاڑوں اور وادیوں پر مشتمل ہے۔ سڑک کے دونوں جانب تاحدّ نظر خوبصورت پہاڑی سلسلے ہیں اور ان پہاڑوں پر ہر طرف سبزہ ہی سبزہ ہے۔

جاپان کا سب سے مشہور پہاڑ Mt. Fuji بھی اسی راستہ پر آتا ہے۔ یہ پہاڑ 3776 میٹر بلند ہے اور اس کی چوٹی برف سے ڈھکی رہتی ہے۔ اس آتش فشاں پہاڑ کی چوٹی پر 800 میٹر چوڑا اور 200 میٹر گہرا گڑھا ہے۔ یہ پہاڑ اب تک 13 دفعہ پھٹ چکا ہے۔ جاپان میں قریباً 80 آتش فشاں پہاڑ ہیں اور سات آتش فشاں Belts جاپان کے نیچے سے گزرتی ہیں۔

ٹوکیو سے روانہ ہونے کے بعد قریباً ساڑھے بارہ بجے Fuji شہر کے علاقہ Hakone کے ایک ہوٹل Lala Gotenba پہنچے۔ جہاں ہوٹل کے مالک نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ یہ ہوٹل Fuji پہاڑ کے دامن میں واقع ہے۔ اس ہوٹل کی بالکونی سے، سامنے فیوجی پہاڑ اور اس کی برفانی چوٹی کا نظارہ کیا جاسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اس ہوٹل کی بالکونی میں تشریف لے آئے اور اس بلند و بالا پہاڑ کا نظارہ کیا اور مختلف زاویوں سے اس کی تصاویر اور ویڈیو بنائی۔ اس پہاڑ کی چوٹی سارا سال بادلوں میں گھری رہتی ہے لیکن آج غیر معمولی طور پر مطلع بالکل صاف تھا اور دھوپ نکلی ہوئی تھی۔

اس ہوٹل کے ایک ہال میں پہلے سے ہی نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد اسی ہوٹل میں دوپہر کا کھانا کھایا گیا۔ بعدازاں پروگرام کے مطابق اڑہائی بجے یہاں سے آگے روانگی ہوئی۔ قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد Hakone کے علاقہ میں ایک خوبصورت جھیل Ashinoko کے کنارے پہنچے۔ یہ جھیل قریباً چاروں اطراف سے پہاڑوں کے درمیان گھری ہوئی ہے اور پہاڑ بھی گھنے درختوں اور سبزہ سے اَٹے ہوئے ہیں۔ اس جھیل کا نظارہ بڑا خوبصورت ہے۔ یہاں کچھ دیر قیام کے بعد آگے ناگویا کی طرف سفر جاری رہا۔

ناگویا میں ورودِ مسعود اور والہانہ استقبال

ناگویا (Nagoya) میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور وفد کی رہائش کا انتظام ہوٹل Mielparque Nagoya میں کیا گیا تھا۔

سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہوٹل Mielparque تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور کی آمد سے قبل ہی ممبر پارلیمنٹ Hon. Miyake Isao حضور انور کے استقبال کے لئے ہوٹل پہنچے ہوئے تھے۔ چنانچہ موصوف نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ ہوٹل کی انتظامیہ نے بھی اپنی مین انٹرنس پر لابی میں حضور انور کی تصویر کے ساتھ ایک بڑا پوسٹر آویزاں کیا ہوا تھا جس پر لکھا ہوا تھا Welcome to Japan۔ ہوٹل کے مینجر نے اپنے عملہ کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا اور حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے اور مخصوص جاپانی انداز میں جُھک کر حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

حضور انور نے ممبر پارلیمنٹ سے گفتگو فرمائی اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ عزیزم افروز احمد نے حضور انور کی خدمت میں اور عزیزہ عدینہ ظفر نے حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں پھول پیش کئے۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق یہاں سے آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احمدیہ مشن ہاؤس ناگویا کے لئے روانہ ہوئے جو اس ہوٹل سے قریباً بیس منٹ کی مسافت پر واقع ہے۔

آٹھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مشن ہاؤس تشریف آوری ہوئی۔ جہاں احباب جماعت مرد و خواتین نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا اور بچیوں نے گروپ کی صورت میں خیر مقدمی گیت پیش کیا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور مشن ہاؤس کے اندر تشریف لے گئے۔

مشن ہاؤس کے احاطہ میں مارکی لگا کر نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور نے مارکی میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جب مشن ہاؤس سے باہر تشریف لائے تو ایک پرنٹنگ پریس کے مالک Hiroshi Ueno صاحب گاڑی کے پاس حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔ موصوف کے پرنٹنگ پریس سے جماعت اپنا لٹریچر طبع کرواتی ہے۔ موصوف حضور انور کے خطابات کا جاپانی ترجمہ ازخود اشاعت سے قبل چیک کرتے ہیں اور بعض ٹائپنگ کی اغلاط کی نشاندہی بھی کرتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جب بھی وہ جماعت کا کام لیتے ہیں ان کی آمد اور دیگر کام میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے۔ موصوف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شخصیت اور خیالات سے بہت متاثر ہیں۔ اسی لئے وہ آج حضور انور سے ملنے کے لئے آئے تھے۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کیا اور اپنے مخصوص انداز میں عقیدت سے جھک کر سلام کیا۔

حضور انور نے ان سے گفتگو فرمائی اور ان کا شکریہ ادا کیا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ یہاں سے روانہ ہو کر نو بج کر دس منٹ پر ہوٹل تشریف لے آئے۔

......☆☆☆......

ناگویا کا پہلا مشن ہاؤس

ناگویا میں جماعت کا یہ پہلا مشن ہاؤس علاقہ Meitu-KU میں واقع ہے۔ مشن ہاؤس کی یہ عمارت 11 ستمبر 1981ء کو خریدی گئی اور اس طرح جاپان میں جماعت کے مستقل دارالتبلیغ کا قیام عمل میں آیا اور اُس وقت کے اخبار The Japan Times نے اس کے قیام کی خبر شائع کی۔ یہ مشن ہاؤس دو منزلہ ہے۔ اوپر کا حصہ رہائشی ہے۔ اوپر کا ایک کمرہ بوقت ضرورت لجنہ کے پروگراموں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور نیچے کے حصہ میں دفتر، لائبریری اور نماز پڑھنے کے لئے محدود جگہ ہے۔ آج مشن ہاؤس کی عمارت پر چراغاں کیا گیا تھا اور مشن ہاؤس کی یہ عمارت رنگ برنگی روشنیوں سے جگمگا رہی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاپان آمد سے قریباً دس دن قبل جاپان کی دوسری بڑی نیشنل اخبار "Asahi" نے اپنی 26 اکتوبر 2013ء کی اشاعت میں درج ذیل عنوان کے ساتھ خبر شائع کی۔

’اسلامی راہنما کی جاپان آمد اور استقبالیہ تقریب‘

مسلمانوں کے فرقہ ’جماعت احمدیہ‘ جن کا مرکز لندن میں واقع ہے کے سربراہ اور پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب جن کی عمر 63 سال ہے۔ مورخہ 9 نومبر کو چھ بجے شام Mielparque Hotel ناگویا میں ایک استقبالیہ تقریب سے خطاب فرما رہے ہیں۔ تقریب کے بعد عشائیہ کا پروگرام ہے۔ خلیفۃ المسیح کے خطاب کا رواں جاپانی ترجمہ بھی نشر کیا جائے گا۔ ”مذہبی جنگوں کا زمانہ ختم ہوگیا“۔ اس بارہ میں آپ اپنی جماعت کی پُرامن تعلیمات اور حقیقی اسلامی تعلیم پیش فرمائیں گے۔

ناگویا میں جماعت کے مرکزی آفس سے انیس احمد ندیم مبلغ انچارج کے بیان کے مطابق جاپان میں احمدیوں کی تعداد چند سو ہے اور یہ وہ جماعت ہے جنہوں نے مشرقی جاپان میں آنے والے زلزلہ کے فوراً بعد زلزلہ زدگان کی امداد کی ہے۔

(Daily "Asahi" 26th October 2013)

07 نومبر بروز جمعرات 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا پانچ بجے ہوٹل کے ہال میں جو نماز کے لئے مخصوص کیا گیا تھا، تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مختلف ممالک کی جماعتوں سے موصول ہونے والی ڈاک، فیکسز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ اور حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق پانچ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہوٹل سے مشن ہاؤس کے لئے روانہ ہوئے اور چھ بج کر بیس منٹ پر مشن ہاؤس تشریف آوری ہوئی۔

واقفین نَو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ کلاس

پروگرام کے مطابق واقفین نَو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

عزیزم خواجہ حیات نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور عزیزم احمد یحییٰ نے اس کا جاپانی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

بعدازاں عزیزم متین احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی۔

”حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قابل قدر اور سنجیدہ کام اگر خدا تعالیٰ کی حمد وثنا کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور ناقص رہتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر وہ کام جو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔“

(ابوداؤد، کتاب الادب، باب الھدیٰ فی الکلام)

اس کے بعد عزیزم یاسر جنود نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا پاکیزہ منظوم کلام!

یارو مسیحؑ وقت کہ تھی جن کی انتظار
رہ تکتے تکتے جن کی کروڑوں ہی مَر گئے
آئے بھی اور آ کے چلے بھی گئے وہ آہ!
ایام سعد ان کے بسرعت گزر گئے

خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔

☆ بعدازاں عزیزم صبور احمد نے **”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاپان اور جاپانیوں کو تبلیغ اسلام کے بارے میں ارشادات“** پیش کئے:

26 اگست 1905ء کو نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک قادیان میں ذکر آیا کہ جاپان میں اسلام کی طرف رغبت معلوم ہوتی ہے اور بعض ہندی مسلمانوں نے وہاں جانے کا ارادہ کیا ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

”جن کے اندر خود اسلام کی روح نہیں وہ دوسروں کو کیا فائدہ پہنچائیں گے۔ جب یہ قائل ہیں کہ اب اسلام میں کوئی اس قابل نہیں ہوسکتا کہ خدا اس سے کلام کرے اور وحی کا سلسلہ بند ہے تو یہ ایک مردہ مذہب کے ساتھ دوسروں پر کیا اثر ڈالیں گے۔ یہ لوگ صرف اپنے پر ہی ظلم نہیں کرتے بلکہ دوسروں پر بھی ظلم کرتے ہیں کہ ان کو اپنے عقائد اور خراب اعمال دکھا کر اسلام میں داخل ہونے سے روکتے ہیں۔ ان کے پاس کونسا ہتھیار ہے جس سے غیر مذاہب کو فتح کرنا چاہتے ہیں۔ جاپانیوں کو عمدہ مذہب کی تلاش ہے۔ اِن کی بوسیدہ اور ردّی متاع کون لے گا۔ چاہئے کہ اس جماعت میں سے چند آدمی اس کام کے واسطے تیار کئے جائیں جو لیاقت اور جرأت والے ہوں اور تقریر کرنے کا مادہ رکھتے ہوں۔“

(ملفوظات جلد نمبر 4 صفحہ 351۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

نیز جاپان کے متعلق مزید فرماتے ہیں:

”ضعف اسلام کے زمانہ میں جبکہ دین مالی امداد کا سخت محتاج ہے اسلام کی ضرور مدد کرنی چاہئے۔ جیسا کہ ہم نے مثال کے طور پر بیان کیا ہے۔ جاپانیوں کے واسطے ایک کتاب لکھی جاوے اور کسی فصیح و بلیغ جاپانی کو ایک ہزار روپیہ دے کر ترجمہ کرایا جائے اور پھر اس کا دس ہزار نسخہ چھاپ کر جاپان میں شائع کر دیا جائے۔“ (ملفوظات جلد 8)

پھر فرماتے ہیں:

”مجھے معلوم ہوا ہے کہ جاپانیوں کی اسلام کی طرف توجہ ہوئی ہے اس لئے کوئی ایسی جامع کتاب ہو جس میں اسلام کی حقیقت پورے طور پر درج کر دی جائے گویا اسلام کی پوری تصویر ہو۔ جس طرح پر انسان سراپا بیان کرتا ہے اور سر سے لے کر پاؤں تک کی تصویر کھینچ دیتا ہے اس طرح سے اس کتاب میں اسلام کی خوبیاں دکھائی جاویں اس کی تعلیم کے سارے پہلوؤں پر بحث ہو اور اس کے ثمرات اور نتائج بھی دکھائے جاویں۔ اخلاقی حصہ الگ ہو اور ساتھ ساتھ دوسرے مذاہب کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا جاوے۔

(ملفوظات جلد 8)

☆ اس کے بعد عزیزم مرتاض احمد رضی نے **”جاپان میں احمدیت“** کے عنوان سے اپنا درج ذیل مضمون پیش کیا:

جاپان میں اشاعتِ اسلام کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کی تکمیل کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے قیام کے بعد جاپان میں تبلیغِ اسلام کے منصوبہ کی بنیاد رکھی۔ 6 مئی 1935ء کو تحریک جدید کے ماتحت قادیان سے بیرونی ممالک کے لئے مبلغین کا پہلا قافلہ روانہ ہوا۔ ان تین مبلغین میں سے ایک مکرم صوفی عبد القدیر صاحب نیازؔ تھے جو 4 جون 1935ء کو جاپان کے ساحلی شہر کوبے (KOBE) پہنچے۔ آپ نے زبان سیکھی، سخت مشکل حالات میں بھی خدمت دین کی ذمہ داری ادا کرتے رہے۔ کچھ عرصہ کے لئے آپ اسیرِ راہ مولیٰ ہوئے۔ آپ کی موجودگی میں ہی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے دوسرے مبلغ مکرم مولوی عبد الغفور صاحب کو جاپان روانہ فرمایا اور اپنے قلمِ مبارک سے 15 نصائح لکھ کر دیں۔ جنگ عظیم دوم کی وجہ سے 1941ء میں آپ کو واپس قادیان جانا پڑا۔

جنگ عظیم میں شکست کے بعد 1951ء میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ایک ٹوٹے پھوٹے ملک کی تعمیر وترقی کے لئے تاریخی کردار ادا کیا۔

1959ء میں مکرم محمد اویس کوبایاشی صاحب ربوہ گئے اور حصول تعلیم کے بعد اسلام احمدیت کی آغوش میں داخل ہوگئے۔ 1968ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید جاپان تشریف لائے اور آپ کے دورہ کے بعد 8 ستمبر 1969ء کو مکرم میجر عبد الحمید صاحب مبلغ سلسلہ ربوہ

سے ٹوکیو کے لئے روانہ ہوئے۔اور جاپان میں اسلام احمدیت کی تبلیغ اور اشاعت کا مستقل مرکز قائم ہوگیا۔

11 ستمبر 1981ء کو جاپان کے وسطی شہر ناگویا میں ایک مکان خریدنے کی توفیق ملی ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اس کا نام ''احمدیہ سنٹر'' تجویز فرمایا۔

1989ء جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک یادگار سال ہے ۔ جب جماعت کے قیام پر 100 سال مکمل ہوئے۔جماعت احمدیہ جاپان کے لئے یہ سال غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے، کیونکہ اسی سال جماعت کو قرآن کریم کا جاپانی زبان میں ترجمہ شائع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔اور یہی وہ مبارک سال ہے جب سرزمین جاپان نے پہلی دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح کے قدم چومنے کی سعادت حاصل کی۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ ایک ہفتہ جاپان میں قیام پذیر رہے۔آپ نے 28 جولائی 1989ء کا خطبہ جمعہ بھی ناگویا سے ارشاد فرمایا۔

خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی سے قبل 2006ء کا سال بھی جماعت احمدیہ جاپان کے لئے ایک یادگار حیثیت رکھتا ہے، جب ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جاپان تشریف لائے۔ 12 مئی 2006ء کا خطبہ جمعہ جاپان سے Live نشر ہوا۔

اس وقت ٹوکیو اور ناگویا دو مقامات پر جماعت کے مراکز قائم ہیں ۔ جاپان میں پہلی مسجد کے لئے جگہ خریدی جا چکی ہے اور پیارے حضور کی خدمت میں دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کو پورا فرمائے اور جماعت احمدیہ جاپان احسن رنگ میں اسلام احمدیت کی تبلیغ کرنے والی ہو۔آمین

☆ بعدازاں عزیزم مرزا معظم بیگ نے **''جاپان میں آنے والے زلزلے وتسونامی اور حضور انور کی خدمت میں دعاؤں کی درخواست''** کے موضوع پر اپنا درج ذیل مضمون پیش کیا:

3 مارچ 2011ء کو جاپان کے شمال مشرقی علاقوں میں ایک شدید زلزلہ آیا جس کی شدت 9.0 ریکارڈ کی گئی۔دنیا کی تاریخ میں اب تک آنے والے زلزلوں میں سے اسے چوتھا بدترین زلزلہ کہا جا رہا ہے۔اس زلزلہ کے بعد چھ اور سات شدت کے کئی آفٹر شاکس بھی آئے لیکن سب سے زیادہ بدترین اور خوفناک آفت تسونامی تھی۔

تسونامی جاپانی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے سمندر کی لہر۔اور اس زلزلہ کے بعد دنیا کی سب سے بلند اور خطرناک تسونامی برپا ہوئی۔زلزلہ کا مرکز جاپان کے ساحل سے 69 کلومیٹر دور تھا اور 10 سے 30 منٹ کے دوران ہی تسونامی کی بڑی لہریں خشکی تک آ پہنچیں۔تسونامی کی بلندترین لہر 40 میٹر سے بھی زائد تھی لیکن دس بارہ میٹر تک کی لہریں سینڈائی اور دیگر نواحی علاقوں کو اپنی لپیٹ میں لے گئیں۔Minami Sanriku شہر میں دس ہزار کے قریب لوگ لاپتہ ہوئے اور سب سے زیادہ اموات اشی نوما کی شہر میں ریکارڈ کی گئیں۔

تیس منٹ کے اندر ہی تسونامی نے بڑے بڑے جہاز اور گاڑیوں کو اپنی لپیٹ میں لے کر سمندر میں لا پھینکا اور ہزارہا کی تعداد میں کشتیاں اور بحری جہاز سمندروں سے نکل کر خشکی پر آ پہنچے۔

زلزلہ اور تسونامی کے فوری بعد سے جماعت احمدیہ جاپان کو بھی چھ ماہ تک متاثرین کی خدمت کا موقع ملا۔ہیومینٹی فرسٹ جاپان کی مختلف ٹیموں نے جو تصاویر لیں ان میں سے کچھ اس طرح ہیں ۔(اس کے بعد کچھ تصاویر پیش کی گئیں)

جاپان میں بکثرت زلزلے آتے رہتے ہیں اور آئندہ تیس سالوں کے دوران ناگویا اور ٹوکیو کے علاقوں میں بھی ایک بہت بڑے زلزلے کی پیشگوئی کی جا رہی ہے۔جاپان میں سکولوں کے پہلے دن بچوں کو زلزلوں سے بچنے کی مشقیں کروائی جاتی ہیں اور حفاظتی تدابیر اختیار کرنے کے طریق سکھائے جاتے ہیں۔ عام طور پر عمارتیں اور پل وغیرہ بھی ایسے بنائے جاتے ہیں جو آٹھ تک کی شدت کے زلزلہ کو بھی برداشت کر سکتے ہیں۔لیکن تسونامی ایک ایسی آفت ہے جس نے جاپانی قوم کو بہت پریشان کر رکھا ہے۔خاص طور پر ایٹمی ری ایکٹرز کی تباہی نے ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹمی حملوں سے بھی زیادہ تشویش پھیلائی ہے۔

پیارے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جاپانی قوم کو زلزلوں اور تسونامی کی آفات سے محفوظ رکھے اور انہیں اپنے خالق و مالک کو پہچاننے اور اس کی حفاظت میں آنے کی توفیق بخشے۔آمین

مجلس سوال جواب

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے بعض بچوں نے سوالات کئے۔

❁......**ایک بچے نے سوال کیا کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے بڑا نبی کیوں بنایا؟**

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے سب سے پیارے نبی ہیں۔آپؐ پر شریعت کامل ہوئی ہے۔حضور انور نے فرمایا: جس طرح انسان کی آہستہ آہستہ ڈویلپمنٹ ہوئی ہے اور انسان کی ذہنی سوچ اور صلاحیت کا ارتقاء ہوا ہے اور انسان ترقی کرتے کرتے اپنی کاملیت کو پہنچا ہے۔ اسی طرح انسان کی صلاحیت کے ارتقاء کے ساتھ ساتھ مذہب اور شریعت میں بھی ارتقاء ہوتا رہا۔مختلف اقوام اور علاقوں کی طرف انبیاء اپنے اپنے دور میں آتے رہے اور ہر نئے دور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے شریعت کے نئے احکامات نازل ہوتے رہے ہیں اور شریعت آہستہ آہستہ اپنی کاملیت کی طرف بڑھتی رہی ہے۔ بالآخر جب انسان کا ارتقاء اپنے کمال تک پہنچا تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپؐ پر دین بھی کامل ہوا اور شریعت بھی کامل ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انبیاء علیہم السلام کو علم تھا کہ ایک زمانہ آئے گا جب انسان کامل ہوگا اور اس وقت اللہ تعالیٰ ایک ایسے عظیم الشان نبی کو مبعوث فرمائے گا جس پر دین بھی اور شریعت بھی کامل کر دی جائے گی۔اسی لئے تو حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ اے خدا! جو ایسا عظیم المرتبت نبی آنا ہے وہ میری اُمّت میں سے آئے۔چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس لئے سب سے عظیم المرتبت نبی ہیں کہ آپ پر اللہ تعالیٰ نے دین بھی کامل کیا اور شریعت بھی کامل کی اور شریعت کی آخری کتاب قرآن کریم آپؐ پر نازل ہوا۔

حضور انور نے فرمایا: ابھی تک جو معلوم دنیا ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی سب سے بڑا مقام ہے اور قرآن کریم کی شریعت ہی کامل ہے اور آئندہ زمانوں کے لئے بھی ہے۔اگر آئندہ کسی وقت کوئی ایسے علاقے یا زون سامنے آئیں اور نئی دنیا کی دریافت ہوئی تو وہاں آباد قوموں کے لئے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی یہ شریعت ہوگی اور آپؐ کا ہی پیغام ان تک پہنچے گا۔ کیونکہ آپ کو رحمۃ للعالمین کہا گیا ہے۔

حضور انور نے آسٹریلیا میں آباد Aborigines قوم کی مثال دیتے ہوئے بیان فرمایا کہ یہ قوم پچاس ساٹھ ہزار سال پرانی ہے۔لیکن جب اس قوم کے وجود کا پتہ چلا تو پھر ان تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا، اور اس قوم میں سے بعض لوگوں نے اسے قبول بھی کیا۔

❁......ایک بچے نے یہ سوال کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب سے نجات پا کر کشمیر کی طرف گئے اور پھر وہاں دفن ہیں۔عیسائیوں نے بھی اس بارہ میں بہت بہتر ریسرچ کی ہے تو پھر وہ کیوں نہیں مانتے کہ حضرت عیسیٰؑ کشمیر میں دفن ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ عیسائیوں کی اس بارہ میں بہتر ریسرچ ہے ٹھیک ہے لیکن آنکھیں اندھی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی ایک عیسائی سے بحث ہو رہی تھی۔ آپ نے ثابت کیا کہ تمہارا نظریہ تثلیث کا غلط ہے۔اس پر عیسائی کو جواب دینے کے لئے کوئی دلیل نہ ملی تو کہنے لگا کہ ایشین کا دماغ ان باتوں کو سمجھ نہیں سکتا۔

اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے کہا کہ تم نے مسئلہ حل کر دیا ہے۔تمہاری تو اپنی کتابوں کی رو سے عیسیٰؑ ایشین تھے جب ان کو اس مسئلہ کی سمجھ نہیں آئی تو پھر تم کو کہاں آنی ہے۔

❁......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ بعض سائنسدان کہتے ہیں کہ اور سیاروں میں زندگی ہے۔ لیکن ابھی تک تو ثابت نہیں ہوئی۔لیکن ہر جگہ خدا کی مخلوق ہو سکتی ہے۔

❁......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ حضرت موسیٰؑ نے جب اس بات کا اظہار کیا کہ میں خدا تعالیٰ کی ذات کو دیکھنا چاہتا ہوں تو اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو ہرگز مجھے نہ دیکھ سکے گا۔لیکن تو اس پہاڑ کی طرف دیکھ۔پس اگر یہ اپنی جگہ پر قائم رہا تو پھر تو بھی مجھے دیکھ سکے گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے پہاڑ پر اپنی تجلی کی اور اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تو موسیٰؑ بے ہوش ہو کر گر پڑے اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے۔حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ تو نور ہے۔اس کو کیسے دیکھا جا سکتا ہے۔حضرت موسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ پر ایمان پہلے ہی تھا۔لیکن خدا تعالیٰ کو دیکھنے کی خواہش کا اظہار کیا تو خدا تعالیٰ کا جلوہ بھی نہ دیکھ سکے۔

حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ تو ہمیں ہر چیز میں نظر آتا ہے۔آپ کا یہاں فیوجی (Fuji) پہاڑ ہے، درخت ہیں، جنگل ہے، دوسرے پہاڑ ہیں، سبزے ہیں اور زلزلے بھی آتے ہیں۔ ان سب میں خدا تعالیٰ کے جلوے، خدا تعالیٰ کی قدرتیں نظر آتی ہیں۔

❁......روزانہ موصول ہونے والے خطوط کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا۔ روزانہ پندرہ سو سے دو ہزار خطوط ہو جاتے ہیں۔ چھ سات سو خطوط کا میں روزانہ دستخط کر کے جواب دیتا ہوں۔ باقی کچھ جواب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے بھجوائے جاتے ہیں۔لیکن مَیں سب خطوط پڑھتا ہوں یا اس کا خلاصہ دیکھ لیتا ہوں۔اس طرح ہر خط میری نظر سے گزرتا ہے۔

❁......ایک بچے نے سوال کیا کہ حضور انور نے کیا سوچا تھا کہ بڑے ہو کر کیا بنیں گے؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا جو سوچا تھا وہ بنا نہیں۔ایک خیال تھا کہ ڈاکٹر بنوں گا، پھر فوج میں بھی جانے کی خواہش تھی جو پوری نہ ہوئی۔

واقفین نو بچوں کی حضور انور کے ساتھ یہ کلاس چھ بج کر پچپن منٹ پر ختم ہوئی۔

واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ کلاس

اس کے بعد واقفات نو بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ طاہرہ شنوبو نے کی اور بعدازاں اس کا اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد تمام بچیوں نے مل کر درج ذیل الفاظ کو بار بار دہراتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ۔

بعدازاں عزیزہ امۃ الکافی رملہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی۔

''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کلمات ہیں جو رحمٰن کو بہت پسند ہیں اور زبان سے ادا کرنے میں بھی بہت خفیف اور آسان ہیں۔لیکن اجر وثواب کے میزان میں بہت بھاری ہیں۔سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

(الجامع الصحیح للبخاری)

اس کے بعد عزیزہ نادیہ عبداللہ اور عزیزہ فاخرہ عبداللہ نے مل کر خوش الحانی کے ساتھ درج ذیل ترانہ پیش کیا۔ ؎

آج کرتے ہیں آقا سے عہدِ وفا
جان و دل سے رہیں گے تجھی پہ فدا
ہم شہیدانِ دیں کا اٹھا کر علم
دینِ احمد پہ قائم رہیں گے سدا
تیری طاعت میں گردن جھکاتے ہوئے
اب بدل دیں گے ہم سارے ارض و سما
ہم فلک بوس نعرۂ توحید سے
اہل جاپان کے دل کریں گے فتح

☆ اس کے بعد عزیزہ عائشہ مونا نے **''جاپانی قوم کے بارہ میں خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توجہ اور ارشادات''** پیش کئے۔

اکتوبر 1945ء کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو رؤیا میں کچھ پرندے دکھائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس خواب کی تعبیر یہ بتائی گئی کہ ''جاپانی قوم اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہے۔اللہ تعالی اس کے دل میں احمدیت کی طرف رغبت پیدا کرے گا اور وہ آہستہ آہستہ پھر طاقت اور قوّت حاصل کرے گی اور میری آواز پر اُسی طرح لبیک کہے گی جس طرح پرندوں نے حضرت ابراھیم علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہا تھا۔''

(روزنامہ الفضل 19۔اکتوبر 1945 صفحہ 2-1)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے چودھویں صدی ہجری کے اختتام اور پندرھویں صدی کے آغاز کے موقع پر جاپان کا دورہ منظور فرمایا لیکن ڈاکٹری ہدایت کی بنا پر آپ سفر نہ کر سکے۔24 جولائی 1989ء کو وہ تاریخی دن بھی آ گیا جب چڑھتے سورج کی سرزمین جاپان کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ امام الزماں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چوتھے خلیفہ جاپان تشریف لائے ۔28 جولائی 1989ء کے خطبہ جمعہ میں آپ نے جاپانی قوم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''آج تک میں کسی قوم کے اخلاق سے اتنا متاثر نہیں ہوا جتنا کہ جاپانی قوم کے اخلاق سے متاثر ہوا ہوں۔ان کے اندر سچائی ہے، انکساری ہے، اور یہ ایسے خلق ہیں جنہیں ہمیشہ خدا پیار سے دیکھتا ہے۔یہ لوگ معاملات کے صاف ہیں اور وعدے کے سچے لیکن بعض ممالک نے ان کے ساتھ بدمثالیں قائم کی ہیں جس کی وجہ سے اسلام کی نہایت بھیانک تصویر یہاں قائم کی گئی ہے ۔اس لیے جماعت احمدیہ کا یہ فرض ہے کہ اِن اخلاق میں آپ اِن سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں کیونکہ آپ کے پیچھے ایک

عظیم الشان مذہب کی تعلیم ہے۔''

پیارے حضور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے 2006ء میں جلسہ سالانہ جاپان سے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ:

''اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس خواہش کو سامنے رکھیں کہ اس قوم تک اسلام کا پیغام پہنچانا ہے تو یقیناً یہاں احمدیت کے پھیلنے کے امکانات ہیں کیونکہ ان میں سے بہت ساری سعید روحیں ہیں جو مذہب کی تلاش میں ہیں۔''

پیارے حضور سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جاپان میں اسلام احمدیت کے پیغام کی اشاعت کی توفیق بخشے۔ آمین

☆ اس کے بعد عزیزہ مزنیٰ ظفر نے **''جاپانیوں کو عمدہ مذہب کی تلاش ہے''** کے عنوان سے اپنا مضمون پیش کیا:

26 اگست 1905ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ''جاپانیوں کو عمدہ مذہب کی تلاش ہے''۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد جاپانیوں کی مذہبی زندگی کے بارہ میں مکمل اور جامع نقشہ کھینچتا ہے۔

عام طور پر کسی جاپانی سے اُس کا مذہب پوچھا جائے تو وہ کنفیوز ہو جاتے ہیں اور جواب نہیں دے پاتے۔ بعض لوگ سوچ کر بتاتے ہیں اور خود کو بیک وقت شنتو ازم اور بدھ ازم کا پیروکار خیال کرتے ہیں۔

جاپان کے بارہ میں تحقیق کرنے والے لوگ بھی اس بات کے قائل ہیں کہ اکثر جاپانی شنتو پیدا ہوتے ہیں، عیسائی چرچ میں جا کر شادی کرنا چاہتے ہیں اور وفات کے وقت ان کی رسومات بدھ مت کے طریق کے مطابق انجام پاتی ہیں۔

لیکن جاپانی قوم کی مذہبی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح نظر آتی ہے کہ جاپانی مسلسل کسی عمدہ مذہب کی تلاش میں ہیں۔

شنتو ازم جاپان کا قدیم اور روایتی مذہب ہے۔ شنتو ازم کی عبادت گاہ Jinja کہلاتی ہے۔ اور یہ لوگ مناظر فطرت کو خاص اہمیت دیتے ہیں اور ہر چیز کے الگ خدا کا تصور رکھتے ہیں۔ اس طرح ان کے خداؤں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ نئے سال کے پہلے دن اکثر جاپانی ٹیمپل جاتے اور دعا کے ساتھ نیا سال شروع کرتے ہیں۔

چھٹی صدی عیسوی میں بدھ ازم جاپان میں داخل ہوا۔ اور جنگ عظیم دوم کے بعد شنتو ازم کی بجائے بدھ ازم زیادہ اثر و نفوذ کا حامل مذہب بن گیا۔ ان کی عبادت گاہوں میں حضرت بدھ کے مجسمے پڑے ہوتے ہیں اور یہ لوگ اسی کی عبادت کرتے ہیں۔ چین سے کنفیوشس ازم کی تعلیمات بھی جاپان میں داخل ہوئیں اور ان کے اثرات بھی جاپانیوں کی مذہبی زندگی میں نظر آتے ہیں۔

انیسویں صدی عیسوی میں جاپان میں عیسائی مشنریوں نے داخل ہونے کی کوشش کی لیکن جاپانیوں نے اس نئے مذہب کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور ان مشنریوں کو سخت اذیتیں دیں اور پھر لمبا عرصہ جاپان میں مذہبی سرگرمیوں پر پابندی رہی۔ لیکن **1889ء میں Meiji بادشاہ کے دور میں جاپان میں مکمل مذہبی آزادی دیدی گئی۔**

اس وقت جاپان بھر میں شنتو ازم کی 90 ہزار shrines اور بدھ ازم کے ہزارہا ٹیمپل اور دس ہزار کے قریب عیسائی چرچ اور مشنری اس حقیقت کو عیاں کرتے ہیں کہ جاپانی مسلسل کسی عمدہ مذہب کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں۔

پیارے حضور سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم اسلام کی خوبصورت اور پاکیزہ تعلیم کو احسن رنگ میں جاپانی قوم کے سامنے پیش کر سکیں۔

واقفات نَو کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ کلاس ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

آج ناگویا جماعت سے تعلق رکھنے والی 27 فیملیز اور کچھ سنگل افراد سمیت مجموعی طور پر 123/افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ان سبھی احباب نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

جاپان کے ہمسایہ ملک کوریا سے جماعت احمدیہ کے نیشنل صدر محمد داؤد صاحب اور دونوں مبلغین سلسلہ داؤد احمد صاحب اور دلمیر احمد صاحب پر مشتمل وفد آیا ہوا تھا۔ اس وفد نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بج کر بیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس ہوٹل تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

جاپان میں پہلی مسجد کے قیام پر

پھر اہلِ اللہ نے رسمِ براہیمی ادا کردی
ناگویا کی زمیں پر پہلی مسجد کی بِنا کردی

اب اس کے گنبد و مینار کا ساماں ہو یا ربّ
نمازوں سے ترے بندے نے اس پر ابتدا کردی

برنگِ مصطفائی اب رنگے گی قوم جاپانی
جب اس کے گنبد و مینار نے ظاہر ضیاء کردی

ہر اک ہو جائے اقراری یہاں توحیدِ خالص کا
یقیں محکم سے یہ اللہ سے ہم نے دعا کردی

نئے جذبے سے پھیلائیں گے ہم دینِ محمدؐ کو
یہ ہم نے دستِ بابرکت پہ تجدیدِ وفا کردی

خدا کے گھر بنانے کا یہ دورِ خاص آیا ہے
کہ جس کے حق میں اللہ نے زمانے کی ہوا کردی

خدا کی دین ہے ہم پہ ظفؔر یہ لطف ہے اس کا
کہ اس نے اپنے انعاموں کی ہم پہ انتہا کردی

(مبارک احمد ظفؔر)

جماعت احمدیہ جاپان کا 32واں جلسہ سالانہ

طلعت محمود احمد۔ جاپان

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے جماعت احمدیہ جاپان کو مورخہ 4، 5 مئی 2013ء کو اپنا 32واں جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

مورخہ 4 مئی کو نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد 1:30 بجے پرچم کشائی کے ساتھ جلسہ سالانہ کا آغاز ہوا۔ جماعت احمدیہ کا پرچم مکرم انیس احمد ندیم صاحب نیشنل صدر و مبلغ انچارج جاپان نے لہرایا جبکہ جاپان کا قومی پرچم Mr. Suzuki Masato صوبائی ممبر پارلیمنٹ نے لہرایا۔ Mr. Suzuki کی خدمت میں قرآن کریم اور دیگر لٹریچر کا تحفہ پیش کیا گیا۔

دوپہر 2:00 بجے تلاوت قرآن کریم کے ساتھ جلسہ سالانہ کی باقاعدہ کارروائی شروع ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حمدیہ منظوم کلام کے بعد مکرم انیس احمد ندیم صاحب نیشنل صدر و مبلغ انچارج نے افتتاحی تقریر کی۔ اس کے بعد دو تقاریر ہوئیں: سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم (بزبان جاپانی) اور عورتیں کنیزیں نہیں بلکہ ساتھی ہیں۔

بعد ازاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ''خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے'' پیش کیا گیا۔

اس کے بعد درج ذیل عنوانات پر تقاریر کی گئیں:

☆۔ جاپان میں پہلی مسجد کی تعمیر اور ہماری ذمہ داریاں (بزبان اردو) ☆۔ جلسہ سالانہ اور مہمان نوازی (بزبان جاپانی) ☆۔ سیرۃ حضرت مسیح موعودؑ (بزبان جاپانی)۔

بعد ازاں ''خلافت احمدیہ کے زیر سایہ عالمگیر ترقیات کے موضوع پر اعداد و شمار کے ساتھ برکات خلافت کا ذکر کیا گیا اور اس کے بعد جاپانی زبان میں ''برکات خلافت'' کے موضوع پر تقریر کی گئی۔

ترانہ ''خلیفہ کے ہم ہیں، خلیفہ ہمارا'' کے بعد اس سیشن کی آخری تقریر ''مساجد کی تعمیر کی اہمیت و برکات'' کے موضوع پر اردو اور جاپانی زبان میں کی گئی۔ کھانے کے وقفہ کے بعد نماز مغرب و عشاء پڑھی گئیں اور اس کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ اور واقفین نو کے سیشن منعقد ہوئے۔

مستورات کے جلسہ کی الگ کارروائی مؤرخہ 5 مئی 2013ء کو صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جاپان کی زیرِ صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت، نظم کے بعد دو تقریریں کی گئیں جس کے بعد ترانہ پیش کیا گیا۔ پروفیسر ہیروکو صاحبہ نے بھی جلسہ مستورات سے خطاب کیا جس کے بعد صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے اختتامی تقریر کی۔

5 مئی 2013ء کو دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ جلسہ سالانہ کی کارروائی صبح 9:00 بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ حضرت مصلح موعودؓ کے منظوم کلام کے بعد ''آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بطور امن کے سفیر'' کے موضوع پر تقریر کی گئی۔

بعد ازاں نظم ''یارو مسیح وقت کہ تھی جن کی انتظار'' پیش کی گئی۔

اس کے بعد درج ذیل عنوانات پر تقاریر پیش کی گئیں: ☆۔ خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو۔ ☆۔ مالی قربانیوں کے فضائل و برکات۔ ☆۔ گزشتہ سال جماعت احمدیہ جاپان کی تبلیغی سرگرمیاں اور اللہ تعالیٰ کے افضال۔

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ منظوم کلام ''وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا'' پیش کیا گیا۔

بعد ازاں ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم'' کے موضوع پر تقریر کی گئی۔

افسر صاحب جلسہ سالانہ جاپان نے اپنے اور جلسہ سالانہ کی تمام انتظامیہ کی طرف سے مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا اور جاپان میں پہلی مسجد کی تعمیر کے لیے مل کر کوششیں کرنے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔

بعد ازاں مسجد کی تحریک کے بارہ میں احباب جماعت احمدیہ کے اخلاص و وفا کے بارہ میں اپنے تاثرات بیان کئے کہ کس طرح بچوں، خواتین اور دیگر احباب نے اپنے عزیز مال، زیورات اور جیب خرچ اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش کر دئے ہیں۔

جماعت احمدیہ جاپان کی طرف سے امسال کے سالانہ ایوارڈز دیئے گئے۔

اس کے بعد تقریب آمین منعقد ہوئی۔

اس جلسہ کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ The Voice of Islam کے نام سے جماعت احمدیہ جاپان کو ماہانہ تبلیغی اخبار دوبارہ جاری کرنے کی توفیق ملی۔

اسی طرح رسالہ ''النور'' کا سالانہ خوبصورت نمبر شائع کرنے کی توفیق ملی۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک نمائش بھی لگائی گئی۔ اس جلسہ میں 7 جاپانی مہمانوں، 4 غیر از جماعت احباب اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں تحقیق کرنے والے پروفیسر Minesaki Hiroko صاحبہ نے بھی شرکت کی۔

اختتامی تقریر سے قبل منظوم کلام ''آج کھاتے ہیں پھر یہ قَسم ساتھیو! ۔ اب نہ پیچھے ہٹیں گے قدم ساتھیو!'' پیش کیا گیا۔ پھر مکرم انیس احمد ندیم صاحب نے اختتامی تقریر میں احباب جماعت کے اخلاص و وفا کا ذکر کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جلسہ کے بہترین نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

......☆☆☆......

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر جاوید صاحب پرائیوٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 09 دسمبر 2013ء بروز سوموار 11 بجے صبح مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرم ڈاکٹر ضیغم سلیم خان صاحب (ابن مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب مرحوم۔ بارکنگ)** اور **مکرمہ زبیدہ احمد صاحبہ (اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب۔ نارتھ لندن)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

(1) مکرم ڈاکٹر ضیغم سلیم خان صاحب (ابن مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب مرحوم۔ بارکنگ)

4؍دسمبر 2013ء کو طویل علالت کے بعد 79 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت ڈاکٹر محمد طفیل صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ آپ کو ضلع باغ آزاد کشمیر میں جماعت قائم کرنے کی توفیق ملی۔ 1974ء کے ہنگاموں میں آپ کی تمام جائیداد جلا دی گئی اور آپ پر جھوٹے مقدمے بھی قائم کئے گئے لیکن ان تمام مشکل حالات میں آپ نے استقامت اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ آپ نے آزاد کشمیر میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ انتہائی نیک، سلسلہ کا درد رکھنے والے، بہت ہر دل عزیز اور مخلص انسان تھے۔ آپ بڑے قابل جرنلسٹ تھے۔ سماجی خدمتوں میں بھی ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عمران ظفر صاحب (مہتمم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ یوکے) کے تایا تھے۔

(2) مکرمہ زبیدہ احمد صاحبہ (اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب۔ نارتھ لندن)

5؍دسمبر 2013ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت محمد عمر صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرم مولوی محمد ایوب صاحب مالاباری مربی سلسلہ۔ (کیرالہ انڈیا) 20 نومبر 2013ء کو 54 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ 1982ء میں جامعہ احمدیہ قادیان سے فارغ التحصیل ہو کر میدان عمل میں آئے اور تامل ناڈو کے شہروں چنئی، کوئمبٹور نیز کیرالہ کے شہر کالیکٹ میں مبلغ انچارج کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ 1994ء میں اہل قرآن والسنۃ فرقہ کے علماء سے جو تاریخی مناظرہ ہوا اس میں آپ بھی اپنے خسر مکرم مولانا محمد عمر صاحب کے ہمراہ بطور مناظر شریک ہوئے۔ آپ نے عرب ممالک میں بھی بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پائی۔ مکرم مولانا محمد عمر صاحب کے ہمراہ آپ کو تامل زبان میں ترجمہ قرآن کرنے کی سعادت بھی ملی۔ گزشتہ چند سال سے نظارت علیاء قادیان میں بڑی محنت سے جماعتوں کی تجنید اور کوائف تیار کرنے کے ضمن میں مفوضہ امور سرانجام دے رہے تھے۔ مئی 2013ء میں جب پھیپھڑوں کی تکلیف زیادہ بڑھ گئی تو رخصت لے کر بغرض علاج اپنے آبائی وطن چلے گئے جہاں ان کی وفات ہوگئی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا جو شادی شدہ ہے یادگار چھوڑا ہے۔

(2) مکرم چوہدری محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ (ڈسکہ ضلع سیالکوٹ) 16؍اکتوبر 2013ء کو 81 سال کی عمر میں مسجد بیت الذکر اسلام آباد میں نماز عید کی ادائیگی کے دوران وفات پاگئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے تقریباً نصف صدی ڈسکہ میں وکالت کی پریکٹس کی۔ آپ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، نہایت سادہ، صاف گو، متوکل اور نیک انسان تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ اپنی جماعت میں زعیم انصار اللہ کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق پائی نیز ڈسکہ میں مربی ہاؤس کی تعمیر میں اہم کردار ادا کیا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم عبد العزیز بھٹی صاحب راجوری (سابق صوبائی امیر صوبہ جموں۔ انڈیا) 9؍اکتوبر 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کو صوبائی امیر جموں ریجن کی حیثیت سے 15 سال سے زائد عرصہ خدمت کی توفیق ملی۔ خلافت سے بے حد محبت اور عقیدت تھی۔ حضور کے خطبات کو سنوانے کا پورا انتظام کرواتے۔ بنی نوع انسان کے ہمدرد اور نیک انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(4) مکرمہ خالدہ شمیم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد الطاف صدیقی صاحب مرحوم۔ ربوہ) 20 جولائی 2013ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نہایت ملنسار، اچھے اخلاق کی مالک، مالی قربانی میں شوق سے حصہ لینے والی مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ میں 7 سال سیکرٹری تربیت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد نعیم احمد صدیقی صاحب مربی سلسلہ (نظارت اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ) کی والدہ تھیں۔

(5) مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ (اہلیہ مکرم لیاقت علی صاحب۔ فیصل آباد) 5 جولائی 2013ء کو 55 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، تبلیغ کا جذبہ رکھنے اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ 20 سال سے زائد عرصہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ حلقہ اسلامیہ کالج کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ حضور انور کے خطبات و خطابات بڑے شوق سے سنتیں اور اپنے بچوں کو بھی ان کے سننے کی تاکید کیا کرتی تھیں۔

(6) مکرمہ امۃ الرافع صاحبہ اہلیہ مکرم ملک سلیم لطیف صاحب ایڈووکیٹ (ساہیوال) 3 جولائی 2013ء کو 60 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نہایت مہمان نواز، ہمدرد، غریب پرور، نڈر اور اچھی تعلیم یافتہ خاتون تھیں۔ اپنے گھر میں احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن کریم ناظرہ بھی پڑھایا کرتی تھیں۔ آپ نے ننکانہ صاحب کی جماعت میں صدر لجنہ اور سیکرٹری تربیت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔

(7) مکرمہ نعیمہ ریحانہ صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد عمر سندھی صاحب مرحوم۔ مربی سلسلہ۔ ربوہ) 6 جولائی 2013ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نماز روزہ کی پابند، تہجد گزار، نیک، صالحہ، غریب پرور، ہمدردیٔ خلق کا جذبہ رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ آپ اوکاڑہ کینٹ میں 7 سال صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت بجالاتی رہیں۔ اسی طرح محلّہ دارالعلوم وسطی ربوہ میں دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں مثالی کام کی توفیق پائی۔ علاوہ ازیں اپنے خاوند کے ہمراہ دورہ جات کے دوران خواتین اور بچیوں کی تربیت کا کام بھی کرتی رہیں۔ آپ کو سینکڑوں بچے بچیوں کو قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم پڑھانے کا بھی موقعہ ملا۔

(8) مکرمہ حلیمہ نعیم صاحبہ (ربوہ) 7 نومبر 2013ء کو دو سال کی علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ سانگلہ ہل کی شہید احمدی خاتون مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کی بیٹی تھیں۔ آپ نے تین سال محلّہ دارالبرکات ربوہ میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت ملنسار، کم گو، خادمۂ دین اور نیک خاتون تھیں۔ ربوہ میں سینکڑوں بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

(9) مکرمہ عابدہ مالک ورک صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری محمد مالک ورک صاحب۔ کیلگری۔ کینیڈا) 30؍نومبر 2013ء کو وفات پاگئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نے خود احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ آپ کو خلافت، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خواتین مبارکہ سے عقیدت کا گہرا تعلق تھا۔ نمازوں کی پابند، دعا گو، مہمان نواز، بہت اچھے اخلاق کی مالک، مخلص اور خدمتگار خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد خالد گورایہ صاحب (نائب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ) کی ہمشیرہ تھیں۔

(10) مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب۔ کراچی) 19؍نومبر 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہو تھیں۔ آپ کو حلقہ سعود آباد ملیر کالونی کراچی میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ پنجوقتہ نمازوں کو التزام سے ادا کرنے والی، بہت صابرہ و شاکرہ، خوش مزاج، متقی اور نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم افتخار احمد صاحب مربی سلسلہ کریم نگر کی نانی تھیں۔

(11) مکرمہ کشور ملک صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک خلیل الرحمٰن صاحب مرحوم۔ امریکہ) 12 نومبر 2013ء کو وفات پاگئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ مکرم ملک معراج دین صاحب (آف بغداد جو کہ عراق میں جماعت احمدیہ کے آنریری مبلغ تھے) کی بیٹی اور مکرم باؤ شمس الدین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ بہت مخلص، باوفا اور نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(12) مکرم عبدالعزیز صاحب استاد تیماپوری (کرناٹک۔ انڈیا) 14 نومبر 2013ء کو 97 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے جوانی میں احمدیت قبول کی۔ اپنے علاقہ کے مسلمانوں اور ہندوؤں میں بہت ہر دلعزیز تھے۔ علم دوست انسان تھے۔ قبول احمدیت کے بعد مباحثوں اور مناظروں میں حصّہ لیتے رہے۔ پہلوانی اور شکار کا بڑا شوق تھا۔ صوم و صلوۃ کے پابند، تہجد گزار، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے، دعا گو، نیک اور مخلص انسان تھے۔ اپنے علاقہ میں صدر جماعت کے علاوہ مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی اور ان میں خدمت کا جذبہ پیدا کیا۔ مرحوم کے جنازہ میں احباب جماعت کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر از جماعت اور ہندوؤں نے بھی شرکت کی۔

(13) مکرمہ سیدہ میمونہ بیگم صاحبہ۔ (اہلیہ مکرم قریشی عطاء المنان صاحب۔ جرمنی) 29؍اکتوبر 2013ء کو ایک طویل علالت کے بعد جرمنی میں وفات پاگئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت سید علی احمد صاحب انبالوی رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی اور حضرت حافظ محمد امین صاحب رضی اللہ عنہ کی بہو تھیں۔ آپ کو بارہا خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین مبارکہ کی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو کئی بار وضو کروانے کی سعادت بھی پائی۔ جرمنی آنے کے بعد یہاں مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک پوتے عزیزم مرتضیٰ منان جامعہ احمدیہ (جرمنی) میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

(14) مکرم فرید احمد صاحب ناصر (ابن مکرم ناصر احمد صاحب معلم سلسلہ آف کشمیر۔ انڈیا) آپ کا تعلق بڈھانور ضلع راجوری، جموں کشمیر سے تھا۔ جامعۃ المبشرین سے فارغ التحصیل تھے اور گزشتہ 15 سال سے معلم کی حیثیت سے خدمت بجا لا رہے تھے۔ اپنوں اور غیروں میں ہر دلعزیز تھے اور ''پانی پت'' کے علاقہ میں اچھے رنگ میں خدمت سرانجام دے رہے تھے۔ مرحوم کے پاس کچھ نقد رقم تھی جس کے لالچ میں اُن کے غیر از جماعت دوستوں نے دھوکے سے باہر لے جا کر گولی ماردی جس کی وجہ سے مرحوم کی 2؍نومبر 2013ء کو موقع پر ہی وفات ہوگئی۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ پسماندگان میں والد اور اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے، انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

......☆☆☆☆......

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths

Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

قانونی مشاورت برائے اسائلم

- Asylum & Immigration
- New Point Based System
- Settlement Applications (ILR)
- Post Study Work Visa
- Nationality & Travel Documents
- Human Rights Applications
- High Court of Appeals

- Switching Visas
- Over Stayers
- Legacy Cases
- Work Permits
- Visa Extensions
- Judicial Reviews
- Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738

24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062

Same Day Visa Service
Email: law786@live.com

RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت میاں اللہ بخش صاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 21 جون 2010ء میں مکرم وقاص احمد وڑائچ صاحب کے قلم سے حضرت میاں اللہ بخش صاحبؓ کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

حضرت میاں اللہ بخش صاحبؓ کے والد حضرت میاں غلام رسول صاحبؓ نے اپنے خاندان میں سب سے پہلے حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ وہ نیک سیرت اور حضور علیہ السلام کے مخلص جاں نثار تھے۔ انہوں نے 75 برس کی عمر میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔

حضرت میاں اللہ بخش صاحبؓ کی ولادت 1893ء میں گوجرانوالہ میں ہوئی۔ یہیں سے آپ نے ابتدائی تعلیم حاصل کی اور میٹرک پاس کرنے کے بعد محکمہ ڈاک میں ملازمت اختیار کرلی۔ ملازمت کا بیشتر حصہ مری میں گزارا اور اگست 1947ء میں جی پی او مری کے پوسٹ ماسٹر کے عہدے سے ریٹائر ہوکر راولپنڈی میں مستقل سکونت اختیار کرلی۔

حضرت میاں اللہ بخش صاحب کو کئی مرتبہ قادیان جانے اور حضرت مسیح موعودؑ کی صحبت میں وقت گزارنے کا موقع ملا۔ 1908ء میں حضرت اقدسؑ نے لاہور میں جو آخری خطاب فرمایا اس مجلس میں بھی آپؓ موجود تھے۔ جس کا ذکر آپؓ نے اپنی خودنوشت تحریر میں کیا ہے جو رجسٹر روایات میں محفوظ ہے۔

آپؓ انتہائی مخلص، تقویٰ شعار، پابند صوم وصلوٰۃ اور احمدیت کی چلتی پھرتی تصویر تھے۔ نماز تہجد اور اشراق باقاعدگی سے ادا کرتے۔ آپ کو مختلف حیثیتوں میں جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔ شدھی کی تحریک کے دوران ملازمت سے رخصت لے کر طویل عرصہ تک خدمات سرانجام دیں۔ تبلیغ کا جنون کی حد تک شوق تھا چنانچہ 1947ء میں آپ کے متعلق اخبار ''زمیندار'' نے یہ خبر شائع کی کہ پوسٹ ماسٹر مری سارا دن تبلیغ کرتا پھرتا ہے، کیا گورنمنٹ اس کو تنخواہ دیتی ہے؟ ان کی ملازمت میں ہرگز توسیع نہ کی جائے۔

حضرت میاں اللہ بخش صاحبؓ 1947ء سے 1950ء تک راولپنڈی میں نائب امیر رہے اور 1950ء سے 1953ء تک امیر کی حیثیت سے خدمات بجالائے۔ اس دوران کچھ عرصہ بطور امیر ضلع بھی کام کیا۔ اس کے علاوہ 1947ء سے 1951ء تک اور پھر 1954ء کے بعد ایک طویل عرصہ تک آپؓ بطور امین خدمات بجالائے۔ 1953ء کے پُرآشوب حالات کے دوران جب آپ امیر جماعت تھے تو آپ کے گھر پر مخالفوں کے ایک بڑے ہجوم نے حملہ کیا، دروازہ توڑ کر اندر آگئے اور گھر کے سامان کو آگ لگا دی۔ آپؓ نے صبر واستقلال کا مظاہرہ کیا۔

آپؓ عموماً گرمیوں میں ایبٹ آباد میں مقیم اپنے بیٹے مکرم میاں حنیف صاحب کے گھر چلے جاتے تھے۔ 1974ء میں آپؓ وہیں تھے جب شرپسندوں نے احمدیوں کے گھروں پر حملہ کیا اور محترم فخرالدین بھٹی صاحب کو شہید بھی کردیا گیا۔ جب جلوس مکرم میاں صاحب کے گھر پر حملہ آور ہوا تو حضرت میاں اللہ بخش صاحبؓ سجدہ ریز ہوگئے۔ جلد ہی ایک فوجی کیپٹن نے چند جوانوں کو ساتھ لے کر جلوس کو منتشر کردیا اور اس طرح خدا کے فضل سے گھر والوں کی جانیں بچ گئیں۔

حضرت میاں اللہ بخش صاحبؓ 1981ء میں کولہے کی ہڈی پر چوٹ لگنے کے باعث علیل ہوگئے اور ایک لمبا عرصہ بستر پر گزارا۔ اس دوران بھی آپ تمام نمازیں باقاعدگی سے ادا کرتے اور جب صحت اجازت دیتی تو دو تین فرلانگ کا فاصلہ پیدل چل کر مسجد بیت الحمد میں نماز کے لئے تشریف لاتے۔

آپؓ نے 18 جولائی 1982ء کو 89 سال کی عمر میں وفات پائی۔ 1/9 حصہ کے موصی تھے۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

حضرت چودھری غلام احمد خانصاحبؓ

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 23 جون 2010ء میں مکرم رانا عبدالرزاق صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ایک مضمون میں محترم چودھری غلام احمد خان صاحب رئیس کاٹھگڑھ کا ذکرخیر کیا گیا ہے۔

کاٹھگڑھ میں جماعت احمدیہ کا قیام حضرت چوہدری غلام احمد صاحبؓ آف کریام کے ذریعہ 1900ء میں عمل میں آیا۔ سب سے پہلے حضرت محمد علی شاہ صاحبؓ احمدی ہوئے۔ بعد ازاں حضرت مولوی عبدالسلام صاحبؓ ابن سوہنے خاں کے گھرانے میں احمدیت آئی۔ پھر کاٹھگڑھ کے رئیس محترم چوہدری غلام احمد خاں صاحب نے بھی احمدیت کے بارہ میں سنجیدگی سے سوچنا شروع کیا اور اپنے بھائیوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بنیادی دعویٰ کے متعلق معلومات لیں اور کتب پڑھیں۔ آپ نے حضورؑ کی خدمت میں ایک خط برائے دعا نرینہ اولاد بھی لکھا تھا۔ اُس وقت تک آپ کا کوئی بیٹا نہ تھا، صرف بیٹیاں تھیں اور آپ ادھیڑ عمر کے تھے۔ آپ کو جواب آیا تھا جس میں آپ کی خواہش کے مطابق اولاد نرینہ کے لئے دعا کرنے کا ذکر ہے۔ اس کے ایک سال بعد خدا تعالیٰ نے آپ کو فرزند عطا کیا جس کا نام آپ نے عبدالرحیم خاں رکھا۔

حضرت چوہدری غلام احمد خاں صاحبؓ بہت ہی وجیہہ اور دانشمند تھے۔ آپ کی برادری کافی بڑی تھی۔ کاٹھگڑھ میں سات نمبرداریاں تھیں مگر بڑے نمبردار اور رئیس کاٹھگڑھ آپؓ ہی تھے۔ آپؓ کے والد رحیم خاں ولد سمند خاں ولد جمال خاں ولد کافی خاں تھے جن کا تعلق گھوڑے واہ راجپوت خاندان سے تھا۔ آپؓ کے جدّ امجد کافی خاں صاحب مغلیہ دَور میں راجستھان کے علاقے جے پور سے ہجرت کرکے اس علاقہ میں آکر آباد ہوئے تھے۔

جب حضرت چوہدری غلام احمد خاں صاحبؓ 1903ء میں قادیان جاکر احمدی ہوئے تو برادری کے ایک صد آدمیوں نے بھی حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کرلی۔ آپؓ بڑے بااخلاق اور اثرورسوخ والے انسان تھے۔ آپؓ کے قبولِ احمدیت کے بعد سارے علاقے میں جابجا جماعتیں قائم ہوئیں۔ آپؓ کے تعاون سے مولوی عبدالسلام خاں صاحب نے بچوں کے لئے پرائمری سکول کھولا تھا جو بعد میں احمدیہ مڈل سکول کی شکل میں 1947ء تک خدمت میں مصروف رہا۔ حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے (قبل از خلافت) کاٹھگڑھ کو برکت بخشی تھی۔

حضرت چودھری صاحبؓ کے تحریرشدہ ایک خط سے آپؓ کے علمی مرتبے، علم قرآن اور قبول احمدیت کے متعلق کافی کچھ پتہ چلتا ہے۔ آپؓ لکھتے ہیں کہ مَیں سن تمیز کو پہنچ کر وہابی عقائد کا بڑی مضبوطی اور استقلال سے معتقد رہا۔ پھر سرسید احمد خان کی تحریرات نکلنی شروع ہوئیں تو ان کو ہی بلاتعصب مطالعہ کرتا رہا اور بہت سی باتوں کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا رہا۔ مگر جب اخیر نتیجہ پر غور کیا تو عملی حالت دن بدن بگڑتی نظر آئی۔ اب دل میں سوچ پیدا ہوئی کہ اللہ تعالیٰ اپنی کلام پاک میں اپنے دین کی حفاظت کا وعدہ فرماتا ہے۔ مگر اس کا ایفاء کب ہوگا؟ مَیں مرزا صاحب کی تحریرات بھی اس وقت سے دیکھتا ہوں جب کتاب 'براہین احمدیہ' کا اشتہار سفیر ہند پریس امرتسر میں پادری رجب علی کے پاس چھپنے کے لئے گیا۔ پھر 'براہین احمدیہ' کی بعض جلدیں بھی مطالعہ کیں جس سے مرزا صاحب کے بیان صداقتِ اسلام اور اظہار نکات ورموز قرآن کا قائل ہوگیا اور مرزا صاحب کے دعویٰ الہام کو بھی سچ مانتا رہا۔ مگر خیال یہ تھا کہ اس سے اسلام کے متروک شدہ عمل کو کیا فائدہ ہوا۔ اسی اثنا میں مرزا صاحب نے دعوی مہدویت ومسیحیت کردیا۔ اور بیعت لینی شروع کردی۔ اب میں اس تجسس وتحقیق میں ہوا کہ آیا مرزا صاحب امام ہیں اور امام میں چار اوصاف کا ہونا ضروری سمجھتا تھا کیونکہ امام کی فطرت نبیوں کے قریب قریب ہوتی ہے۔ اور وہ اوصاف یہ ہیں:

(1) اس ریفارم کا جس کے لئے مامور ہوا ہے پورا عامل اور سچا عاشق۔
(2) ارادہ مستقل ایسا کہ کوئی تکلیف جسمانی یا مالی یا کوئی سختی دنیاوی اس کو اپنے کام سے روک نہ سکے۔
(3) کشش مقناطیسی۔
(4) شرف مکالمہ اور تائید غیبی۔

اس کے بعد حضرت اقدس کی تصدیق کے لئے اول مجھے دو ہی معیار میسر تھے۔ حضرت کا مضبوط ارادہ سے عملی اصلاح میں لگے رہنا۔ جماعت کے بعض افراد کا سچے دل سے دین کی پیروی کرنے سے ان کے ریفارم کا اثر۔ بس یہ ہی میرا مطلوب تھا، یہی مقصود۔ عرصہ تخمینہ تین سال سے خود قادیان حاضر ہوکر بیعت سے مشرف ہوا۔ پھر مجھ کو باقی امر بھی حضرت اقدس کی ذات میں تصدیق ہوگئے۔

میرا یقین ہے کہ مامور کی کشش سعید فطرت دلوں کو اپنی طرف کھینچ سکتی ہے نہ کہ شقی القلب لوگوں کو خواہ وہ قادیان میں رہیں یا کہیں۔ (اخبارالحکم 1907ء)

حضرت شیخ جان محمد صاحب راہوں کی روایت ہے کہ مَیں چوہدری غلام احمد صاحب رئیس کاٹھگڑھ بمع شیخ برکت اللہ مرحوم گورداسپور حاضر ہوئے تو حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ (خلیفہ اوّل) نے چوہدری صاحب کی وجہ سے ایک چھولداری ہم کو دیدی۔ ایک دن چوہدری صاحب نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ باورچی خانہ میں بٹیر پکائے گئے ہیں۔ مجھے بھی بٹیر لادو۔ باورچی نے کہا کہ لاہور سے مہمان آئے ہوئے ہیں یہ اُن کے لئے پکائے گئے ہیں۔ میں اصرار کررہا تھا کہ چوہدری غلام احمد ایک امیر اور خوش خور آدمی ہیں، دوسرے والد صاحب کے دوست بھی ہیں۔ اتنے میں حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ بالائی حصہ سے مکان کے نیچے آگئے۔ یہ ماجرا سنا تو کہا کہ یہ خواجہ کمال الدین صاحب کے لئے بٹیر پکائے گئے ہیں۔ تھوڑی دیر میں حضرت حافظ صاحبؓ طشتری میں دو بٹیر رکھ کر آگئے اور فرمایا کہ حضرت اقدسؑ سے ذکر کیا تو حضورؑ نے فرمایا کہ جلدی سے انہیں بٹیر پہنچادو۔ اور فرمایا کہ کل سب کے لئے بٹیر پکائیں گے۔ دوسرے دن ایک بڑے دیگچے میں بٹیر پکائے گئے اور سب نے کھائے۔

راجپوت قوم میں اسلام کی اشاعت کی خاطر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے حضرت چوہدری غلام احمد خاں صاحبؓ کو انجمن راجپوتانِ ہند کا صدر 26 مارچ 1910ء کے اجلاس میں نامزد کیا تھا۔

حضرت چوہدری صاحبؓ نہایت سادہ، پابند نماز، دعاگو، صابر، معاملہ فہم، ہمدرد، مہمان نواز، بذلہ سنج، خوش گفتار، خوش خور، خوش طبیعت اور وجیہہ شکل، دانشمند اور بارعب انسان تھے۔ آپ نے 1924ء میں وفات پائی۔ آپؓ کے ایک ہی بیٹے تھے یعنی محترم چوہدری عبدالرحیم خاں صاحب۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 11 جون 2010ء میں شامل اشاعت مکرم مظفر منصور صاحب کے کلام میں شہدائے لاہور کا خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے۔ اس کلام سے انتخاب پیش ہے:

سلام سیدِ سادات کے جگر پارو
سلام چشمِ امامت کے دلنشیں تارو
سلام تم پہ فلک سے درود جاری ہو
سلام تم پہ کہ قربانِ دینِ باری ہو
سلام تم پہ مسیحِ زماں کے متوالو
خدا کے سائے میں جیتے رہو خدا والو

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 23 جون 2010ء کی زینت مکرم محمد مقصود منیب صاحب کی نظم میں شہدائے لاہور کو خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

لب پر درود ، دل میں دعاؤں کے قافلے
دیکھو اُتر رہے ہیں فرشتوں کے قافلے
خاموش احتجاج سے ہیں کان پھٹ رہے
تابہ فلک نجیب صداؤں کے قافلے
اے آسماں کی آنکھ برس! دل کے داغ دھو!
ربوہ کو چل پڑے ہیں شہیدوں کے قافلے
ارضِ وطن کو کھا گئی کس کی نظر منیبؔ
اپنوں کے بازوؤں میں ہیں اپنوں کے قافلے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
January 24, 2014 – January 30, 2014

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday January 24, 2014

00:00	World News
00:20	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
00:30	Yassarnal Quran: A children's programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
00:50	Jalsa Salana Germany Address: Recorded on June 2, 2011.
01:50	Japanese Service
02:50	Tarjamatul Quran Class: Recorded on March 4, 1997.
03:55	Shotter Shondhane
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran
07:00	Foundation Stone Ceremony Of Baitul Mujeeb: Recorded on October 15, 2011.
07:50	Siraiki Muzakarah
08:35	Rah-E-Huda: An interactive talk show answering questions about beliefs of Ahmadiyya Muslim Community, thus rectifying misconceptions.
10:05	Indonesian Service
11:10	Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
11:45	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:05	Islami Mahino ka Ta'aruf: A series about Islam's lunar calendar.
12:30	Dars-e-Hadith
13:00	Live Friday Sermon
14:15	Bait-ur-Rahman Mosque Documentary
14:30	Live Shotter Shondane: Live interactive discussion programme in Bengali.
16:35	Friday Sermon [R]
17:40	Yassarnal Quran
18:10	World News
18:30	Foundation Stone Ceremony Of Baitul Mujeeb[R]
19:20	Real Talk: A talk show series discussing social issues affecting today's youth.
20:25	Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-E-Huda

Saturday January 25, 2014

00:00	World News
00:20	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
00:45	Yassarnal Quran
01:10	Foundation Stone Ceremony Of Baitul Mujeeb
02:10	Friday Sermon: Recorded on January 24, 2014.
03:25	Deeni-O-Fiqahi Masail
03:55	Shotter Shondhane
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:25	Inauguration Of Crawley Mosque: Recorded on January 18, 2014.
08:05	International Jama'at News
08:35	Question And Answer Session: Part 1, recorded on May 20, 1995.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon; Recorded on January 24, 2014.
12:15	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:30	Al-Tarteel: An English programme teaching the correct pronunciation of the Holy Quran.
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan: A poem request programme.
14:00	Live Shotter Shondane: Live interactive discussion programme in Bengali.
16:15	Live Rah-E-Huda: An interactive talk show answering questions about beliefs of Ahmadiyya Muslim Community, thus rectifying misconceptions.
17:50	Dars-e-Malfoozat
18:00	World News
18:25	Inauguration Of Crawley Mosque [R]
20:05	Story Time
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-E-Huda
22:35	Friday Sermon [R]
23:45	World News

Sunday January 26, 2014

00:05	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:25	Al-Tarteel
01:00	Inauguration Of Crawley Mosque [R]
02:45	Friday Sermon: Recorded on January 24, 2014.
03:55	Shotter Shondhane
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran
06:55	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal: Recorded on October 7, 2013 in Sydney, Australia.
07:50	Faith Matters: A contemporary and informative English question and answer programme exploring various matters relating to faith and religion.
08:50	Question And Answer Session: Part 2, recorded on November 2, 1994.
10:10	Indonesian Service
11:15	Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered by on February 3, 2012.
12:15	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:25	Yassarnal Quran
12:55	Friday Sermon: Recorded on January 24, 2014.
14:00	Live Shotter Shondhane: Live interactive discussion programme in Bengali.
16:10	Seerat-un-Nabi
17:00	Kids Time: A children's program teaching various prayers, Hadith, general Islamic knowledge and arts and crafts.
17:30	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal
19:30	Beacon Of Truth
20:35	Ashab-e-Ahmad
21:05	History Of Australia
21:55	Friday Sermon [R]
23:00	Question And Answer Session [R]

Monday January 27, 2014

00:20	World News
00:35	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
00:50	Yassarnal Quran
01:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal
02:05	Ashab-e-Ahmad
02:45	Friday Sermon: Recorded on January 24, 2014.
03:55	Shotter Shondhane
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Al-Tarteel
07:10	Huzoor's Tour Of Scandinavia: A programme documenting Huzoor's visit to Scandinavia in 2005, including Huzoor's visit to Gothenburg Museum.
07:30	Aadab-e-Zindagi
08:00	International Jama'at News
08:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
08:55	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on August 8, 1997.
10:00	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon delivered on November 8, 2013.
11:10	Jalsa Salana Qadian Speech
11:55	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Al-Tarteel
13:00	Friday Sermon: Recorded on April 4, 2008.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Jalsa Salana Qadian Speech
15:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
16:00	Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel
18:00	World News
18:20	Huzoor's Tour Of Scandinavia
18:45	Shama'il-e-Nabwi
19:30	Real Talk: A talk show series discussing social issues affecting today's youth.
20:30	Rah-e-Huda
22:05	Friday Sermon [R]
22:55	Jalsa Salana Qadian Speech
23:25	Aadab-e-Zindagi

Tuesday January 28, 2014

00:05	World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55	Al-Tarteel
01:30	Huzoor's Tour Of Scandinavia
02:00	Kids Time
02:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
03:00	Friday Sermon: Recorded on April 4, 2008.
03:55	Aadab-e-Zindagi
04:45	Liqa Maal Arab: Session no. 3
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran
07:00	Jalsa Salana UK Address: Recorded on July 23, 2011.
08:00	Australian Service
08:40	Question And Answer Session: Part 2, recorded on November 26, 1994.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Sinidhi translation of Friday sermon delivered on January 24, 2014.
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Quran
13:00	Real Talk: A talk show series discussing social issues affecting today's youth.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Spanish Service
15:30	Reality Of Zil And Burooz
16:40	Seminar Seerat-un-Nabi
17:30	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:30	Jalsa Salana UK Address [R]
19:30	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on January 24, 2014.
20:30	Australian Service
21:00	From Democracy To Extremism: A series of studio discussions, examining the violation of the fundamental rights of the Ahmadiyya Muslim Community in Pakistan in 1974.
21:55	Quiz General Knowledge
22:40	Question And Answer Session [R]

Wednesday January 29, 2014

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Quran
01:20	Jalsa Salana UK Address
02:20	Seminar Seerat-un-Nabi
03:10	Australian Service
03:35	Reality Of Zil And Burooz
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 4
06:05	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:25	Al-Tarteel
07:00	Atfal-ul-Ahmadiyya Ijtema Germany: Recorded on April 24, 2011.
08:05	Real Talk
09:05	Question And Answer Session: Recorded on May 20, 1995.
10:30	Indonesian Service
11:30	Swahili Service
12:30	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:55	Al-Tarteel
13:25	Friday Sermon: Recorded on April 4, 2008.
14:15	Bangla Shomprochar
15:20	Deeni-O-Fiqahi Masail
15:55	Kids Time: A children's program teaching various prayers, hadith, general Islamic knowledge and arts and crafts.
16:30	Faith Matters
17:30	Al-Tarteel
18:00	World News
18:20	Atfal-ul-Ahmadiyya Ijtema Germany [R]
19:30	Real Talk
20:30	Deeni-O-Fiqahi Masail: A discussion programme on issues related to Islamic jurisprudence.
21:05	Kids Time
21:35	Na'atiya Mehfil
22:20	Friday Sermon [R]
23:10	Intikhab-e-Sukhan

Thursday January 30, 2014

00:15	World News
00:35	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:55	Al-Tarteel
01:25	Atfal-ul-Ahmadiyya Ijtema Germany
02:35	Deeni-O-Fiqahi Masail
03:10	Na'atiya Mehfil
03:50	Faith Matters
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 5
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:40	Yassarnal Quran
07:05	Pan African Dinner: A dinner with Huzoor in 2011, celebrating the independence of several African
08:00	Beacon of Truth: An interactive English talk show series exploring various matters relating to Islam.
09:05	Tarjamatul Quran Class: Recorded on March 5, 1997.
10:10	Indonesian Service
11:15	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35	Yassarnal Quran
12:55	Beacon of Truth
14:00	Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on January 24, 2014.
15:05	Seerat-un-Nabi
15:35	Maseer-E-Shahindgan
16:15	Tarjamatul Quran Class [R]
17:30	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:25	Pan African Dinner [R]
19:30	Faith Matters
20:30	Hijrat: A programme featuring the problems faced by the 1st generation of immigrants who settled in the west.
21:05	Tarjamatul Quran Class [R]
22:05	Dars-e-Hadith
22:30	Seerat-un-Nabi
23:00	Beacon of Truth

Please note MTA2 will be showing French & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (UK)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 21 | Friday 17 January , 2014 | Issue No. 03

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ نیوزی لینڈ و جاپان 2013ء

نیوزی لینڈ کی نیشنل پارلیمنٹ میں حضور انور کے اعزاز میں تقریب کا انعقاد۔ ممبران پارلیمنٹ اور مختلف ممالک کے سفراء، یونیورسٹی کے پروفیسرز اور دیگر اہم شخصیات کی شمولیت

❁ ...... اگر انصاف کے تقاضے پورے نہ ہوں تو پھر بے شک امن کے قیام کے لئے جتنی مرضی تنظیمیں بن جائیں ان کی ساری کوششیں ضائع جائیں گی۔

❁ ...... قرآن کریم تعلیم دیتا ہے کہ ہر قسم کی دشمنی اور کینہ دُور کرنے کے لئے جہاں تک ممکن ہو سکے بات چیت اور مذاکرات کے ذریعہ حل تلاش کرنے چاہئیں۔

❁ ...... ایک مسلمان جماعت کا رہنما ہونے کی حیثیت سے میرا فرض ہے کہ مَیں دنیا کی توجہ قیامِ امن کی طرف مبذول کرواؤں۔ میں اسے اپنا فرض سمجھتا ہوں کیونکہ اسلام کا اصل مطلب تو امن اور سلامتی ہی ہے۔

❁ ...... ہمیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک اُسوہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ تمام غیر مسلموں پر بھی سلامتی بھیجتے خواہ وہ یہودی، عیسائی یا ان کا تعلق کسی بھی مذہب یا عقیدہ سے ہوتا۔

——— (نیوزی لینڈ کی پارلیمنٹ کے "Grand Hall" میں حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب)

❁ ...... میرا مشاہدہ ہے کہ اس جماعت کا بڑا مقصد امن اور بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دینا ہے۔

❁ ...... خلیفۃ المسیح نے جو پیغام دیا ہے وہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ یہ پیغام یقیناً ایسا ہے کہ اس کا خیر مقدم کیا جانا چاہئے اور ہر ایک کو اسے قبول کرنا چاہئے۔

——— (تقریب میں شامل مہمانوں کے تأثرات)

نیوزی لینڈ کے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں حضور انور ایدہ اللہ کے دورہ کی وسیع پیمانے پر کوریج۔ لاکھوں افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا۔

نیوزی لینڈ کے نہایت کامیاب دورہ کے بعد حضور ایدہ اللہ کا جاپان میں ورودِ مسعود۔ ناگویا میں والہانہ استقبال۔ ناگویا کا پہلا مشن ہاؤس۔ ناگویا میں واقفین نَو بچوں اور واقفات نَو بچیوں کی حضور انور کے ساتھ الگ الگ کلاسوں کا انعقاد۔ انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

4 نومبر بروز سوموار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا پانچ بجے مسجد بیت المقیت میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف ممالک اور جماعتوں سے موصول ہونے والی دفتری ڈاک، فیکسز، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

آکلینڈ سے ولنگٹن کے لئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق آکلینڈ سے نیوزی لینڈ کے دارالحکومت ولنگٹن (Wellington) کے لئے روانگی تھی۔ سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور ایئرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ آٹھ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ایئرپورٹ کے اندر تشریف لے گئے۔

ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہوئے۔ نیوزی لینڈ ایئر لائن کی پرواز NZ417 نو بج کر پینتالیس منٹ پر آکلینڈ شہر سے ولنگٹن کے لئے روانہ ہوئی۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد جہاز دس بج کر پینتالیس منٹ پر ولنگٹن کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا۔ ایئرپورٹ پر صدر جماعت ولنگٹن نے اپنے ممبران کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

ولنگٹن میں عارضی قیام کا انتظام انٹرکانٹی نینٹل ہوٹل میں کیا گیا تھا۔ ایئرپورٹ سے روانہ ہو کر سوا گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہوٹل میں تشریف لے آئے۔

نیوزی لینڈ کی نیشنل پارلیمنٹ میں حضور انور کے اعزاز میں تقریب کا انعقاد

پروگرام کے مطابق یہاں سے ساڑھے بارہ بجے نیوزی لینڈ کی نیشنل پارلیمنٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ آج نیشنل پارلیمنٹ میں حضور انور کے اعزاز میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جب بارہ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نیشنل پارلیمنٹ کی عمارت کے بیرونی حصہ میں پہنچے تو ممبر پارلیمنٹ Hon. Kanwaljit Sing Bukshi نے باہر آکر حضور انور کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا اور حضور انور کو اپنے ساتھ پارلیمنٹ کی عمارت میں لے گئے۔

آج کی تقریب کا پروگرام پارلیمنٹ کی عمارت میں موجود سب سے بڑے ہال "Grand Hall" میں رکھا گیا تھا۔

حضور انور کی آمد سے قبل اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمان اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔ ان مہمانوں میں اراکین پارلیمنٹ، مختلف ممالک کے سفارتکار، بشمول سفیر اسرائیل، سفیر ایران، برطانوی ہائی کمشنر، کیوبن ہائی کمشنر، ارجنٹائن ایمبیسی کے ڈپٹی ہیڈ، پولیس آفیسرز، کونسلرز اور یونیورسٹی کے پروفیسرز شامل تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم شفیق الرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ نیوزی لینڈ نے کی اور بعد ازاں اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم محمد اقبال صاحب صدر جماعت نیوزی لینڈ نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

بعد ازاں بارہ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نیوزی لینڈ پارلیمنٹ میں خطاب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! آپ سب پر سلامتی اور اللہ کی برکات ہوں۔

سب سے پہلے تو اس موقع پر میں ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے اس تقریب کا انتظام کیا اور مجھے آپ سے مخاطب ہونے کا موقع فراہم کیا۔ دوسرا میں آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جو میری باتیں سننے کے لئے یہاں تشریف لائے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ پالیسی سازی، منصوبہ بندی اور قانون پر عملدرآمد کروانے کے لئے اس پارلیمنٹ ہاؤس میں متعدد سیاستدان اور ممبرز آف پارلیمنٹ باقاعدگی کے ساتھ ملاقاتیں کرتے ہیں جن کا مقصد قوم کو آگے بڑھانا ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں مَیں سمجھتا ہوں کہ بہت سے دنیاوی یا غیر مذہبی رہنما یہاں آئے ہوں گے اور اپنے علم، فن اور تجربہ کی بنیاد پر آپ کو خطاب کیا ہوگا۔ تاہم شاذ ہی ایسا ہوا ہوگا کہ کسی مذہبی جماعت اور بالخصوص مسلمانوں کا کوئی لیڈر آپ سے مخاطب ہوا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس آپ سب کا احمدیہ مسلم جماعت جو کہ خالصتاً ایک اسلامی جماعت ہے اور جس کا مقصد صرف اور صرف اسلامی تعلیمات کا پرچار کرنا ہے کے عالمگیر رہنما ہونے کی حیثیت سے مجھے خطاب کرنے کے لئے موقع فراہم کرنا آپ کی کشادہ دلی اور رواداری کے اعلیٰ معیار کی علامت ہے۔ لہٰذا آپ کی اس مہربانی پر آپ سب کا شکریہ ادا کرنا میرا فرض بنتا ہے۔ میرا شکریہ ادا کرنا اس لحاظ سے بھی ضروری ہے کہ اسلام کے مطابق خَلقِ خدا کا شکر کرنا اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بنا دیتا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہونا یا قدرشناس ہونا اس کی رحمتوں اور فضلوں کو حاصل کرنے کا

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں